ماہنامہ
جہدِ حق

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق
HRCP

Monthly JUHD-E-HAQ - July-2018 - Registered No. CPL-13

جلد نمبر 25......شمارہ نمبر 07 ...... جولائی 2018

وہ جو انتخابات 2018 میں مذہبی جنونیت کا شکار ہو گئے

1- کیا تمام جماعتوں کو انتخابی مہم چلانے کی ایک جیسی آزادی میسر تھی؟

2- کیا انتخابات 2018 میں ساڑھے تین لاکھ سکیورٹی اہلکاروں کی تعیناتی اور مجسٹریٹ کے اختیارات ملنے پر عوام میں تشویش درست تھی؟

3- کیا قبل از انتخابات پرنٹ اور نشریاتی میڈیا پر لگائی گئی پابندیاں دھاندلی کا راستہ ہموار کرنے کے لیے تو نہیں تھیں؟

انتخابات پر اثر انداز ہونے کی کوششیں نا قابل قبول ہیں۔ایچ آر سی پی

10 جولائی 2018، لاہور میں ایچ آر سی پی کے پنجاب سے تعلق رکھنے والے کارکنوں کا کنونشن منعقد ہوا

11 جولائی 2018، لاہور: ایچ آر سی پی سیکرٹریٹ اور صوبائی دفاتر میں

الیکشن آبزرور کے لیے تربیتی پروگرام منعقد کیے گئے

فہرست

پریس ریلیزیں 03

ریٹرننگ افسر کا کردار 04

نئے وزیر اعظم کا انجام؟ 06

عورت، سیاست اور مخصوص نشستیں 07

الیکشن 2018ء کے نتائج کا انٹرا یکٹو نقشہ 08

کیا پولنگ سٹاف نے دھاندلی کی؟ 16

عمران خان کو معلق پارلیمنٹ میں ووٹ کی عزت کا علم ہونے کو ہے 17

پشتون قوم پرست جماعتیں کیوں ہاریں؟ 18

خودکشی کے واقعات 19

اقدام خودکشی 22

عورتیں 23

بچے 25

صحت 26

قانون نافذ کرنے والے ادارے 27

انسانی حقوق کا کورس متعارف ہونا انتہائی خوشی کا مقام ہے

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آرسی پی) کو یہ جان کر انتہائی خوشی ہوئی ہے کہ لاہور سکول آف اکنامکس نے ایچ آرسی پی کی شریک بانی مرحومہ عاصمہ جہانگیر سے متاثر ہوکر ایم فل ڈویلپمنٹ سٹڈیز پروگرام میں 'انسانی حقوق وترقی' کے نام سے پوسٹ گریجوایٹ کورس شروع کیا ہے۔

لاہور سکول نے گریجوایٹ انسٹیٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ سٹڈیز کی گیلری میں محترمہ عاصمہ جہانگیر کی تصویر بھی آویزاں کی ہے۔اس سے قبل وہاں معروف دانشور ڈاکٹر محبوب الحق اور ڈاکٹر حمزہ علوی کی تصاویر نصب ہیں۔ان دونوں نے اس حوالے سے بہت زیادہ جدوجہد کی ہے کہ معاشی ترقی کو انسانی حقوق کے تناظر میں دیکھا جائے۔آج جاری ہونے والے ایک بیان میں، ایچ آرسی پی نے کہا: 'عاصمہ جہانگیر کی ذات اور پاکستان میں انسانی حقوق کی تحریک میں ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کا لاہور سکول کا فیصلہ بہت زیادہ ستائش کا مستحق ہے۔'

[پریس ریلیز۔لاہور۔یکم جون 2018]

انسانی حقوق کے کارکنوں کو مسلسل خوفزدہ کرنے کا عمل ناقابل قبول ہے

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آرسی پی) نے اسلام آباد میں انسانی حقوق کی کارکن ماروی سرمد کے گھر میں نقب زنی پر شدید تشویش ظاہر کی ہے۔آج جاری ہونے والے ایک بیان میں کمیشن نے کہا:"ہماری کونسل رکن ماروی سرمد کی انسانی حقوق کے محافظ کی حیثیت سے طویل جدوجہد کسی وضاحت کی محتاج نہیں ہے، وہ بھی ایک ایسے ملک میں جہاں اختلاف رائے تو دور کی بات تنقید کو بھی گوارہ نہیں کیا جاتا۔ان کے خاندان کی سفری دستاویزات اور لیپ ٹاپ اور سمارٹ فون کا چرایا جانا اور ان کے گھر میں سوچے سمجھے منصوبے کے تحت گھس کر چیزوں کی تلاشی لینے سے لگتا ہے کہ یہ ایک عام ڈکیتی کی واردات نہیں تھی۔

'محترمہ سرمد کو ان کی انسانی حقوق کی کاوشوں کی وجہ سے ہراساں کرنے کا یہ پہلا واقعہ نہیں ہے۔ریاست اس حقیقت سے آنکھیں چرانے کی متحمل نہیں ہوسکتی کہ یہ واقعہ ایک ایسے وقت پر پیش آیا ہے جب انسانی حقوق کے کئی کارکنوں کو ڈرانے دھمکانے کی مہم جاری ہے۔ریاستی ایجنسیوں یا ریاستی اہلکاروں کا انسانی حقوق کے محافظین کو خوفزدہ کرنا اور ان کے کام میں رکاوٹیں ڈالنا قابل مذمت فعل ہے۔

اگر ریاست یا غیر ریاستی عناصر کی جانب سے کمیشن سے وابستہ کسی بھی فرد کو ڈرانے دھمکانے کی کوششیں کی جاتی ہیں تو ایچ آرسی پی ریاست کو اس کا ذمہ دار ٹھہرانے کا پورا حق رکھتا ہے۔ہم وفاقی حکومت سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ مجرموں کو گرفتار کیا جائے اور ان کی شناخت بھی معلوم کی جائے تاکہ اس واقعے میں شرپسند عناصر کے ممکنہ کردار کی چھان بین ہوسکے۔'

[پریس ریلیز۔لاہور۔23 جون 2018]

انسانی حقوق کے کارکن کے خاندان کو دھمکیاں دینا بزدلانہ عمل ہے

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آرسی پی) کو یہ جان کر انتہائی تشویش ہوئی ہے کہ بلاگر اور انسانی حقوق کے کارکن وقاص گورایہ کو ہراساں اور خوفزدہ کرنے کا سلسلہ ابھی تک رکا نہیں۔مسٹر گورایہ جو جنوری 2017 میں لاپتہ ہوئے تھے، نے الزام لگایا تھا کہ سیکیورٹی فورسز کے اہلکار انہیں اغواء کرکے تین ہفتوں تک تشدد کا نشانہ بناتے رہے۔مسٹر گورایہ کا کہنا ہے کہ 20 جون کو اس کے عمر رسیدہ والدین کو اغوا کرنے اور تشدد کا نشانہ بنانے کی دھمکی دی گئی تاکہ 'مجھے سبق سکھایا جاسکے'۔

آج جاری ہونے والے ایک بیان میں ایچ آرسی پی نے کہا،' کمیشن انسانی حقوق کے کارکنوں کو خاموش کروانے کی اس حالیہ کوشش کی پرزور مذمت کرتا ہے۔کسی فرد کے عمر رسیدہ والدین کو ڈھال کے طور پر استعمال کرنا بہت ہی بزدلانہ حرکت ہے۔، مسٹر گورایہ کو، بقول ان کے ' کم از کم انتخابات تک "ٹویٹ کرنے یا لکھنے سے منع کیا گیا ہے۔پاکستان میں جمہوری پیش رفت کے اس اہم مرحلے پر اس طرح کی وارننگ کے اچھے نتائج نہیں نکلیں گے۔'

"جس تواتر کے ساتھ انسانی حقوق کے کارکنوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے" یہ بات بھی کمیشن کے لیے تشویش کا باعث ہے۔ایچ آرسی پی کا مطالبہ ہے کہ حالیہ واقعے کی کھلے عام اور شفاف تحقیقات کروائی جائیں تاکہ یہ پیغام دیا جاسکے کہ انسانی حقوق

کے کارکنوں اوران کے اہل خانہ کوخوفزدہ کرنے کی کوششیں ناقابل قبول اورغیرآئینی ہیں۔ایسے افسوس ناک اقدامات کو اب مزید برداشت نہیں کیا جاسکتا۔'

[پریس ریلیز۔لاہور۔22جون2018]

زیرِحراست ایذارسانی کوجرم قراردیاجائے

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آرسی پی) نے ریاست سے مطالبہ کیا ہے کہ ایذارسانی کے خلاف اقوام متحدہ کے میثاق (یُواین کیٹ) کے نفاذ کے لیے اقدامات کیے جائیں جس کی پاکستان نے توثیق بھی کر رکھی ہیں۔ ایذارسانی کے متاثرین کی حمایت کے عالمی دن پر جاری ہونے والے ایک بیان میں ایچ آرسی پی نے اس امر پر ایک بار پھر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ،' پاکستان نے ابھی تک یواین کیٹ کی مطابقت میں زیرحراست ایذارسانی کی تعریف وضع نہیں کی اورنہ ہی اسے جرم قرار دیا ہے۔اس کے علاوہ، ملک میں ایذارسانی کا نشانہ بننے والوں کے لیے دادرسی اورمعاوضے کا بھی کوئی بندوبست موجود نہیں ہے۔

'سول سوسائٹی کا رکن ہونے کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ ہم ایذارسانی کو ہرقسم کے حالات کے لیے ممنوع قرار دلوانے اوراس کے خاتمے کے لیے سماجی وسیاسی مباحثے کا ازسرنوآغاز کریں تاکہ معاشرے میں پائے جانے والا یہ عمومی تاثرزائل ہوسکے کہ ایذارسانی تفتیش یا سزا کا ایک قابل قبول اورمؤثر ذریعہ ہے۔قانون نافذ کرنے والے اداروں کو بھی تربیت، وسائل اور تفتیش کے جدید و سائنسی طریقوں تک رسائی کے حوالے سے مؤثر مدد کی ضرورت ہے تاکہ موجودہ کلچر کو بدلا جاسکے جس میں مقصد کے حصول کے لیے کسی بھی قسم کے ذرائع کا استعمال جائز سمجھا جاتا ہے۔اس کے علاوہ، ایذارسانی میں ملوث ریاستی اہلکاروں کی جمہوری جوابدہی کا نظام وضع کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔'

ہم ریاست سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ایذارسانی، زیرحراست موت اورزیرحراست جنسی زیادتی (روک تھام اورسزا) کے بل پر دوبارہ غورکرے جسے 2015 میں سینٹ نے منظور کردیا تھا مگر قومی اسمبلی میں التوا کا شکار رہا اور بالآخر اس کی مقررہ مدت پوری ہوگئی اوریوں اسمبلی کی منظوری حاصل نہ کرسکا۔ہم یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ ریاست یواین کیٹ کے اختیاری پروٹوکول کی توثیق کرے اوراس کی مطابقت میں ایک قومی انسدادی طریقہ کار تشکیل دے۔ظالمانہ، غیرانسانی یاذلت آمیز برتاؤ یاسزا سے تحفظ کے حق کا اطلاق تمام حالات میں ہوتا ہے اوراس حوالے سے کسی کوبھی استثنا حاصل نہیں ہے۔

یہ اصول ایک مہذب ریاست کی اساس سمجھا جاتا ہے۔

[پریس ریلیز۔لاہور۔26جون2018]

اختلاف رائے رکھنے والوں کے لیے کوئی جگہ نہیں

ریاست پر تنقید کرنے والے لوگوں کو، اطلاعات کے مطابق، سکیورٹی فورسز کی طرف سے جس تواتر اورآزادی کے ساتھ نشانہ بنایا جارہا ہے، اس پر پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آرسی پی) کوشدید تکلیف ہے۔

آج جاری ہونے والے ایک بیان میں ایچ آرسی پی نے کہا،' قانون نافذ کرنے والے اداروں کے حوالے سے اپنے خیالات کی وجہ سے پہچانی جانے والی صحافی گل بخاری کا اغواء انتہائی تشویش کا باعث ہے۔ اگرچہ محترمہ بخاری چند گھنٹوں میں بحفاظت گھرواپس پہنچ گئی تھیں، مگر جس طریقے سے انہیں لاہور کینٹونمنٹ سے اچانک 'اٹھایا' گیا اس سے یہ حقیقت واضح ہوجانی چاہیے کہ جبری گمشدگیاں معمول کا کام بن گئی ہیں اوران لوگوں کوخوفزدہ کرنے کا آسان اورظالمانہ ذریعہ ہیں جو قانون نافذ کرنے والے اداروں کے نقطہ نظر سے اتفاق نہیں کرتے۔

ڈی جی ایس پی آر نے 4 جون کو اپنی پریس کانفرنس میں سوشل میڈیا پرسرگرم افراد کے ناموں اورتصاویر پر مشتمل ایک سلائیڈ دکھائی اورانہیں 'ریاست مخالف' عناصر قرار دیا جس پر ایچ آرسی پی کو شدید تشویش ہے۔ایسے وقت پر جب انتخابات میں دو ماہ سے بھی کم مدت رہ گئی ہے، ایک انتہائی ناخوشگوار صورتحال پیدا ہوتی نظر آرہی ہے: یہاں تک کہ بہت معمولی سیاسی اختلاف رائے کو بھی، خاص طور پر اگر اس کا اظہار صحافیوں اورسوشل میڈیا کے کارکنوں کی طرف سے ہو، ''ریاست مخالف'' قرار دیا جاتا ہے''، اوران کی زندگی خطروں میں گھرجاتی ہے۔

'ایچ آرسی پی کو اس بات کا بہت زیادہ احساس ہے کہ ملک کے پہلے سے کمزور جمہوری نظام کے تحفظ کے لیے یہ عام انتخاب بہت زیادہ اہم ہے۔ماضی کے انتخابات سے بھی۔ اختلاف کا پرامن اظہاراس جمہوری نظام کا حصہ ہے۔ ہم ایسے تمام غیرآئینی اقدامات کی شدید مذمت کرتے ہیں جن کا مقصد شہریوں کوخوفزدہ وہراساں کرنا یا انہیں ایسی صورتحال میں مبتلا کرنا ہو کہ ان کی سلامتی محفوظ نہ رہے۔'

[پریس ریلیز۔لاہور۔07جون2018]

وانا میں امن بحال کیا جائے

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آرسی پی) کو ان اطلاعات پر انتہائی تشویش ہے کہ وانا، جنوبی وزیرستان میں 3 جون کو پشتون تحفظ موومنٹ (پی ٹی ایم) کے اجتماع پر حملہ کیا ہے جس کے نتیجے میں کم ازکم تین افراد ہلاک اور20 زخمی ہوئے۔

آج جاری ہونے والے ایک بیان میں ایچ آرسی پی نے کہا: ہمارا انتظامیہ کو مشورہ ہے کہ وہ امن بحال کرے اور پی ٹی ایم کے حمایتیوں اور'امن کمیٹی' کے نام سے سرگرم مسلح گروہوں کے درمیان کشیدگی روکنے کے لیے اقدامات کرے۔علاقے نے کافی قتل وغارت دیکھ لی ہے: وہاں کے عوام کوامن اوراستحکام دیکھنے کا موقع ملنا بہت ضروری ہے۔'

[پریس ریلیز۔لاہور۔04جون2018]

یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے عہدے کے لیے ایک متنازعہ شخص کا انتخاب باعث تشویش ہے

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آرسی پی) نے پنجاب یونیورسٹی کے نئے وائس چانسلر کے متنازعہ انتخاب کا سنجیدگی سے نوٹس لیا ہے اوراس فیصلے پرنظرثانی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

آج جاری ہونے والے ایک بیان میں ایچ آرسی پی نے کہا:' پنجاب یونیورسٹی کے نئے وائس چانسلر کے انتخاب میں پنجاب حکومت کی غیرضروری اورنقصان دہ مداخلت کا نتیجہ ایک متنازعہ شخص کے منتخب ہونے کی صورت میں نکلا ہے، جس کے باعث ادارے کے لیے ٹھیک طور پر کام کرنا ممکن نہیں ہوگا۔اس انتہائی اہم عہدے کے لیے منتخب کیے گئے پروفیسر کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ کچھ موقعوں پراسلامی جمیعت طلباء (آئی جے ٹی) کے سربراہ کے طور پر کام کرچکے ہیں۔طلباء کی مذکور تنظیم کو آمرانہ حکومتوں کا تحفظ اور حمایت حاصل رہی ہے اوراس نے تشدد اورنظریاتی بلیک میلنگ کے ذریعے یونیورسٹی کو یرغمال بنا رکھا ہے۔آئی جے ٹی نے جن اساتذہ کوملازمت چھوڑنے پر مجبور کیا اورجنہیں دیگرطریقوں سے ہراساں کیا ان کی فہرست بہت طویل ہے۔اس کے علاوہ ان طلباء کی فہرست بھی بہت لمبی ہے جنہیں آئی جے ٹی کے ساتھ غیرمتفق ہونے کی بناء پرزدوکوب کیا گیا اورسڑک کے کنارے پھینک دیا گیا۔

'ہوسکتا ہے کہ نئے وائس چانسلر کے لیے اپنے سابق ساتھیوں کے دباؤ کی مزاحمت کرنا ممکن نہ ہو۔ اگر وہ ایک غیرجانبدارانہ رویہ اختیار کرنے کے قابل ہوبھی گئے تو ان کا ماضی جمیعت کو یہ موقع دے گا کہ وہ کیمپس کوایک انتہائی غیرخوشگوار صورتحال اور تدریسی شعبے کے غیرجانبدار اراکین کو مسلسل خطرات میں مبتلا رکھے۔متعلقہ حکام کو یونیورسٹی کے نئے سربراہ کے انتخاب کے فیصلے پرنظرثانی کرنی چاہیئے۔

'علاوہ ازیں، ایچ آرسی پی کو سرکاری شعبے کی یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں کے طریقہ انتخاب، بالخصوص صوبائی حکومت اوراس کی بیوروکریسی کواس عمل پرحاصل اجارہ داری پر شدید تحفظات ہیں۔کمیشن انتخاب کے ایک نئے اور شفاف طریقہ کار کا مطالبہ کرتا ہے۔شاید اب وقت آگیا ہے کہ ایک انتہائی بااختیار اور جامع قومی کمیشن قائم کیا جائے تاکہ تعلیم کواس گڑھے سے نکالا جاسکے جس میں یہ گرچکی ہے۔'

[پریس ریلیز۔لاہور۔06جون2018]

ریٹرننگ افسر کا کردار

کنور دلشاد

ہمارے انتخابات کی پوری تاریخ گواہ ہے کہ انتخابی عمل قابل اعتماد ہوتو ملکی استحکام کا ذریعہ بنتا ہے، لیکن بدقسمتی سے وطن عزیز میں انتخابات کے بالعموم شفاف نہ ہونے دھن، دھونس، دھاندلی کے عمومی ہتھکنڈوں کے علاوہ بعض حلقوں کی جانب سے مرضی کے نتائج کی خاطر اختیار کیے جانے والے ناجائز حربوں کے سبب انتخابی عمل پر وہ اعتبار اب تک قائم ہی نہیں ہو سکا، جو قومی یکجہتی کے فرائض کا باعث بنتا۔ تاریخ کے صفحات کو گہری نظروں سے دیکھا جائے، تو قوم کا پہلا انتخابی تجربہ 1951ء میں صوبہ پنجاب کے انتخابات کی شکل میں سامنے آتا ہے، جس میں ہونے والی دھاندلی نے انتخابات کو مذاق بنا ڈالا۔ اس کے بعد مشرقی پاکستان میں انتخابات ہوئے اور جس کے نتیجے میں آل پاکستان مسلم لیگ، سوائے ایک نشست کے بری طرح شکست سے دوچار ہوئی، اس طرح صدر ایوب خان کے دورِ حکومت میں ریفرنڈم اور جمہوریت کے نظام کے تحت صدارتی انتخاب اور قومی وصوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ہوتے رہے، جو ملک کی انتخابی تاریخ کے مذاق ترین انتخابات کی زد میں آتے ہیں۔ حق بالغ رائے دہی کی بنیاد پر ملک میں پہلے عام انتخابات 1970ء میں ہوئے، جو جزوی طور پر بڑی حد تک شفاف کہلائے، مگر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور طاقتور حلقوں نے ان کے نتائج تسلیم نہ کر کے ملک کے دولخت ہو جانے کی راہ ہموار کر دی جبکہ 1977ء کے انتخابات کے نتائج کے خلاف شروع ہونے والی تحریک، آئینی نظام کی بساط لپیٹے جانے کا سبب بن گئی، جس کے نتیجہ میں جنرل ضیاالحق گیارہ سال تک بلاخوف وخطر حکومت کرتے رہے۔ گیارہ سال کے دور حکومت میں نام نہاد مجلس شوریٰ، ریفرنڈم اور غیر جماعتی بنیادوں پر 1985ء میں انتخابات ہوئے اور جنرل ضیاء الحق کے جاں بحق ہونے کے بعد اور سپریم کورٹ کی مداخلت سے اور ان کے تاریخی فیصلے: بےنظیر بھٹو بنام وفاق پاکستان، اکتوبر 1987ء میں جب یہ فیصلہ سامنے آیا کہ ملک میں پارٹی کی بنیادوں پر انتخابات کروائے جائیں گے اور الیکشن کمیشن آف پاکستان میں سیاسی پارٹیوں کی رجسٹریشن کو غیر آئینی قرار دیتے ہوئے سابقہ عمل کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے تاریخی فیصلے میں جماعتی سطح پر انتخابات کرانے کی راہ ہموار کی تھی، جبکہ جنرل ضیاء الحق بضد تھے کہ وہ پانچ بار غیر جماعتی طور پر انتخابات کروائیں گے، لیکن سپریم کورٹ آف پاکستان ان کی راہ میں حائل ہو گئی، اس طرح نومبر 1988ء میں اور 24 اکتوبر 1990ء، نومبر 1993ء، 3 فروری 1997ء، 10 اکتوبر 2002ء، 18 فروری 2008ء اور 11 مئی 2013ء کو انتخابات ہوتے رہے۔ اب 25 جولائی کے انتخابات، اگر نہ شفاف ہوئے، تو قومی سلامتی و بقا کے لئے مزید مشکلات جنم لیں گی، لہٰذا ملک وقوم سے وفاداری کا تقاضا ہے کہ الیکشن میں دھاندلی کے ازالے کے لئے الیکشن کمیشن آف پاکستان سے تعاون کریں اور مکمل طور پر شفاف، دیانتدار اور غیر جانبدار انتخابات یقینی بنائیں جائیں۔

پاکستان کا المیہ اور آج کی سیاست کا سب سے خطرناک پہلو یہ ہے کہ ہر سیاسی پارٹی کا سرکردہ اس ذہنی سیاسی وسعت سے عاری ہے، جس سے قومیں نئے خواب دیکھتی ہیں اور ان کو حقیقت میں ڈھالنے کے لئے جدوجہد کرتی ہیں۔ سیاسی جماعتوں میں فکری بنیادیں کافی سطحی ہیں اور ان کے ساتھ دانشوروں کا گروہ شامل نہیں ہے۔ مفاد پرست سیاست دانوں نے اٹھارہویں ترمیم کے ذریعے وفاقی ڈھانچے پر کاری ضرب لگا کر ملک کو پانچ آزاد ریاستوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ اب وہ تمام حدیں عبور کر کے ریاست کے ہر ادارے کے لئے خطرہ بنتے جا رہے ہیں۔ ملک ایک فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو چکا ہے اور 25 جولائی کے انتخابات سے ہی ملک کی وحدت کا فیصلہ ہوگا اور ملک کی وحدت کو بچانے کے لئے عوام کو 25 جولائی کو فیصلہ کرنا ہے۔ موجودہ حالات میں ووٹ کو اس چناؤ کے لئے ظاہر کرنے یا مشاورت میں حصہ لینے کا ذریعہ کہا جا سکتا ہے۔ ووٹ یا رائے کا اظہار ایک امانت ہے، جو اگر سورہ النسا میں دیئے گئے اللہ کے اس حکم کے مطابق ہو کہ ''امانتیں اہل امانت کے سپرد کرو'، تو عبادت ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ووٹ ذات، برادری کے لالچ میں نہ دیا جائے۔ امیدوار کی اہلیت، دیانت اور کردار کو سامنے رکھا جائے، یہ بات بھی ملحوظ رکھی جانی چاہئے کہ ووٹ کی جس پرچی کو بھی امانت سمجھ کر پوری احتیاط سے درست طور پر نشان لگایا جائے گا، وہ ملکی نظام کو مثالی بنانے کا ذریعہ ہوگا۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان نے بادی النظر میں دھاندلی کے سدباب کے لئے جامع حکمت عملی تیار کر رکھی ہے۔ اس کے باوجود کریمنل ذہن کے ورکرز، اگر شرارت سے باز نہ آئے۔ اس کی ذمہ داری ریٹرننگ افسران پر عائد ہوتی ہے، تاکہ ان پر گہری نظر رکھیں۔ الیکشن ایکٹ 2017ء کے تحت اپنے حلقے میں دھاندلی، بے قاعدگیوں اور بے ضابطگیوں کی ذمہ دار ریٹرننگ افسران کی فورسز ہونگی۔

سپریم کورٹ آف پاکستان کی جانب سے اہلیت کے لئے نئی شرائط کے اجرا کے بعد اداروں کو کوہ ہمالیہ جیسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ عمران خان کے کاغذات نامزدگی بیان حلفی میں شامل شق این کے تحت مسترد کر دیے گئے، جس میں امیدوار سے اپنے حلقے میں عوامی مفاد میں کیے گئے کاموں سے متعلق پوچھا گیا ہے، جبکہ عمران خان تو کبھی بھی اپنے حلقے میں ہی نہیں گئے۔ عمران خان اور دیگر امیدواروں کے کاغذات نامزدگی مسترد ہونے کے خلاف اپیل کا حق حاصل ہے۔ سپریم کورٹ آف پاکستان اور الیکشن کمیشن آف پاکستان نے کاغذات نامزدگی کیساتھ حلفیہ فارم میں بڑا سوچ سمجھ کر شقیں شامل کی گئی ہیں۔ فارم کی اوتھ کمشنر سے تصدیق کرانے کے بعد ہی حلفی صورت میں ریٹرننگ افسران کو جمع کرائے گئے تھے۔ حلفی بیان میں غلط بیانی کرنے اور حقائق چھپانے کے جرم میں تاحیات نا اہلیت کی تلوار ہمیشہ کے لئے لٹکی رہے گی۔ فارم میں عوامی مفاد پر مبنی ترقیاتی منصوبے اور پارٹی کے منشور پر عمل درآمد کرانے کے بارے میں شق شامل کی گئی ہے۔ اور امیدواروں کو حلف دینا ہوگا کہ انہوں نے اپنے حلقے میں کیا ترقیاتی کام کرائے۔ بادی النظر میں عمران خان اور دیگر امیدواروں کے کاغذات نامزدگی الیکشن ٹربیونلز میں منظور ہو جائیں گے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے 25 جولائی کے انتخابات میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کا بھرپور استعمال کیا ہے، جس کے ذریعے 83000 پولنگ اسٹیشنوں کا گوگل نقشے پر ڈیٹا موجود ہوگا اور واٹس ایپ کے ذریعے پریذائڈنگ افسران منٹوں میں رزلٹ ریٹرننگ افسران اور الیکشن کمیشن آف پاکستان کو بھجوانے کی استعداد رکھتے ہیں۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے بادی النظر میں دھاندلی کے سدباب کے لئے جامع حکمت عملی تیار کر رکھی ہے۔ اس کے باوجود کریمنل ذہن کے ورکرز، اگر شرارت سے باز نہ آئے۔ اس کی ذمہ داری ریٹرننگ افسران پر عائد ہوتی ہے، تاکہ ان پر گہری نظر رکھیں۔ الیکشن ایکٹ 2017ء کے تحت اپنے حلقے میں دھاندلی، بے قاعدگیوں اور بے ضابطگیوں کی ذمہ دار ریٹرننگ افسران کی فورسز ہونگی۔

حالیہ کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کے دوران ریٹرننگ افسران نے کاغذات نامزدگی کے حلف نامے کو مدنظر رکھتے ہوئے، جو کاغذات نامزدگی منظور کیے اور امیدواروں سے ذرائع وسائل کا نہیں پوچھا، اس سے قوم ریٹرننگ افسران کی کارکردگی سے مایوس ہوئی۔ ریٹرننگ افسران نے چیف جسٹس آف پاکستان اور الیکشن کمیشن آف پاکستان کے احکامات کی روکے مطابق عمل نہیں کیا اور اس سے بادی النظر میں یہ ظاہر ہوا ہے کہ ان کا جھکاؤ مخصوص سیاسی پارٹیوں کی طرف رہا۔ انہیں ریٹرننگ افسران نے پولنگ عملے کا تقرر کرنا ہے، لہٰذا ان کے سیاسی رجحانات کو بھی مدنظر رکھا جائے۔

(بشکریہ: ملت آن لائن)

نئے وزیراعظم کا انجام؟

حامد میر

بات تو سچ ہے مگر بات ہے رسوائی کی۔ کراچی اور کچرا ایک دوسرے کی پہچان بن چکے ہیں۔ کراچی کا کچرا صرف گندگی کا ڈھیر نہیں رہا بلکہ اس گندگی میں سے کبھی کبھی ایسی چیزیں بھی نکل آتی ہیں جنہیں یہ قوم بہت مقدس سمجھتی ہے۔ 25 جولائی کے الیکشن سے قبل پاکستانی قوم کو یہ بتایا جا رہا تھا کہ ووٹ ایک مقدس امانت ہے اسے بہت سوچ سمجھ کر بیلٹ باکس میں ڈالیں لیکن 25 جولائی کے بعد بہت سے ووٹ کراچی میں کچرے کے ڈھیروں پر جلتے ہوئے دیکھے گئے۔ کراچی کے شہریوں نے کچرے کے ڈھیروں پر جلائی جانے والی قوم کی کچھ مقدس امانتوں کو آگ سے بچا لیا تو پتہ چلا یہ ایسے بیلٹ پیپرز تھے جن پر پیپلز پارٹی کے انتخابی نشان تیر اور ایم کیو ایم پاکستان کے انتخابی نشان پتنگ کے سامنے مہریں ثبت تھیں۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے بیلٹ پیپرز کے تحفظ کیلئے فول پروف انتظامات کا دعویٰ کیا تھا لیکن جب یہ بیلٹ پیپرز کچرے کے ڈھیروں پر جلتے نظر آئیں گے تو پھر یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ الیکشن کمیشن نے فول پروف انتظامات نہیں کئے بلکہ پوری قوم کو فول بنانے کے انتظامات کئے۔ 25 جولائی کی رات میں کراچی میں جیو نیوز کی الیکشن ٹرانسمیشن میں موجود تھا اور رات نو بجے کے بعد پیپلز پارٹی، ایم کیو ایم، مسلم لیگ (ن)، متحدہ مجلس عمل، پی ایس پی، تحریک لبیک اور اے این پی سمیت کئی جماعتوں نے دھاندلی کے بارے میں اول فول شروع کر دی تھی۔ مجھے 2018ء کے الیکشن کی رات 2013ء کا الیکشن یاد آ گیا۔ 2013ء میں تحریک انصاف دھاندلی کا شور مچا رہی تھی۔ 2013ء کے الیکشن کی رات لاہور سے تحریک انصاف کے امیدوار شفقت محمود نے مجھے فون کیا اور بتایا کہ ان کا نتیجہ روک لیا گیا ہے۔ میں نے الیکشن ٹرانسمیشن میں کافی شور مچایا کہ شفقت محمود کا نتیجہ کیوں روکا گیا۔ یہی معاملہ کراچی میں ڈاکٹر عارف علوی کو درپیش تھا جس جس کی بات میڈیا کے ذریعے عوام تک پہنچ گئی وہ بچ گیا باقی سب ہار گئے۔

2018ء کے الیکشن کی رات تحریک انصاف نہیں بلکہ پیپلز پارٹی، ایم کیو ایم، مسلم لیگ (ن) اور ایم ایم اے چیخ رہی تھی۔ رات ساڑھے گیارہ بجے مسلم لیگ (ن) کے ایک سابق وزیر نے واٹس ایپ کال پر کہا کہ ہم لٹ گئے، برباد ہو گئے کوئی ہماری نہیں سن رہا پلیز ہمارے لئے آواز اٹھاؤ۔ دل چاہا کہ ان صاحب کو جواب میں کہوں کہ روک سکو تو روک لو لیکن پھر خیال آیا کہ بیچارا مشکل میں ہے۔ میں نے موصوف کو اتنا ضرور کہا کہ 2013ء کے الیکشن کی رات ایسی ہی چیخ و پکار تحریک انصاف والے کر رہے تھے اور جب میں ان کی شکایت عوام تک پہنچاتا تھا تو آپ مجھ پر عمران خان سے دوستی نبھانے کا الزام لگاتے تھے اور اسحاق ڈار نے تو الیکشن کمیشن سے میری تحریری شکایت کر دی تھی۔ میں نے اس مسلم لیگی رہنما سے کچھ مزید تفصیلات لیکر انکی شکایت کا بھی ذکر کر دیا۔ 25 جولائی کی رات دھاندلی کی سب سے زیادہ شکائتیں بلوچستان سے آ رہی تھیں۔ 2013ء میں بھی سب سے زیادہ شکائتیں بلوچستان سے آئیں اور کوئٹہ میں کچرے کے ڈھیروں سے بیلٹ پیپرز ملے تھے۔ 2013ء میں الیکشن سے پہلے ہی سب جانتے تھے کہ نواز شریف اگلے وزیراعظم ہونگے۔ 2018ء میں الیکشن سے پہلے اکثر لوگوں کو پتہ تھا کہ عمران خان وزیراعظم ہونگے۔ ہمارے ملک میں وزیراعظم کا فیصلہ الیکشن سے پہلے ہو جاتا ہے۔ الیکشن محض ایک رسمی کارروائی ہوتی ہے جس پر اربوں روپے خرچ کر دیئے جاتے ہیں۔ جس طریقے سے 2013ء میں نواز شریف کو وزیراعظم بنایا گیا اسی طریقے سے 2018ء میں عمران خان کو وزیراعظم بنایا جا رہا ہے۔ 2013ء میں بھی نواز شریف کو

2013ء میں الیکشن سے پہلے ہی سب جانتے تھے کہ نواز شریف اگلے وزیراعظم ہونگے۔ **2018**ء میں الیکشن سے پہلے اکثر لوگوں کو پتہ تھا کہ عمران خان وزیراعظم ہونگے۔ ہمارے ملک میں وزیراعظم کا فیصلہ الیکشن سے پہلے ہو جاتا ہے۔ الیکشن محض ایک رسمی کارروائی ہوتی ہے جس پر اربوں روپے خرچ کر دیئے جاتے ہیں۔ جس طریقے سے **2013**ء میں نواز شریف کو وزیراعظم بنایا گیا اسی طریقے سے **2018**ء میں عمران خان کو وزیراعظم بنایا جا رہا ہے

آزاد امیدواروں کی ضرورت پڑی تھی۔ 2018ء میں عمران خان بھی آزاد امیدواروں کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ پنجاب میں حکومت بنانے کیلئے تحریک انصاف مولانا اعظم طارق کے صاحبزادے معاویہ اعظم طارق کے دروازے پر جا پہنچی ہے۔ مسلم لیگ (ن) والوں کو چوہدری پرویز الٰہی یاد آ گئے ہیں۔ یاد کیجئے کہ 25 جولائی سے پہلے مسلم لیگ (ن) والے کیا کیا نہیں کہتے تھے۔ کوئی کہتا تھا کہ الیکشن کے بعد پیپلز پارٹی ہمیں ڈھونڈے گی اور ہم نہیں ملیں گے۔ کوئی کہتا تھا کہ 25 جولائی کو نواز شریف کا بیانیہ پاکستان میں انقلاب برپا کر دے گا لیکن 25 جولائی کے بعد مسلم لیگ (ن) ایک طرف پیپلز پارٹی سے جھک جھک کر مل رہی ہے دوسری طرف چوہدری پرویز الٰہی کو سلیوٹ مار رہی ہے۔ کہاں گیا آپ کا انقلاب اور آپ کا نظریہ؟ جب اس ناچیز نے پاناما اسکینڈل کے بعد یہ کہنا شروع کیا کہ ریاستی اداروں سے محاذ آرائی کی بجائے کچھ سوالات کا صاف اور سیدھا جواب دیا جائے تو مریم نواز صاحبہ کا رویہ ہی بدل گیا اور پھر انکی سرکردگی میں چلنے والے سوشل میڈیا سیل نے میرے مرحوم والد کو بھی نہیں بخشا۔ میں تو ان کا کچھ نہ بگاڑ سکتا تھا لیکن جو بگاڑ سکتے تھے ان کے فیصلے کی اطلاع اس ناچیز نے 30 مئی 2016ء کو اپنے کالم میں آپ کو دیدی تھی جس کا عنوان تھا ”مائنس تھری“ اس کالم میں بتایا گیا تھا کہ الطاف حسین کے بعد نواز شریف اور آصف زرداری کو مائنس کیا جائے گا۔ نواز شریف مائنس ہو گئے زرداری صاحب کو مائنس کرنے کی کوشش ابھی جاری ہے۔ 22 جون 2017ء کو ”مافیا“ کے عنوان سے اپنے کالم میں بتایا کہ مسلم لیگ (ن) کے اندر گڑبڑ شروع ہو چکی ہے اور کچھ وزراء کا خیال ہے کہ وزیراعظم ہاؤس کا کنٹرول نواز شریف کے ہاتھ سے نکل کر ایک مافیا کے ہاتھ میں چلا گیا ہے جو حکومت کو برباد کر دے گا۔ کچھ دنوں بعد نواز شریف نااہل قرار دے دیئے گئے اور جن کا وزیراعظم ہاؤس پر قبضہ تھا وہ بھی گرفتار ہو چکے ہیں۔ مسلم لیگ (ن) کے ساتھ جو 25 جولائی 2018ء کو ہوا وہ ہمیں ایک سال پہلے ہی نظر آ رہا تھا اور اسی لئے میں نے 31 جولائی 2017ء کو ”روک سکو تو روک لو“ کے عنوان سے اپنے کالم میں لکھا تھا کہ مسلم لیگ (ن) کو روک سکو تو روک لو والا متکبرانہ انداز چھوڑ کر یا اللہ یا رسول نواز شریف بے قصور والا عاجزانہ انداز اختیار کرنا چاہئے۔ مسلم لیگ (ن) کی قیادت نے عاجزی اختیار نہیں کی۔ انقلاب کا نعرہ لگا دیا لیکن ماضی کی غلطیوں کا اعتراف نہیں کیا۔ نواز شریف اپنی انا کے گھوڑے پر سوار تھے اور چوہدری نثار ہوا کے گھوڑے پر سوار تھے۔ انا کے سوار کی عزت پھر بھی باقی ہے لیکن ہوا کے گھوڑے کا سوار عبرت کی مثال بن گیا ہے۔

گیارہ ستمبر 2017ء کو میرے کالم کا عنوان تھا ”تینوں میں کوئی فرق نہیں“ اس میں لکھا کہ مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی کے ساتھ ساتھ تحریک انصاف بھی اقتدار کے لئے سمجھوتے کرنے میں دیر نہیں لگاتی۔ تینوں میں کوئی فرق نہیں اور آخر میں یہ خدشہ ظاہر کیا کہ جو کچھ نواز شریف اور آصف زرداری کے ساتھ ہوا یہی کچھ عمران خان کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ میری دلی خواہش ہے کہ عمران خان کیساتھ وہ کچھ نہ ہو جو پہلے وزرائے اعظم کیساتھ ہوا۔ میں نے 24 جولائی 2017ء کو اپنے کالم کا عنوان ”اگلے وزیراعظم کا انجام“ رکھا تھا اور لکھا تھا کہ جب تک سیاسی جماعتیں مضبوط نہیں ہونگی اگلے وزیراعظم کا انجام وہی ہوگا جو نواز شریف کا ہوا۔ آج کے کالم میں دوبارہ عرض ہے کہ عمران خان ان غلطیوں سے پرہیز کریں جو نواز شریف کو جیل پہنچانے کا باعث بنیں۔ دو دن پہلے مولانا فضل الرحمان نے آصف زرداری کو مسلم لیگ (ن) کی مدد سے وزارت عظمیٰ کا عہدہ پیش کیا تو زرداری صاحب نے جواب دیا کہ عمران خان کو سبق سکھانا ہے تو اسے وزیراعظم بننے دو۔ خان صاحب اس وزیراعظم ہاؤس کی طرف مت جائیں جہاں کوئی وزیراعظم اپنی مدت پوری نہیں کرتا۔ پرانے وزیراعظم ہاؤس کے ساتھ ساتھ پرانے وزرائے اعظم کی پرانی غلطیوں سے بھی پرہیز کریں ورنہ آپ کا انجام پچھلے وزرائے اعظم سے کچھ مختلف نہ ہوگا اور یہ انجام اگلے چھ ماہ میں نظر آ جائے گا۔

(بشکریہ: روزنامہ جنگ)

عورت، سیاست اور مخصوص نشستیں

سلمان عابد

سیاسی جماعتوں اور ان کی قیادت کا داخلی جمہوری نظام کتنا جمہوری ہے اس پر ہمیشہ سے سوالیہ نشان ہی رہا ہے۔ بنیادی طور پر سیاسی جماعتوں میں ہونے والی فیصلہ سازی جماعتی مفادات سے زیادہ ذاتی، خاندانی اور اقرباپروری پر مبنی فیصلوں سے جڑی ہوتی ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ یہاں جمہوری سیاست اور سیاسی جماعتیں آج بھی اپنے سیاسی ساکھ کے بحران کا شکار ہیں۔ پاکستان کی سیاست میں عورتوں کی سیاسی عمل میں شمولیت بطور ووٹر، سیاسی ورکر سمیت فیصلہ سازی کے عمل اور سیاسی اداروں میں ان کی شمولیت اہم نکتہ ہے۔ جنرل مشرف کے دور میں پہلی بار عورتوں کو قومی، صوبائی اور سینٹ میں 17.5 فیصد اور مقامی حکومتوں کے نظام میں 33 فیصد نمائندگی دی گئی تھی جس سے عورتوں کو فیصلہ سازی کے عمل میں بڑی پزیرائی ملی تھی۔

عورتوں کی سیاسی نمائندگی کو ممکن بنانے کے لیے اس وقت عورتوں کی مخصوص نشستوں کا طریقہ کار موجود ہے۔ اسی طرح الیکشن کمیشن کی جانب سے سیاسی جماعتوں کو بھی پابند کیا گیا ہے کہ ہر جماعت کل امیدواروں میں سے پانچ فیصد نشستیں عورتوں کے لیے مختص کرے گی۔ پاکستان میں عورتوں کی مخصوص نشستوں پر نمائندگی کے طریقہ کار پر بہت سے لوگوں کو اعتراضات ہیں۔ کیونکہ اس طریقہ کار کے تحت عورتوں کی اصل نمائندگی کے امکانات محدود ہوجاتے ہیں اور دوسرا ان مخصوص نشستوں پر سیاسی قیادت کے فیصلوں میں میرٹ کی بجائے اقرا پروری، دوستیاں، خاندان اور ذاتی تعلقات کا اصول بالادست ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ ہمیں سیاسی جماعتوں کی جانب سے مجموعی طور پر بڑی قیادت، ارکان اسمبلیوں کی اہلیہ، بیٹی، بھانجی، بھتیجی، بہنیں، سالیاں سمیت کئی رشتہ دار نمایاں نظر آتے ہیں۔

2018 کے انتخابات کے تناظر میں ملک کی تین بڑی سیاسی جماعتوں پیپلز پارٹی، مسلم لیگ ن اور تحریک انصاف کی خواتین امیدواروں کی ترجیحی بنیادوں پر حتمی فہرستوں کو دیکھیں تو اس میں وہی خرابیاں بالادست ہیں جو ہمیشہ سے ہماری سیاست میں عورتوں کی اصل نمائندگی کے خلاف ہے۔ مسلم لیگ (ن) کو دیکھیں تو اس میں نوازشریف کا حالیہ بیانیہ "ووٹ کو عزت دو" ہے۔ لیکن یہ ہی جماعت اپنی خواتین کارکنوں کو عزت دینے کی بجائے ارکان اسمبلی کے رشتہ داروں کو ٹکٹ دے کر حقیقی کارکنوں کو نظرانداز کیا گیا ہے۔ مسلم لیگ ن کی ترجیحی فہرست میں مریم اورنگزیب اور ان کی والدہ، خواجہ آصف کی اہلیہ اور بھانجی، پرویز ملک کی اہلیہ، رانا فضل کی اہلیہ، طارق فاطمی کی اہلیہ، چوہدری جعفر اقبال کی اہلیہ، بیٹی اور بھتیجی، کلثوم نواز کی سیکرٹری، مریم نواز کی میڈیا ٹیم کی رکن، مشاہداللہ کی بیٹی، زعیم قادری کی اہلیہ، اسحاق ڈار کی بیٹی کے علاوہ کئی ارکان اسمبلی کے رشتہ دار موجود ہیں۔ مسلم لیگ ن کی فہرست میں سابقہ پنجاب اسمبلی کی اہم اور فعال رکن سائرہ افتخار کو مکمل طور پر نظرانداز کیا گیا ہے۔ حالانکہ وہ کافی فعال تھیں اور اسمبلی سمیت مختلف حکومتی منصوبوں میں پیش پیش ہوتی تھیں۔ اسی طرح ڈاکٹر عالیہ آفتاب کا ترجیحی فہرست میں نام آخری ہے جو کہ ظاہر کرتا ہے کہ ان کی صلاحیتوں کو بھی بری طرح نظرانداز کیا گیا ہے۔

تحریک انصاف کی فہرست کو دیکھیں تو اس میں کئی نام ایسے ہیں جو کافی عرصہ سے پارٹی میں سرگرم تھیں۔ ان میں منزہ حسن، عندلیب عباس، ڈاکٹر سیمی بخاری، نوشین حامد کے نام شامل ہیں۔ مہناز رفیع جیسی سیاسی تجربہ کار، محنتی اور وفادار ساتھی کو قومی اسمبلی کے لیے بالکل نظرانداز کردیا گیا ہے۔ مہناز رفیع ان عورتوں میں شامل ہیں جنہوں نے 2002 کی اسمبلی میں بھرپور کردار ادا کیا تھا۔ اسی طرح صوبائی سطح پر بھی کافی متحرک نام ہیں، مگر کئی اہم اور متحرک ناموں کو نظرانداز کردیا گیا ہے۔ ان میں سمیرا عابد، تنزیلہ عمران، سائرہ نسیم، شاہینہ کوثر، عطیہ سعد، جمیلہ یونس، ساجدہ فاروق، نادرہ عمر شامل ہیں۔ یہ وہ خواتین ہیں جو پچھلے کئی برسوں سے پارٹی کی سطح پر بہت کام کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

> عورتوں کی مخصوص نشستوں پر نمائندگی کے طریقہ کار پر بہت سے لوگوں کو اعتراضات ہیں۔ کیونکہ اس طریقہ کار کے تحت عورتوں کی اصل نمائندگی کے امکانات محدود ہوجاتے ہیں اور دوسرا ان مخصوص نشستوں پر سیاسی قیادت کے فیصلوں میں میرٹ کی بجائے اقرا پروری، دوستیاں، خاندان اور ذاتی تعلقات کا اصول بالادست ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ ہمیں سیاسی جماعتوں کی جانب سے مجموعی طور پر بڑی قیادت، ارکان اسمبلیوں کی اہلیہ، بیٹی، بھانجی، بھتیجی، بہنیں، سالیاں سمیت کئی رشتہ دار نمایاں نظر آتے ہیں۔

لیکن پارٹی نے ان کو نظرانداز کیا۔ اسی طرح ترجیحی بنیادوں پر جو پنجاب کی فہرست کو حتمی شکل دی گئی ہے ان میں کچھ نام ایسے ہیں کہ ان کو بہت پیچھے رکھا گیا ہے۔ سعدیہ سہیل پنجاب اسمبلی میں کافی سرگرم رہی اور ہمیشہ پارٹی کی سرگرمیوں میں سب سے آگے آگے ہوتی تھیں اور ہر جگہ نظر بھی آتی تھیں ان کا ترجیحی فہرست میں سولواں نمبر ہے۔ حالانکہ ان کا حق بنتا تھا کہ وہ قومی اسمبلی کی فہرست میں شامل کی جاتیں۔ اسی طرح ڈاکٹر زرقا تیمور جو میڈیا اور پارٹی کے محاذ پر پارٹی کا اہم اثاثہ ہیں اور سب سے فعال سمجھی جاتی ہیں ان کا نام بھی آخری نمبر پر ہے، حالانکہ ان کا ترجیحی نمبر بہت اوپر ہونا چاہیے تھا۔ وہ پنجاب سے سینٹ کی امیدوار بھی تھیں، مگر لگتا ہے وہ بھی پارٹی کی داخلی سیاست کا شکار ہوئیں ہیں۔۔ سیما انور جو بہت زیادہ کارکنوں کی تربیت، پولنگ ایجنٹ کی تربیت میں پیش پیش تھیں ان کو بھی بہت نیچے رکھا گیا ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ فعال کارکن عورتوں کی حق تلفی کی گئی ہے۔

تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے وعدہ کیا تھا کہ وہ عورتوں کی مخصوص نشستوں کے انٹرویوز خود کریں گے، لیکن اول تو ان نشستوں کے لیے انٹرویوز کیے ہی نہیں گئے۔ دوسرا خیبر پختونخواہ کے وزیراعلیٰ کی اپنی خاندان کی عورتوں کو بھی نامزد کیا گیا ہے۔ تحریک انصاف شعبہ خواتین کی صدر منزہ حسن اور عالیہ حمزہ نے بعض پارٹی راہنماوں کی مدد سے ذاتی دوستیاں اور اقرا پروری کا مظاہرہ کیا ہے۔ پیپلزپارٹی میں پنجاب اسمبلی کی تین بار منتخب ہونے والی فائزہ ملک کو اس بار مکمل طور پر نظرانداز کردیا گیا، حالانکہ ان کا حق بنتا تھا کہ اس بار ان کو قومی اسمبلی کا ٹکٹ ملتا، وہ واقعی فعال راہنما ہیں بشریٰ ملک، منز عرفان کو بھی نظرانداز کیا گیا جبکہ سمینہ مشتاق کو ترجیحی بنیادوں پر بہت نیچے رکھا گیا ہے حالانکہ وہ فعال کارکن ہیں۔ قومی اسمبلی میں بھی تین ایسی خواتین کو نامزد کیا گیا جو پیپلزپارٹی کا چہرہ نہیں۔ مولانا فضل الرحمٰن نے بھی اپنی رشتہ دار عورتوں کو مخصوص نشستوں پر نامزد کیا ہے۔

بنیادی طور پر یہ عجب تماشہ ہے کہ ارکان اسمبلی اپنے ہی خاندانوں کی عورتوں کو نامزد کرواکر ان مخصوص نشستوں پر بھی اپنی خاندانی اجارہ داری قائم کرلیتے ہیں۔ حالانکہ اصولی طور پر ہونا تو یہ چاہیے کہ جس رکن کو قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کا براہ راست ٹکٹ ملے اس کی گھر کی عورتوں کو کسی بھی صورت ٹکٹ نہیں دیا جانا چاہیے۔ اسی طرح ایک خرابی یہ بھی دیکھنے کو ملی ہے جو فہرستیں قومی اور پنجاب اسمبلی کی سامنے آئی ہیں ان میں مجموعی طور پر عورتوں کا تعلق لاہور سے ہے اور پورے پنجاب کی نمائندگی کو نظرانداز کرکے چھوٹے علاقوں سے نمائندگی کو بری طرح نظرانداز کیا گیا۔

یہ ہی وجہ ہے کہ ہر پارٹی میں عورتوں کی مخصوص نشستوں پر دی جانے والی فہرستوں میں خواتین میں شدید ردعمل دیکھنے کو ملا ہے۔ زیادہ تر عورتیں نامزدگی کے طریقہ کار کو ہی چیلنج کررہی ہیں اور قیادت سے پوچھ رہی ہیں کہ ان کو بتایا جائے کہ اگر ان کو نظرانداز کیا گیا ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں اور اگر ان کا نمبر ترجیحی بنیادوں پر پیچھے ہے تو اس کی وجہ بھی عورتوں کو بتائی جائے۔ اصل میں ہماری سیاسی قیادت کا المیہ بھی یہ ہے کہ یہ لوگ بند کمروں اور شیشوں کے گھروں میں قید ہوکر چند لوگوں کی ذاتی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے ایسے فیصلے کرتے ہیں جو فعال سیاسی کارکن عورتوں میں بد دلی پیدا کرکے ان کو سیاست سے لاتعلق کرنے کے اسباب پیدا کرتے ہیں۔ خاص طور پر قیادت کو اپنے ہی ارکان اسمبلی کی رشتہ داروں کو نوازنے کے خلاف کے خلاف بڑا فیصلہ کرنا چاہیے۔

اب وقت آگیا ہے کہ عورتوں کی مخصوص نشستوں کے طریقہ کار پر بحث ہونی چاہیے اور بحث کا بنیادی نکتہ یہ ہونا چاہیے کہ اس امر کو کیسے یقینی بنایا جائے کہ عورتوں کی حقیقی قیادت سامنے آئے۔ کچھ طریقہ کار تو قانونی اور انتظامی ہوسکتے ہیں، مگر ایک بڑا طریقہ کار سیاسی ہی ہے۔ سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والی عورتوں کو جو کسی بھی جماعت سے ہوں ان کو پارٹی فیصلوں میں ہونے والی اقرا پروری، ذاتی تعلقات اور سیاسی خاندانوں میں ٹکٹ کے بانٹنے جیسے اقدامات کو چیلنج کرنا ہوگا۔ سیاسی عورتوں کو خود بھی منظم ہونا چاہیے اور دیگر عورتوں کو بھی منظم کریں کہ پارٹی کے اندر رہتے ہوئے جمہوری انداز میں وہ اپنی بات اور تحفظات کو قیادت تک پہنچائیں، مسئلہ محض عورت کی نمائندگی کا نہیں بلکہ میرٹ پر ان کی تقرری کا بھی ہے، جو ہر سطح پر شفافیت پر مبنی ہونا چاہیے۔

(بشکریہ: آؤٹ لائن)

الیکشن 2018 کے نتائج کا انٹرایکٹو نقشہ

پاکستان میں بدھ 25 جولائی کو ہونے والے عام انتخابات میں قومی اسمبلی کی 272 میں سے 270 نشستوں پر عوام نے اپنے پسندیدہ امیدواروں کا انتخاب کیا۔

قومی اسمبلی کے دوحلقوں این اے 60 اور این اے 103 پر انتخاب نہیں ہوا۔ این اے 60 پر الیکشن سے چند روز قبل مسلم لیگ ن کے امیدوار حنیف عباسی کی نا اہلی کی وجہ سے الیکشن ملتوی کیا گیا جبکہ این اے 103 پر التوا کی وجہ ایک امیدوار کی وفات بنی۔

الیکشن کمیشن کی جانب سے جاری کیے گئے غیر سرکاری نتائج کے مطابق پاکستان تحریک انصاف آنے والی قومی اسمبلی میں سب سے بڑی جماعت بن کر سامنے آئی ہے اور اس نے 115 نشستیں حاصل کی ہیں مسلم لیگ نواز 64 نشستوں کے ساتھ دوسرے جبکہ پاکستان پیپلز پارٹی 43 نشستوں کے ساتھ تیسرے نمبر پر رہی۔

پاکستان میں ووٹر

پاکستان الیکشن کمیشن کے مطابق ملک کے چاروں صوبوں اور وفاقی دارالحکومت میں رجسٹرڈ ووٹرز کی تعداد 10 کروڑ 59 لاکھ 60 ہزار تھی جس میں مرد ووٹرز کی تعداد تقریباً 5 کروڑ 92 لاکھ اور خواتین ووٹرز کی تعداد تقریباً 4 کروڑ 67 لاکھ ہے۔

پاکستان میں ووٹروں کی تقسیم

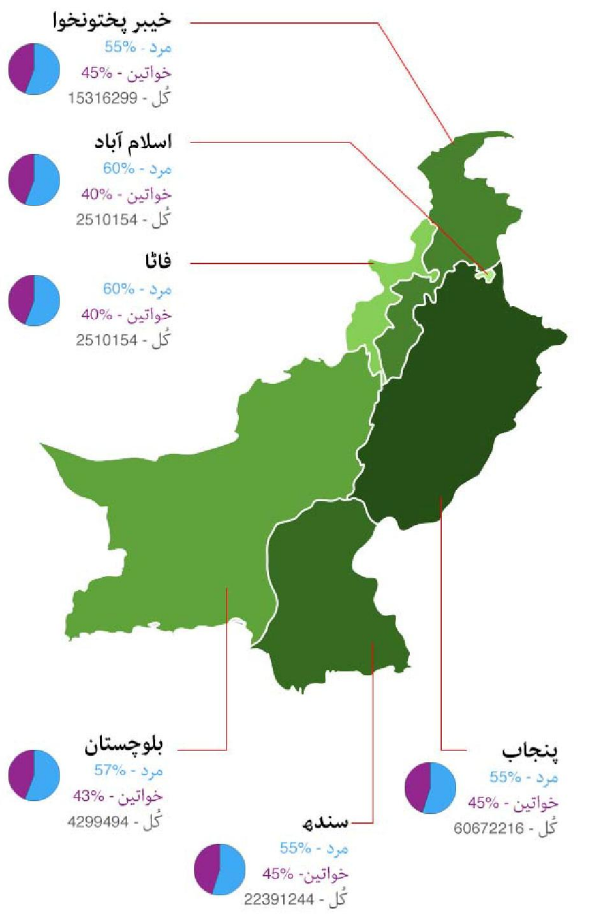

اقلیتی ووٹر

پاکستان میں غیر مسلم رجسٹرڈ ووٹرز کی تعداد میں قابل ذکر اضافہ ہوا اور یہ تعداد تقریباً 28 لاکھ سے بڑھ کر 36 لاکھ 30 ہزار ہوگئی۔ ان میں اکثریت ہندو برادری کے ووٹرز کی ہے جبکہ سب سے کم بودھ برادری کے ووٹرز ہیں۔

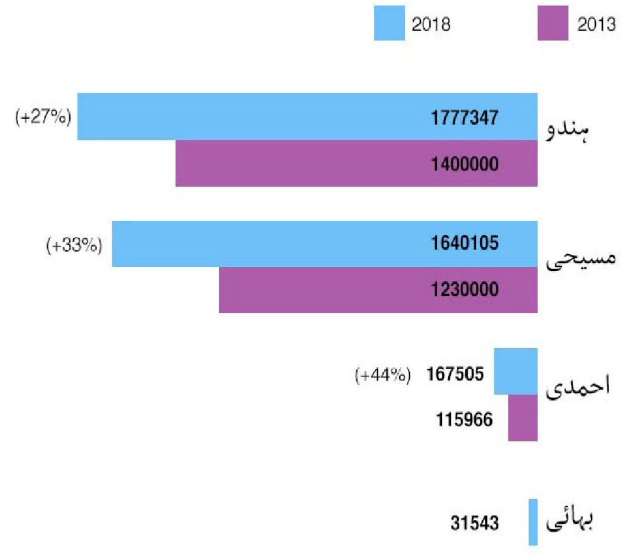

غیر مسلم ووٹر

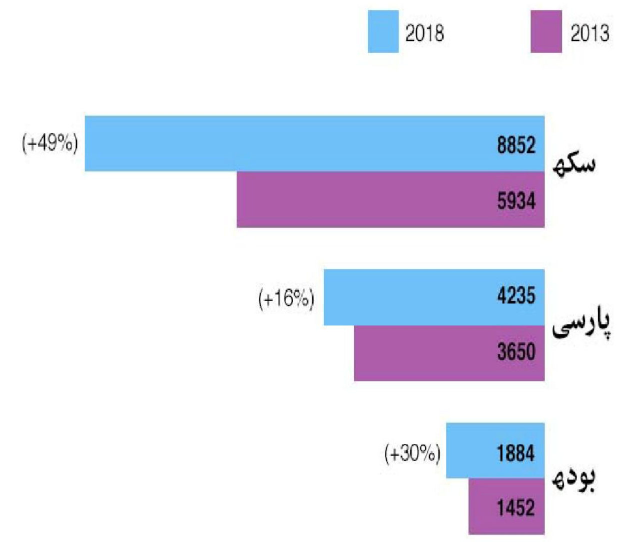

(بشکریہ: بی بی سی اردو)

بارودی سرنگوں کے 2 دھماکے، بچی سمیت 3 زخمی

جنوبی وزیرستان 30 جون 2018ء کو جنوبی وزیرستان میں بارودی سرنگوں کے 2 دھماکوں میں کم سن بچی سمیت 2 افراد زخمی ہوگئے، میڈیا رپورٹ کے مطابق جنوبی وزیرستان میں بارودی سرنگ کا پہلا دھماکہ شوال کے علاقے پش یارت میں ہوا جس میں سفیراللہ نامی شخص زخمی ہوگیا، ذرائع کے مطابق دوسرا دھماکہ تحصیل تیارزہ کے علاقے منتوئی میں ہوا جس میں کلثوم نامی کمسن بچی شدید زخمی ہوگئی، زخمیوں کو مقامی ہسپتال منتقل کردیا گیا۔

(روزنامہ آج)

14 جولائی حیدرآباد: انسانی حقوق کے کارکن الیکشن سے پہلے ہونے والے دہشت گردی کے سانحات کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے

سرکاری ملازمین کا انتخابی مہم چلانے کا انکشاف

جنوبی وزیرستان یکم جولائی 2018ء کو جنوبی وزیرستان کے قومی اسمبلی کے حلقہ این اے 49 میں سرکاری ملازمین کی جانب سے امیدواروں کی الیکشن مہم نے تمام ریکارڈ توڑ دیئے، الیکشن کمیشن آف پاکستان کی جانب سے سرکاری ملازمین کی جانب سے الیکشن مہم میں حصہ لینے پر پابندی کے باوجود سرکاری ملازمین بھرپور حصہ لے رہے ہیں، سرکاری ملازمین میں زیادہ تر سکول ٹیچر دکھائی دے رہے ہیں، تاہم دیگر محکموں کے اہلکار بھی شامل ہیں، قبائلی عمائدین نے الیکشن کمیشن آف پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ سرکاری ملازمین کی الیکشن مہم چلانے کے خلاف ایکشن لیں، ذرائع کے مطابق ضلع ٹانک، ڈیرہ اسماعیل خان، اور جنوبی وزیرستان میں سرکاری محکموں کے اہلکار اور آفیسرز امیدواروں کی الیکشن مہم چلا رہے ہیں، مگر جنوبی وزیرستان کے قومی اسمبلی کے حلقہ این اے 49 میں سرکاری ملازمین نے سیاسی امیدواروں کی الیکشن مہم میں حصہ لینے کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہیں، سرکاری محکموں کے اہلکاروں میں زیادہ تر سکول کے اساتذہ دکھائی دے رہے ہیں تاہم دیگر محکموں کے اہلکار اور آفیسرز بھی سرگرم ہیں، الیکشن مہم میں سرکاری ملازمین کو دیکھ کر ایسا دکھائی دے رہا ہے کہ یہاں اب بھی علاقہ غیر ہے اور حکومت کی یہاں رسائی نہیں ہے تاہم قبائلی عمائدین نے ٹرائبل ڈسٹرکٹ جنوبی وزیرستان کے جرگہ ہال میں جرگہ منعقد کیا جس میں سرکاری ملازمین کی سیاسی مہم میں بھرپور حصہ لینے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ اگر اتنے بڑے پمانے پر سرکاری ملازمین نے حصہ لیا تو سرکاری ادارے مکمل طور پر رک جائیں گے، انہوں نے الیکشن کمیشن سے مطالبہ کیا کہ وہ سرکاری ملازمین کی الیکشن مہم میں حصہ لینے پر پابندی کا سخت نوٹس لیں اور ایک ٹیم تشکیل دیں جو ہر امیدوار کے سیاسی جلسوں کی ویڈیوں بنائیں اور ان میں سرکاری ملازمین تلاش کریں، قبائلی عمائدین نے تمام خفیہ اداروں کے اہلکاروں سے بھی اپیل کی کہ وہ سیاسی جلسوں میں سرکاری ملازمین کی جانب سے حصہ لینے کا نوٹس لیں اور حکام بالا کو اس سلسلے میں رپورٹ بھیج دیں تاکہ سرکاری ملازمین پر الیکشن مہم میں حصہ لینے پر پابندی موثر ہوجائے اور سرکاری ادارے سنسان ہونے سے بچ جائیں۔

(روزنامہ ایکسپریس)

جائیداد کے تنازع پر مخالفین نے پٹرول چھڑک کر 3 افراد کو زندہ جلا دیا

ٹوبہ ٹیک سنگھ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے نواحی گاؤں 293 ج ب میں جائیداد کے تنازع پر چچا نے اپنے سگے تین بھتیجوں پر پٹرول چھڑک کر آگ لگا دی۔ آگ لگنے سے وراث علی، طاہر محمود، محمد ندیم بری طرح جھلس گے جنہیں اطلاع ملنے پر ریسکیو نے ڈی ایچ کیو ہسپتال پہنچایا گیا۔ ڈاکٹرز نے تینوں افراد کی حالت تشویشناک ہونے کے بنا پر انہیں فیصل آباد الائیڈ ریفر کردیا۔ واقعے کا علم ہونے پر پولیس کی بھاری نفری متاثرہ گاؤں پہنچی۔ تاہم ملزمان موقع سے فرار ہو گئے۔ واقعے کا علم ہونے پر ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر رانا منصور الحق نے ڈی ایس پی کی سربراہی میں ٹیم تشکیل دے کر ملزمان کو فوری گرفتار کرنے کا حکم دیا ہے۔ (اعجاز اقبال)

حبس بیجا میں رکھنے کی تحقیقات کی جائیں

پشاور 10 جولائی 2018ء کو نوشہرہ کے علاقہ پبی ڈاگی قدیم بانڈہ سے اٹھائے گئے افراد نے رہائی کے بعد چیف جسٹس سپریم کورٹ اور نگران وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا سے اپیل کی ہے کہ اس معاملے میں تحقیقات کر کے ملوث افراد کیخلاف کاروائی کی جائے، پشاور پریس کلب میں پبی ڈاگی قدیم بانڈہ کے رہائشی اورنگزیب نے اپنے بھائی خواجہ محمد اور بھتیجے محمد خلفان کے ہمراہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ 4 جولائی 2017ء کو ہم تینوں کو چار مسلح افراد نے اپنے کھیتوں میں کام کے دوران گاڑی میں بٹھا کر نامعلوم مقام کی جانب منتقل کرلیا، دوران حراست ہماری آنکھوں پر پٹیاں باندھ لی گئی، ہم سے موبائل و دیگر اشیاء بھی چھین لئے گئے اور تشدد کا نشانہ بھی بنایا گیا، تاہم تفتیش میں کوئی ایسی بات سامنے نہیں آئی جس میں قصوروار ٹھہرایا جاسکے، ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ ہمارا جرم کیا ہے اور کیوں اٹھایا گیا، اگر ہم بے قصور تھے تو اتنی مدت سزا کیوں دی گئی اور گر مجرم تھ تو بتایا جائے، انہوں نے کہا کہ گزشتہ روز گاڑی میں لاکر ہمیں ہشتنگری میں چھوڑا گیا۔

(روزنامہ ایکسپریس)

بیٹے کو قتل اور باپ کو زخمی کر دیا

ٹوبہ ٹیک سنگھ نواحی چک نمبر 369 ج ب میں دیوار کے تنازعہ پر ہمسایوں نے اینٹیں مار مار کر 25 نوجوان احسان عرف شان کو قتل جبکہ اسکے والد محمد اشرف کو شدید زخمی کردیا زخمی باپ کو طبی امداد کے لیے ٹی ایچ کیو ہسپتال منتقل۔ کردیا گیا ہے اطلاع ملنے پر ایس ایچ او صدر آصف علی شاہ۔ ڈی ایس پی ملک شاہد حسین موقع پر پہنچ گئے ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر منصور الحق رانا نے نوٹس لیتے ہوئے ملزمان کی فوری گرفتاری کا حکم دے دیا۔ (اعجاز اقبال)

18جولائی حیدرآباد: انسانی حقوق کے کارکن الیکشن سے پہلے ہونے والے دہشت گردی کے سانحات کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے

مجلس عمل کے قافلے پر بم حملہ، امیدوار سمیت 8افراد زخمی

بنوں 7جولائی 2018ء کو پی کے 89 سے ایم ایم اے کے امیدوار کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ میں امیدوار سمیت 8 افراد زخمی ہوگئے جبیہ گاڑی کو شدید نقصان پہنچا گزشتہ روز متحدہ مجلس عمل حلقہ پی کے 89 کے امیدوار ملک شیرین ملک اپنی گاڑی میں حامیوں کے قافلے کے ساتھ انتخابی مہم کے حوالے سے بکاخیل جلسہ میں شرکت کیلئے جارہے تھے کہ جب ان کی گاڑیوں کا قافلہ تھانہ بکاخیل کی حدود میں واقع غوڑہ بکاخیل پہنچا تو یہاں پر نامعلوم شرپسندوں کی طرف سے موٹرسائیکل میں نصب ریموٹ کنٹرول بم امیدوار کی گاڑی کے ساتھ زوردار دھماکہ کے ساتھ پھٹ گیا جس کے نتیجے میں گاڑی میں سوار ملک شیرین مالک ولد قربان علی، حضرت علی ولد حکم سا کنان سردی خیل، شیر اعمال ولد غلام رسول، حبیب اللہ ولد جہانگیر ساکن نرمی خیل، ایف سی اہلکار زر محمد ولد میر تندر ساکن نورڑ، شیرزادہ ولد فضل میر ساکن ممش خیل، ڈرائیور رضوان ولد شکیل ساکن سردی خیل اور مولانا رحمت اللہ ساکن ہوید زخمی ہوگئے جنہیں موقع پر موجود لوگوں نے فوری طور پر اٹھا کر ڈی ایچ کیو ہسپتال پہنچایا، دھماکہ سے گاڑی کو بھی شدید نقصان پہنچا اور واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس فوری طور پر جائے وقوعہ پہنچی اور علاقہ کا محاصرہ کر کے سرچ آپریشن شروع کیا تاہم آخری اطلاعات تک کسی قسم کی گرفتاری عمل میں نہیں لائی گئی۔

(روزنامہ آج)

بیٹی کو اس کے دوست سمیت قتل کر دیا

نوشہرہ 14جولائی 2018ء کو نوشہرہ کے علاقے خویشگی میں غیرت کے نام پر باپ نے فائرنگ کر کے جوان سال بیٹی اور اس کے آشنا کو قتل کر دیا، مقتولہ چند روز قبل گاؤں کے ایک لڑکے کے ساتھ اپنا گھر چھوڑ کر چلی گئی تھی جس پر لڑکی کے والد کو شدید رنج تھا، پولیس نے دہرے قتل کا مقدمہ درج کرلیا۔ گزشتہ روز حامد ولد فقیر خان سکنہ خویشگی بالا نے پولیس کو رپورٹ درج کراتے ہوئے کہا کہ ہمیں اطلاع ملی کہ آپ کے بھائی مراد اور اس کے ساتھ ایک لڑکی کی لاش بابا جی گلی میں پڑی ہے، جن کو فائرنگ کر کے قتل کیا گیا ہے، جب میں جائے وقوع پر پہنچا تو میرے بھائی اور لڑکی مسماۃ رائمہ دختر ربنواز کی لاشیں خون میں لت پت پڑی تھی جن کو مسماۃ رائمہ کے والد ربنواز اور اس کے بھائی ارشد نے فائرنگ کر کے قتل کر دیا ہے، پولیس کے مطابق مقتولہ رائمہ چند روز قبل گھر سے مقتول حامد کے ساتھ بھاگ گئی تھی، پولیس نے مقدمہ درج کر کے مزید تفتیش شروع کر دی۔ (روزنامہ آج)

بھائی نے بھابھی کو قتل کر ڈالا

ٹوبہ ٹیک سنگھ ۔ٹوبہ ٹیک سنگھ کے نواحی چک نمبر 357 ج ب کے رہائشی محمد بوٹا نے معمولی بات پر اپنے سگے بھائی پر فائرنگ کر دی جس سے محمد اسلم شدید زخمی ہو گیا جس کو فوری ٹی ایچ کیو گوجرہ منتقل کر دیا گیا تھا۔ ابتدائی طبی امداد دینے کے بعد الائیڈ ہسپتال فیصل آباد منتقل کر دیا گیا مگر زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے راستہ میں ہی دم توڑ گیا۔ پولیس نے ملزم کیخلاف مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

(اعجاز اقبال)

الیکشن امیدوار کے گھر کے قریب دھماکہ

پشاور 5جولائی 2018ء کو پشاور کے علاقہ حیات آباد فیز 4 میں این اے 44 کے آزاد امیدوار معروف خان کے مکان کے مین گیٹ پر دھماکہ کیا گیا تاہم کوئی نقصان نہیں ہوا، واقعات کے مطابق حیات آباد میں رہائش پذیر بہادر خان آفریدی ساکن برقمبر خیل جن کے بیٹے معروف خان حلقہ این اے 44 سے آزاد حیثیت سے الیکشن میں حصہ لے رہے ہیں کے مکان کے مین دروازے پر بارودی سرنگ سے دھماکہ کیا گیا، ذرائع کے مطابق بہادر خان آفریدی کے گھر والوں کو گزشتہ کئی دنوں سے افغانستان سے دھمکی آمیز فون آرہے تھے، دھماکہ سے کسی قسم کا جانی یا مالی نقصان نہیں ہوا، واضح رہے کہ بہادر خان فیملی کپڑے کے کاروبار سے منسلک ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس)

باڑہ میں دھماکہ، 2افراد زخمی

خیبرایجنسی 7جولائی 2018ء کو باڑہ کے علاقے شلوبر ارجالی ندی میں گزشتہ رات ڈاکٹر کے حجرے میں آئی ڈی دھماکہ ہوا جس میں 2 افراد زخمی ہوگئے، ہفتہ کی رات گئے باڑہ کے علاقے ارجالی ندی میں ڈاکٹر سیفور کے حجرے کے قریب آئی ڈی دھماکہ ہوا جس میں دو افراد اشرف اور بلال زخمی ہوگئے، اطلاع ملنے پر سکیورٹی فورسز نے علاقے میں سرچ آپریشن کیا تاہم کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی بعد ازاں دونوں زخمیوں کو پشاور کے ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا۔ (روزنامہ آج)

بیوی بچوں کی باحفاظت رہائی یقینی بنائی جائے

پشاور 7جولائی 2018ء کو چترال سے تعلق رکھنے والا رحمان بابا زیارت پشاور کے رہائشی سرفراز خان نے نگران وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا دوست محمد خان، گورنر خیبر پختونخوا اقبال ظفر جھگڑا اور آئی جی پولیس سے اپنے بیوی بچوں کی باحفاظت رہائی کی اپیل کی۔ صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ ایک ماہ قبل ممبر نامی شخص جو کہ میرا سالا ہے نے اپنے دوست مسلم اور امجد کے ہمراہ میرے گھر سے 6لاکھ 57ہزار روپے، 2تولہ کے زیورات اور مری بیوی اور بچوں کو اپنے ساتھ لے گئے مگر پولیس اہلکاروں نے ٹال مٹول کر کے مجھے دوبارہ آنے کو کہا جو سراسر ناانصافی ہے، انہوں نے کہا کہ مجھے میرے بیوی کے بھائی اور دوستوں کی جانب سے آئے روز دھمکیاں دی جارہی ہیں، انہوں نے آئی جی پولیس سے اپیل کی کہ مجھے اور میرے اہل خانہ کو تحفظ فراہم کیا جائے، اور مذکورہ افراد کے خلاف سخت سے سخت قانونی کاروائی کر کے ہمیں انصاف فراہم کیا جائے۔ (روزنامہ آج)

اے این پی کے جلسہ میں خودکش حملہ، ہارون بلور سمیت 14افراد شہید

پشاور 10 جولائی 2018ء کو پشاور کے علاقے بیرون یکہ توت میں اے این پی کے انتخابی جلسے میں خودکش دھماکے کے نتیجے میں عوامی نیشنل پارٹی کے صوبائی رہنماء اور پی کے 78 سے امیدوار ہارون بلور سمیت 13افراد شہید جبکہ دوخواتین سمیت 45 سے زائد شدید زخمی ہوئے ،زخمیوں میں بیشتر کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے،ہاروں بلور رشید گڑھی میں کارنر میٹنگ کے بعد بیرون یکہ توت میں انتخابی جلسے سے خطاب کرنے آئے تھے کہ اس دوران زوردار دھماکہ ہوگیا،بشیر بلور شہید کے صاحبزادے ہارون بلور بھی اپنے والد کی طرح جام شہادت نوش کرلیا، دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ دور دور تک آواز سنی گئی، دھماکے کے فوراً بعد پشاور کے ہسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ کردی گئی جبکہ بڑی تعداد میں عوامی نیشنل پارٹی کے قائدین اور کارکن ہسپتال پہنچ گئے، جہاں مشتعل کارکنوں نے شدید توڑ پھوڑ اورنعرہ بازی کی،خودکش حملہ آور نے ہارون بلور سے گلے ملتے ہی خودکو دھماکہ سے اڑادیا، جاں بحق افراد میں ایک بچہ بھی شامل ہے، دھماکہ میں 8 کلوگرام بارودی مواد استعمال کیا گیا تھا، جبکہ بی ڈی یو نے دھماکے کوخودکش قرار دیا ہے، بتایا گیا ہے کہ منگل کی رات یکہ توت میں عوامی نیشنل پارٹی کی کارنر میٹنگ اور ساتھ میں جلسہ کا انعقاد کیا گیا تھا جس میں ہارون بلور، غلام بلور سمیت دیگر قائدین نے شرکت کرناتھی ،تقریباً 11 بجے کے قریب پی کے 78 کے امیدوار ہارون بلور جیسے ہی جلسہ گاہ پہنچے تو خودکش حملہ آور نے خودکو دھماکے سے اڑادیا،جس کے نتیجے میں ہارون بلور سمیت 13افراد شہید جبکہ دو خواتین سمیت 40 سے زائدافراد شدید زخمی ہوگئے، واقع کے بعد پولیس نے علاقے کوگھیرے میں لیکر شواہد اکٹھا کرنا شروع کیےاورزخمیوں کو مقامی رضا کاروں کے ہمراہ ہسپتال منتقل کیا جہاں اے این پی کے مشتعل ورکروں نے شدید توڑ پھوڑ کی، پولیس کیلئے حالات کوکنٹرول کرنا مشکل ہوگیااور پاک فوج کوطلب کیا گیا، واضح رہے کہ 2013ء کے الیکشن سے قبل بھی ہارون بلور کے والد بشیر بلورکو بھی خودکش دھماکے میں شہید کیا گیا تھا،اس وقت وہ بھی ڈھکی منور شاہ نزد لیڈی ریڈنگ ہسپتال انتخابی جلسے سے واپس آرہے تھے، دہشت گردوں نے ایک بار پھر اے این پی کے رہنماء کونشانہ بنایااور سکیورٹی کے دعوؤں کی قلعی کھول دی، دھماکے کے بعد شہر کے حالات کشیدہ ہیں اور اے این پی کے ورکرز سمیت عوام میں بھی شدید غم وغصہ پایا جا تا ہے، دریں اثناء الیکشن کمیشن نے رات گئے پی کے 78 کے انتخابات ملتوی کردیئے۔

(روزنامہ آج)

سابق وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا اکرم درانی پر بم حملہ، 4 جاں بحق، 36 زخمی

بنوں 13 جولائی 2018ء کو متحدہ مجلس عمل این اے 35 کے امیدوار اکرم خان درنی کے قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ ہوا جس میں 4افراد جاں بحق جبکہ 7 پولیس اہلکاروں سمیت 36 افراد زخمی ہوگئے، جن میں دس کی حالت تشویشناک بتائی جارہی ہے، دھماکہ میں اکرم خان درانی کی گاڑی سمیت دیگر گاڑیوں کوبھی شدید نقصان پہنچا تا ہم وہ خود محفوظ رہے، سابق وفاقی وزیر اور متحدہ مجلس عمل کے حلقہ این اے 35 کے امیدوار اکرم خان درانی اور حلقہ پی کے 89 کے امیدوار شیرین مالک کے ہمراہ بنوں شہر سے 14 کلومیٹر دور ہوید میں انتخابی جلسے میں شرکت کے بعد قافلے کی شکل میں واپس آرہے تھے کہ ہوید خاص کے فرید مارکیٹ کے قریب پہلے سے کھڑی کی گئی ریموٹ کنٹرول بم نصب شدہ موٹر سائیکل قافلہ پہنچنے پر زوردار دھماکہ سے پھٹ گیا جس کے نتیجے میں محمد اللہ ولد زاہدین، عدنان ولد میر باز خان ساکنان ہوید خاص، حضرت زمان ولد سخی زمان ساکن مچن خیل ہوید جاں بحق جبکہ سات پولیس اہلکار سرداز خان ساکن صالح خان منڈیو، حضرت بالال ولد میر عالم جان ساکن جلات طغل خیل، زرولی خان ولد محمد غلام، رافہد اللہ ولد محمد حنیف، حزب اللہ ولد اطلس خان، برہان الدین ولد شیر اول خان، حسن ولد صابر خان، جبکہ 29 شہری میر عجب خان ولد شاہ دراز خان، موسید خان ولد محمد خان، نیک محمد خان ولد ابرار خان، عبدالرزاق ولد سعادات خان، عصمت اللہ ولد گل افسر خان، عمر نواز خان ولد گل سید جان، عظمت اللہ ولد حضرت اللہ، شاہد اللہ ولد سید اللہ، عمر زاد خان ولد مسمیر خان، ذیشان ولد عمر آیاز، بلال خان ولد عبدالرزاق، سمیع اللہ ولد رضا اللہ، محمد علی نیازی ولد عبدالمجید خان، عمر شاہ ولد عبدالستار، عبداللہ ولد سید رازم خان، کفایت اللہ ولد رحمت اللہ، دفتر خان ولد وزیر خان، مصطفیٰ خان ولد محمد نور خان، عجب نور ولد اللہ نور، ناصر خان ولد مشال خان، میر رحمٰن ولد عبدالرحمٰن، محمد علی شاہ ولد گل دار علی شاہ، مسماۃ زینب بی بی زوجہ ماجد خان، حمزہ خان ولد شیر دراز خان، ممتاز احمد ولد الف خان، مولانا سید خان ولد محمد حسن، عبدالرزاق ولد گل روشان، عبداللہ ولد محمد آیاز خان، ، حیات اللہ ولد محمد حنیف خان زخمی ہوگئے۔

(روزنامہ آج)

متحدہ طلبہ محاذ کا پشاور پولیس رویئے کے خلاف مظاہرہ

پشاور 16 جولائی 2018ء کو متحدہ طلبہ محاذ نے پشاور یونیورسٹی انتظامیہ اور پولیس کے غیر مناسب رویہ کیخلاف گزشتہ روز پشاور پریس کلب کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا مظاہرین نے یونیورسٹی انتظامیہ اور پشاور پولیس کے خلاف نعرے بازی بھی کی، مظاہرے کی قیادت متحدہ طلبہ محاذ کے چیئر مین بلال، جی ایس سہیل خان اور دیگر کررہے تھے، مظاہرین کا کہنا تھا کہ پشاور یونیورسٹی کی سالانہ فیسوں میں اضافے کیخلاف طلبہ تنظیموں کیک نمائندوں نے آواز اٹھانا شروع کیا تو پرووسٹ کے کہنے پر یونیورسٹی کے ہاسٹلوں میں موجود طلباء کے خلاف پولیس نے اپریشن کیا جس میں سینکڑوں کے تعداد میں بے گناہ طلباء کو گرفتار کیا اور پشاور کے مختلف تھانوں میں حبس بے جا میں رکھ کر تشدد کا نشانہ بنایا، انہوں نے کہا کہ اس کے بعد پولیس اور یونیورسٹی کے انتظامیہ سے مذاکرات ہوئے جس میں انہوں نے بتایا کہ طلباء کے بغیر ہاسٹلوں میں دوسرے افراد کے خلاف آپریشن کیا جائے گا، لیکن کل دوبارہ بے گناہ یونیورسٹی کے طلباء کے خلاف اپریشن کیا گیا اور یونیورسٹی کے تمام ہاسٹلوں کو بند رکھا ہے، انہوں نے کہا کہ پشاور یونیورسٹی انتظامیہ طلباء کو تعلیم دینے کے بجائے دہشت گردی کے طرف لانے کی کوشش کررہے ہیں، انہوں ں نے دھمکی دی کہ اگر یونیورسٹی کی فیسوں میں کمی اور ہاسٹلوں میں غیر قانونی کاروائی بند نہ کی گئی تو متحدہ طلبہ پشاور یونیورسٹی کو بند کرکے جلاؤ گھیراؤ کریگی جس کی ساری ترذمہ داری یونیورسٹی انتظامیہ پر عائد ہوگئی۔

(روزنامہ آج)

فائرنگ سے نوجوان جاں بحق

ٹوبہ ٹیک سنگھ نیو چیڑہ منڈی گوجرہ بائی پاس پر نامعلوم افراد کی فائرنگ سے نوجوان جان بحق لواحقین کا نعش ریلوے لائن پر رکھ کر احتجاج کیا جس سے ٹرینوں کی آمد ورفت چار گھنٹے معطل رہی۔ٹوبہ ٹیک سنگھ نواحی محلہ چیڑہ منڈی بائی پاس پر نامعلوم ملزمان کی فائرنگ سے نوجوان خالد امین شدید زخمی ہوگیا جس کو فوری ٹی ایچ کیو گوجرہ منتقل کر دیا تھا ابتدائی طبی امداد دے کر الائیڈ ہسپتال فیصل آباد منتقل کیا جا رہا تھا کہ راستے میں ہی دم توڑ گیا۔نوجوان کی ہلاکت پر لواحقین نے پولیس رویہ کیخلاف شدید احتجاج کیا۔مظاہرین نے نعش کو ریلوے لاین پر رکھ کر ٹرینوں کی آمد ورفت معطل کردی۔ مظاہرین نے پولیس کیخلاف شدید نعرہ بازی بھی کی۔

(اعجاز اقبال)

انتخابی امیدواروں کو دھمکی آمیز کالیں موصول

پشاور 14 جولائی 2018ء کو انتخابی جلسوں اور قافلوں پر خودکش حملوں کے ساتھ ہی پشاور شہر سے انتخابات میں حصہ لینے والے امیدواروں کو دھمکی آمیز کالیں موصول ہونے کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا،صوبائی دارالحکومت پشاور کے حلقہ پی کے 75 سے آزاد حیثیت میں الیکشن لڑنے والے اقلیتی امیدوار رادیش سنگھ ٹونی اور پاکستان پیپلز پارٹی کی خاتون رہنماء سابق ایم پی اے نگہت اورکزئی کو نامعلوم نمبر سے دھمکی آمیز کالیں موصول ہوئی ہیں اور سکھ برادری سے تعلق رکھنے والے صوبائی اسمبلی کے امیدوار رادیش سنگھ ٹونی پر الیکشن سے دستبردار ہونے کیلئے دباؤ ڈالا گیا جبکہ نگہت اورکزئی کو پیپلز پارٹی کی انتخابی مہم کے حوالے سے سوشل میڈیا پر مواد شیئر نہ کرنے کا کہا گیا، روزنامہ مشرق کو تفصیلات بتاتے ہوئے رادیش سنگھ ٹونی کا کہنا تھا کہ نامعلوم نمبر سے انہیں دھمکی آمیز کال موصول ہوئی اور دوسری جانب سے مخاطب شخص نے پشتو زبان میں انہیں دھمکیاں دی کہ وہ الیکشن سے دستبردار ہو جائیں، بصورت دیگر وہ سنگین نتائج بھگتنے کیلئے تیار رہیں، رادیش سنگھ ٹونی کا کہنا تھا کہ انہوں نے دھمکیاں دینے والے شخص کو صاف انکار کرتے ہوئے الیکشن سے دستبردار نہ ہونے کا دوٹوک الفاظ میں جواب دیا، دوسری جانب نگہت اورکزئی کا کہنا ہے کہ انہیں 2002ء، 2005ء، اور 2014ء میں متعدد بار دھمکی آمیز کالیں موصول ہوئیں اور انہیں طرح طرح کی دھمکیاں دی گئی، جبکہ گزشتہ روز نامعلوم نمبر سے کال کرنے والے کالر نے انہیں سوشل میڈیا پر انتخابی مہم کے حوالے سے پوسٹ شیئر کرنے سے منع کیا، نگہت اورکزئی نے مزید کہا کہ انہوں نے وارننگ کال کے حوالے سے سی سی پی او کو آگاہ کردیا ہے اور اس وقت ان کے پاس ایک بھی گارڈ موجود نہیں، انہوں نے کہا کہ وہ ایک محبِ وطن پاکستانی کی بیٹی ہیں اور اس قسم کی دھمکیوں سے ڈرنے والی نہیں۔

(روزنامہ مشرق)

موٹر سائیکل سواروں کی گاڑی پر فائرنگ، قبائلی رہنما قتل

پشاور 12 جولائی 2018ء کو رنگی ماڈل ٹاؤن میں نامعلوم مسلح موٹر سائیکل سواروں نے چلتی گاڑی پر فائرنگ کر کے سابق ایم این اے شاہ جی گل آفریدی کے ساتھی کو قتل کر دیا، فائرنگ سے دو افراد شدید زخمی ہوگئے، اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور فائرنگ کے تبادلے کے بعد ملزمان موٹر سائیکل چھوڑ کر قبائلی علاقہ فرار ہوگئے جن کی گرفتاری کیلئے سکیورٹی فورسز اور دیگر حساس اداروں نے سرچ آپریشن شروع کر دیا ہے، تاہم آخری اطلاعات تک کسی قسم کی گرفتاری عمل میں نہیں لائی گئی، تھانہ رنگی ماڈل ٹاؤن پولیس کے مطابق جمعرات کے روز قبائلی ضلع خیبر ایجنسی سے قومی اسمبلی کے حلقہ این اے 43 کے امیدوار سابق ایم این اے الحاج شاہ گل آفریدی کا قریبی ساتھی قاری سید عالم شاہ ولد جمعہ خان ساکن لنڈی کوتل حال ڈاکٹر کالونی اپنے ساتھیوں فہد شنواری ولد لقمان ساکن لنڈی کوتل حال ناصر باغ اور طیب شنواری کے ہمراہ اپنی گاڑی میں ناصر باغ سے قبائلی ضلع خیبر ایجنسی جا رہے تھے کہ راستہ میں کیکرانوں روڈ پر موٹر سائیکل پر سوار نامعلوم مسلح افراد نے ان پر فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں گاڑی میں سوار تینوں افراد شدید زخمی ہوگئے، جائے وقوعہ سے چند فرلانگ پر موجود تھانہ رنگی ماڈل ٹاؤن کے اہلکاروں نے فائرنگ کی آوازیں سن کر فرار ہونے والے ملزمان کا پیچھا کیا اور ان کو گرفتار کرنے کیلئے فائرنگ بھی کی تاہم ملزمان اپنی موٹر سائیکل چھوڑ کر قبائلی علاقے میں فرار ہوگئے، دوسری جانب واقعے میں زخمی ہونے والے عینی شاہد طیب خان شنواری نے بتایا کہ ناصر باغ روڈ پر گاڑی کا پیچھا کرتے ہوئے مسلح موٹر سائیکل سواروں نے قاری سید عالم شاہ کے سر میں پستول سے یکے بعد دیگرے تین گولیاں داغ دیں، واضح رہے کہ قاری سید عالم شنواری الحاج کاروان کے سرگرم کارکن تھے اور حال ہی میں تنظیم اہل سنت والجماعت سے راستے جدا کر کے الحاج کاروان میں شامل ہوگئے تھے۔

(روزنامہ آج)

13 خواجہ سرا الیکشن میں حصہ لینے کے لیے تیار

اسلام آباد آل پاکستان ٹرانس جینڈر الیکشن نیٹ ورک (آپٹن) کے ملک بھر سے مختلف حلقوں سے خواجہ سراہ برادری کے 13 اراکین نے انتخابات میں حصہ لینے کا اعلان کردیا۔ برادری کے حقوق کے لیے کام کرنے والا گروپ 'آپٹن' خواجہ سرا کمیونٹی سے رہنماہوں کے سامنے نہ آنے پر توجہ دیتا ہے۔خیبر پختونخوا کی ٹرانزایکشن کمیٹی، سندھ کے ٹرانس جینڈر اینڈ انٹرسیکس کمیونٹی اور پنجاب ٹرانس جینڈر رفاؤنڈیشن پر مشتمل ہے۔ پشاور میں پریس کانفرنس کے دوران ٹرانزایکشن کمیٹی کی صدر فرزانہ جان نے مطالبات کا چارٹر پیش کیا جس میں خواجہ سرا افراد کی ملکی سیاست میں شامل ہونے کی راہ میں حائل منظم رکاوٹوں کو ہٹانا اور سیاسی جماعتوں کی جانب سے اپنی صفوں میں برادری کے زیادہ اراکین کو شامل کرنے کے مطالبات کیے گئے تھے۔آپٹن نے سیاسی جماعتوں پر زور دیا کہ وہ ملک کی مرد وخواتین آبادی سے آگے بھی دیکھیں۔خواجہ سراء برادری کے خلاف گھسی پٹی سوچ کا خاتمہ کریں اور انہیں سکیورٹی فراہم کریں۔گروپ نے اس کے علاوہ الیکشن کمیشن، سیاسی جماعتوں، قانون نافذ کرنے والے اداروں، میڈیا اور سول سوسائٹی سے دیگر مطالبات بھی کیے۔آپٹن کا کہنا تھا کہ دو خواجہ سرا رہنما نایاب علی اور لبنیٰ لعل بالترتیب قومی اسمبلی کے حلقہ 142 اوکاڑہ اور صوبائی اسمبلی حلقہ 26 جہلم سے پاکستان تحریک انصاف گلالئی) پی ٹی آئی جی) کی ٹکٹوں پر انتخابات میں حصہ لیں گے، جبکہ دیگر 11 امیدوار آزاد حیثیت میں الیکشن لڑیں گے۔تاہم فرزانہ جان نے کہا کہ خواجہ سرا برادری کے پشاور اور ہری پور کے دو اراکین کو ان کے انتخابات میں حصہ لینے کا ارادہ کرنے پر تشدد کا نشانہ بنایا اور ہراساں کیا گیا۔جس کے باعث وہ اپنے کاغذات نامزدگی جمع نہیں کرا سکے۔خواجہ سراؤں کے مسائل حل کرنے کے لیے مرکزی سیاسی جماعتوں کو ناکام قرار دیتے ہوئے گروپ نے کہا کہ وہ عام انتخابات کے بعد اپنی سیاسی جماعت بنائیں گے۔واضح رہے کہ 2009ء میں پاکستان ان چند ممالک میں سے ایک تھا جس نے قانونی طور پر تیسری جنس کو تسلیم کرتے ہوئے خواجہ سراؤں کو شناختی کارڈ حاصل کرنے کی اجازت دی۔متعدد تحقیقی رپورٹس کے مطابق پاکستان میں خواجہ سرا افراد کی تعداد 5 لاکھ سے زائد ہے لیکن سیاست اور زندگی کے دیگر شعبوں میں ان کی نمائندگی نہ ہونے کے برابر ہے اور انہیں مخصوص شعبوں تک محدود کر دیا گیا ہے، جس کے باعث برادری کے کئی افراد بھیک مانگ کر اور رقص کر کے گزر بسر کرنے پر مجبور ہیں۔

(بشکریہ: نئی بات)

عام انتخابات: رہنماؤں اور ووٹرز کے تحفظات دور کیے جائیں

اسلام آباد نگران وزیراعظم جسٹس (ر) ناصر الملک کی زیر صدارت الیکشن کمیشن کا اہم اجلاس ہوا جس میں الیکشن کمیشن حکام نے بریفنگ میں بتایا کہ الیکشن کمیشن شفاف، غیر جانبدار انتخابات کرانے کے لیے مکمل طور پر تیار ہے۔ نگران وزیراعظم ناصر الملک اسلام آباد میں الیکشن کمیشن کے ہیڈ آفس پہنچے۔ اجلاس میں نگران وزیراعظم کی سربراہی میں اجلاس ہوا جس میں انہیں انتخابات کی تیاریوں، سکیورٹی امور اور دیگر معاملات پر بریفنگ دی گئی۔ نگران وزیراعظم کو بریفنگ میں بتایا گیا عام انتخابات کے لیے کئی چیلنجز کا سامنا ہے لیکن الیکشن کمیشن شفاف، غیر جانبدار انتخابات کرانے کے لیے مکمل تیار ہے جبکہ قیام امن یقینی بنانے کے لیے انتخابات فوج کی نگرانی میں کرائے جا رہے ہیں۔ اس موقع پر نگران وزیراعظم کا کہنا تھا کہ بروقت شفاف انتخابات کا انعقاد یقینی بنانا ہے، صاف، شفاف اور غیر جانبدارانہ انتخابات کے لیے الیکشن کمیشن کے ساتھ تعاون میں کوئی کسر نہیں چھوڑی جائے گی۔ اعلامیہ کے مطابق نگران وزیراعظم نے انتخابات 2018ء کے لیے الیکشن کمیشن کی تیاریوں پر اطمینان کا اظہار کیا۔ ادھر وزارت دفاع نے الیکشن کمیشن کی درخواست پر عام انتخابات کے لیے پاک فوج کے ساڑھے تین لاکھ اہلکار دینے کی حامی بھر لی۔ ملک میں 25 جولائی کو ہونے والے عام انتخابات کی تیاریاں حتمی مراحل میں داخل ہو چکی ہیں اور الیکشن میں سکیورٹی کے حوالے سے الیکشن کمیشن نے وزارت دفاع کو خط لکھ کر پاک فوج کے ساڑھے تین لاکھ اہلکاروں کی خدمات طلب کی تھیں۔ وزارت دفاع نے الیکشن کمیشن کی درخواست کا غیر رسمی جواب دے دیا ہے جس میں عام انتخابات کے لیے ساڑھے تین لاکھ فوجی اہلکار دینے کی حامی بھر لی گئی ہے اور اس کے لیے دو برسوں کے دوران ریٹائرڈ ہونے والے اہلکاروں کو بھی بلایا گیا ہے۔ یہ امر خوش آئند ہے کہ وزارت دفاع نے تینوں مسلح افواج کے ریٹائرڈ فوجیوں کو الیکشن ڈیوٹیوں کے لیے طلب کر لیا ہے اور ریٹائرڈ جوانوں کے پاس بھی مکمل اختیارات ہوں گے۔ واضح رہے کہ الیکشن کمیشن نے عام انتخابات میں پاک فوج تعینات کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے تحت پیپرز کی چھپائی اور ترسیل بھی فوج کی نگرانی میں کی جائے گی اور پاک فوج کے اہلکار 27 جون کو پرنٹنگ پریس کی سکیورٹی سنبھال سکیں گے۔ عام انتخابات میں پولنگ سے چار روز قبل فوج کو بلایا گیا ہے۔ پاک فوج کے اہلکار پولنگ سٹیشن کے اندر اور باہر تعینات ہوں گے جبکہ انتہائی حساس پولنگ سٹیشنوں پر اہلکاروں کی اضافی نفری تعینات کی جائے گی۔ یہ امر لائق توجہ ہے کہ ق لیگ کے صدر چودھری شجاعت حسین، چودھری پرویز الٰہی اور جی ڈی اے کے رہنماؤں پیر پگاڑا اور غوث علی شاہ نے مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب میں کہا کہ آئندہ انتخابات کے لیے ہم تیار ہیں لیکن 2018ء کے الیکشن میں بھی پچھلے الیکشن جیسے ہوئے تو ملک کو نقصان ہوگا۔ 2013ء میں الیکشن کے خلاف ہم کورٹ میں گئے تھے، نیا الیکشن آ گیا ہے لیکن پرانے الیکشن کی پٹیشن کا فیصلہ ابھی تک نہیں آیا۔ موجودہ الیکشن کمیشن پر ہمیں بھروسہ نہیں، چھوٹے ضلعوں سے افسروں کو بڑی پوسٹوں پر نوازا جا رہا ہے، موجودہ صورت حال میں صاف اور شفاف الیکشن ہوتے ہوئے نظر نہیں آ رہے، ہم کیسے یقین کریں آئندہ الیکشن شفاف ہوں گے، کچھ افسر پنجاب سے، بلوچستان اور کے پی کے سے سندھ میں لائے جائیں گے۔ سابق وزیراعلیٰ غوث علی شاہ نے کہا کہ سندھ میں شکار پور کا ڈی سی اٹھا کر خیر پور میں لگا دیا گیا، الیکشن شفاف نہ ہوئے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ ق لیگ کے صدر چودھری شجاعت حسین نے کہا کہ ’’الیکشن کمیشن اور نگران حکومت کے اقدامات منصفانہ الیکشن کی طرف نہیں جا رہے، انتخابات کو شفاف بنانے کے لیے بین الصوبائی تبادلے کیے جائیں۔ سابقہ حکومت کے بھرتی کردہ اہلکاروں کو پولنگ ڈیوٹی سے ہٹایا جائے تاکہ 2013ء کے دھاندلی شدہ الیکشن کی تاریخ دوبارہ نہ دہرائی جا سکے، ساری انتظامیہ اور پولنگ سٹاف شریف خاندان کے بھرتی کردہ ہیں ان حالات میں صاف وشفاف الیکشن ممکن نہیں، 2013ء والا ہی کام ہوگا۔ پرویز الٰہی نے کہا کہ پنجاب کی صورتحال سندھ سے مختلف نہیں، شریفوں نے پنجاب میں دس سال حکومت کی ہے انہوں نے اپنی پسند سے پنجاب میں افسر تعینات کیے ہوئے ہیں، عمل کچھ اور ہے زبانی کچھ اور ہے‘‘۔ سپیکر قومی اسمبلی ایاز صادق نے الیکشن کمیشن کو درخواست دی ہے کہ ریٹرننگ افیسر نے انہیں پیش ہونے کا حکم دیا ہے جبکہ ان کے حریف اور امیدوار عبدالعلیم خان کو طلب نہیں کیا گیا۔ ریٹرننگ افسر کے دیگر اقدامات بھی مبنی بر جانبداری ہیں جو پری پول دھاندلی کے مترادف ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ الیکشن کمیشن ریٹرننگ افسر کو تبدیل کرے۔ ادھر ایک قومی روزنامہ نے نشاندہی کی ہے کہ سینٹ کے الیکشن کے دوران بلوچستان میں ارکان اسمبلی کو جو خاص لوگوں نے ہدایات تھیں کہ وہ کس طریقے سے ووٹ دیں گے تاکہ مخصوص امیدوار کامیاب ہو سکیں جس کا برطانیہ کے معتبر جریدے دی اکانومسٹ نے حالیہ اشاعت میں ذکر کیا ہے۔ اندریں حالات عوام یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ سینٹ انتخابات کی متنازع مشق کا عام انتخابات میں قطعاً اعادہ نہیں ہونا چاہیے۔ ان تحفظات کے باوجود رائے دہندگان کو امید ہے کہ نگران حکومت کے ذمہ داران شفاف اور غیر جانبدارانہ انتخابات کی قومی ذمہ داری اور فریضہ کو بطریق احسن سرانجام دیں گے اور انتخابات کے پرامن انعقاد کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے۔ خیال رہے کہ نگران حکمران یقین دہانی کرا چکے ہیں کہ الیکشن کمیشن کی ہدایات کے مطابق آزادانہ انتخابات کے انعقاد کے لیے بہترین انتظامات کیے جائیں گے۔ تمام سرکاری محکمے الیکشن کے پرامن انعقاد کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ الیکشن کے انتظامات کے لیے تمام ممکنہ اقدامات کیے جائیں گے، نگران صوبائی حکومت منصفانہ انتخابات کے لیے میسر وسائل کا بھرپور استعمال کرے گی۔ (بشکریہ: روزنامہ دنیا)

2018 انتخابات

اسلام آباد انتخابات 2018 میں حصہ لینے والے تقریباً 2700 سے زائد امیدوار مختلف مقدمات، انکوائریوں اور تحقیقات کی زد میں تھے۔ ذرائع کے مطابق مقدمات کی زد میں آنے والے 1270 امیدواروں کا تعلق پنجاب، 235 کا خیبر پختونخوا جبکہ 775 کا سندھ اور 115 امیدواروں کا تعلق بلوچستان سے ہے، وفاقی دارالحکومت اسلام سے تعلق رکھنے والے 5 امیدوار بھی اس فہرست میں شامل ہیں۔ ذرائع کے مطابق مقدمات میں ملوث 401 امیدوار تحریک انصاف کے ٹکٹ پر انتخابات لڑنے کے خواہاں تھے جب کہ 588 امیدوار پیپلز پارٹی اور 485 مسلم لیگ (ن) کے ٹکٹ پر الیکشن لڑنا چاہتے تھے۔ مقدمات میں ملوث 69 امیدوار جمعیت علما اسلام (ف)، 49 امیدوار جماعت اسلامی، 25 امیدوار تحریک لبیک پاکستان، 52 نیشنل پارٹی، 19 قومی وطن پارٹی اور 31 پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے ٹکٹ پر انتخابات میں حصہ لیا۔ ذرائع کے مطابق انتخابات میں حصہ لینے والے 70 فیصد امیدواروں پر 800 ارب روپے کی خرد برد میں ملوث ہونے کا الزام ہے جب کہ 122 امیدوار مبینہ طور پر دہری شہریت رکھتے ہیں اور سیکڑوں امیدوار ڈیفالٹرز ہیں۔ مختلف مقدمات کا سامنا کرنے والوں میں پیپلز پارٹی کے شریک چیئرمین آصف علی زرداری، چیئرمین تحریک انصاف عمران خان، سابق وزیراعلی پنجاب شہباز شریف اور سابق وزیراعظم نواز شریف کی صاحبزادی مریم نواز شامل ہیں۔ سابق وزیراعلی خیبر پختونخوا پرویز خٹک، حمزہ شہباز، یوسف رضا گیلانی، راجہ پرویز اشرف اور پرویز مشرف بھی مختلف مقدمات میں ملوث ہیں۔ سابق وزیراعلی پنجاب پرویز الٰہی، منظور وٹو، امیر حیدر ہوتی اور اکرم درانی پر بھی مختلف مقدمات درج ہیں۔ خواجہ آصف، خواجہ سعد رفیق، ثناءاللہ زہری، حاصل بزنجو، جعفر لغاری، خورشید شاہ، نادر مگسی، حنا ربانی کھر، اسفند یار ولی، شیخ رشید، عارف علوی اور اسد عمر پر بھی مقدمات ہیں۔ غلام احمد بلور، مونس الٰہی، سائرہ افضل تارڑ، مکیش کمار، فردوس عاشق اعوان، منظور وسان، خرم معین وٹو، برجیس طاہر، غلام مصطفی کھر اور آغا سراج درانی بھی مقدمات کا سامنا کرنے والوں میں شامل ہیں۔ فہمیدہ مرزا، ذوالفقار مرزا، آفاق احمد، دوست محمد کھوسہ، اویس لغاری، جمال لغاری، شاہ فرمان، اسد قیصر، آفتاب شیر پا، حنیف عباسی، انجم عقیل اور طارق فضل چوہدری کو بھی مختلف مقدمات کا سامنا ہے۔ امیدواروں کے مقدمات اور ان پر الزامات کے حوالے سے ڈیٹا اسٹیٹ بینک، ایس ای سی پی، ایف بی آر، نادرا، ایف آئی اے، نیب اور ریٹرننگ آفیسرز سے حاصل کیا گیا تھا۔

(بشکریہ: نوائے وقت)

سکیورٹی اداروں کے اہلکاروں کو پولنگ سٹیشنز کے اندر تعینات کرنا ناقابل فہم عمل ہے: مبصرین

اسلام آباد پاکستان میں ہونے والے عام انتخابات کے حوالے سے یورپی یونین کے مبصرین کا کہنا ہے کہ پاکستان میں ہونے والے عام انتخابات سنہ 2013 میں ہونے والے عام انتخابات سے کسی طور پر بھی بہتر نہیں ہیں۔ جمعے کے روز ایک مقامی ہوٹل میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے یورپی یونین کے مبصرین کے نمائندوں کا کہنا تھا کہ کچھ غیر جمہوری قوتوں نے انتخابی عمل پر اثرانداز ہونے کی کوشش کی ہے۔ نامہ نگار شہزاد ملک نے بتایا کہ یورپی یونین کے مبصرین کے وفد کے سربراہ مائیکل گالر نے کہا کہ پولنگ کے دوران سکیورٹی اداروں کے اہلکاروں کو پولنگ سٹیشنز کے اندر تعینات کرنا ناقابل فہم عمل ہے جبکہ الیکشن کمیشن ایکٹ میں ایسی کوئی تجویز نہیں ہے جس میں سکیورٹی اداروں کے اہلکاروں کو پولنگ سٹیشنز کے اندر تعینات کیا جائے۔ یورپی یونین کے مبصرین نے پوسٹل بیلٹنگ پر بھی اپنے تحفظات کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ عمل کسی طور پر محفوظ نہیں ہے کیونکہ اس عمل سے ووٹ کا تقدس پامال ہونے کے ساتھ دھاندلی کا بھی خطرہ ہر وقت موجود رہتا ہے۔ان کا کہنا تھا کہ الیکشن کمیشن نے 925 ایسے افراد کو عام انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت دی جن کا تعلق کسی نہ کسی طریقے سے کالعدم تنظیموں سے رہا ہے۔ان نمائندوں نے امیدواروں کی انتخابی سکروٹنی کے بارے میں بھی تحفظات کا اظہار کیا۔یورپی یونین کے مبصرین کے وفد کے سربراہ کا کہنا تھا کہ ان کے مشاہدے کے مطابق تمام سیاسی جماعتوں کو اپنی انتخابی مہم چلانے کے لیے یکساں مواقع فراہم نہیں کیے گئے۔انھوں نے کہا کہ قومی ٹیلی ویژن اور دیگر نجی ٹی وی چینلز نے بھی سیاسی جماعتوں کے قائدین کو یکساں مواقع فراہم نہیں کیے۔'پاکستان کے متوقع وزیراعظم اور پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان انتخابی مہم کے دوران کی گئی تقاریر کو 7 گھنٹے براہ راست دکھایا گیا جبکہ پاکستان مسلم لیگ نواز کے صدر میاں شہباز شریف کو چار گھنٹے اور بلاول بھٹو زرداری کو تین گھنٹے لائیو کوریج دی گئی۔'انھوں نے کہا کہ غیر جمہوری طاقتوں نے مختلف ٹی وی چینلز پر فون کر کے سابق وزیراعظم میاں نواز شریف کے استقبال کے لیے آنے والے لوگوں کی کوریج نہ کرنے کا کہا۔یورپی یونین کے مبصرین کا کہنا تھا کہ پاکستان میں انتخابات سے پہلے اور انتخابات کے دوران میڈیا پر غیر ضروری پابندیاں عائد کی گئی تھیں اور میڈیا کے ارکان کے پاس الیکشن کمیشن کی طرف سے جاری کردہ اجازت نامے کے باوجود پولنگ سٹیشن کے اندر ہونے والی کارروائی دکھانے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔

فافن کیا کہتا ہے؟

دوسری طرف انتخابی معاملات کی نگرانی کرنے والی غیر سرکاری تنظیم فافن نے ایک رپورٹ جاری کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ انتخابی عمل میں تاخیر اور ووٹوں کی گنتی سست روی کا شکار ہونے کے باوجود موجودہ الیکشن سنہ دوہزار تیرہ میں ہونے والے عام انتخابات کی نسبت زیادہ پرامن رہا۔فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ووک کے صدر سرور باری کی طرف سے جاری ہونے والی اس رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ 25 فیصد پولنگ سٹیشنز پر رزلٹ دیوار پر آویزاں نہیں ہوئے جبکہ دس فیصد پولنگ سٹیشنز پر کچھ پولنگ ایجنٹس کے ساتھ ناروا سلوک کے واقعات پیش آئے۔اس رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ پولنگ سٹیشنز پر سکیورٹی اہلکار خلاف ضابطہ کارروائیوں میں متحرک رہے۔اس رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ 'پندرہ سو اکہتر پولنگ سٹیشنز کے اندر ووٹرز کو مخصوص امیدوار کیلئے راغب کیا گیا اور غیر مجاز افراد دندناتے رہے۔اس کے علاوہ 163 پولنگ سٹیشنز پر یہ افراد پولنگ عملہ پر اثرانداز ہوئے۔'اس رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ دو ہزار تین سو ستر پولنگ سٹیشنز میں بیلٹ خفیہ رہنے کی خلاف ورزی ہوئی اور ایسے سب سے زیادہ واقعات پنجاب میں ہوئے جن کی تعداد 1774 ہے۔اس رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ تین سو چوالیس پولنگ سٹیشنز پر ووٹرز کو سکیورٹی اہلکاروں کی طرف سے روکا جاتا رہا۔اور سب سے زیادہ واقعات صوبہ پنجاب میں ہوئے ہیں۔اس رپورٹ میں اس بات کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ قومی اسمبلی کے 35 حلقوں کے مسترد ووٹوں کی تعداد جیتنے والے کی لیڈ سے زیادہ ہیں اور ایسے حلقوں کی سب سے زیادہ تعداد صوبہ پنجاب ہے جو 24 بتائی جاتی ہے۔

(بشکریہ: بی بی سی اردو)

آر ٹی ایس: بظاہر آسان، تیز رفتار سہولت

اسلام آباد پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار انتخابی نتائج کے لیے ٹیکنالوجی کا استعمال کیا گیا اور شاید پہلی بار ہی انتخابی نتائج میں اس حد تک تاخیر ہوئی ہے۔الیکشن کمیشن نے دعویٰ کیا تھا کہ ٹیکنالوجی کی مدد سے اس بار انتخابات کی شب دو بجے تک تمام نتائج جاری کر دیے جائیں گے تاہم یہ محض دعویٰ ہی رہا۔پاکستان میں حالیہ عام انتخابات پہلی بار نئے قانونی ضابطہ کار الیکشن ایکٹ 2017 کے تحت منعقد ہوئے ہیں جس میں ایک اہم نکتہ انتخابی نتائج کے لیے رزلٹ مینجمنٹ سسٹم کا قیام کرتے ہوئے ٹیکنالوجی کی مدد حاصل کرنا بھی تھا۔اسی ضمن میں الیکشن کمیشن آف پاکستان کی جانب سے انتخابی نتائج کی بروقت دستیابی اور اشاعت کے لیے رزلٹ مینجمنٹ سسٹم متعارف کروایا گیا تھا تاہم الیکشن کمیشن کے مطابق انتخابات کی شب اس سسٹم میں خلل کے باعث انتخابات کی نتائج آنے میں تاخیر ہوئی۔یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ بدھ کی شب رات دو بجے تک کسی بھی صوبائی یا قومی اسمبلی کے حلقے کا ایک نتیجہ بھی سرکاری طور پر سامنے نہیں آیا تھا۔جس کے بعد پاکستان مسلم لیگ نون، پاکستان پیپلز پارٹی اور متحدہ مجلس عمل سمیت متعدد جماعتوں کی جانب سے انتخابات کی شفافیت پر سوال اٹھانے کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔جبکہ الیکشن کمیشن کی جانب سے اس سسٹم پر زیادہ دباؤ کے باعث کارکردگی متاثر ہونے کا عذر پیش کیا گیا۔

آر ٹی ایس کیا ہے؟

الیکشن ایکٹ 2017 کی رو سے انتخابات کے نتائج کے بروقت حصول کے لیے الیکشن کمیشن آف پاکستان اور نادرا کے اشتراک سے یہ نظام متعارف کروایا گیا ہے جس میں انتخابی نتائج کے بروقت حصول، شفافیت اور سکیورٹی کے پہلوؤں کو مدنظر رکھا گیا تھا۔الیکشن کمیشن کے مطابق رزلٹ مینیجمنٹ سسٹم ایک کمپیوٹر پروگرام ہے جس کی انسٹالیشن ریٹرننگ آفسر کے دفتر میں رکھے کمپیوٹر میں کی جاتی۔ یہ الیکٹرانک فارمز پر کام کرنے والا سسٹم ہے جس میں ریٹرننگ افسر کو رپورٹ کرنے والے ڈیٹا انٹری آپریٹرز تمام معلومات درج کر سکتے ہیں مثلاً امیدواروں کے نام، رجسٹرڈ ووٹرز کی تعداد، پولنگ سٹیشن کا نام اور نمبر، ہر امیدوار کو ملنے والے ووٹوں کی تعداد وغیرہ۔
اس کے بعد ٹھوس نتائج کے فارم رزلٹ مینیجمنٹ سسٹم میں سکین کیے جاتے ہیں اور الیکشن کمیشن کو جو بھیج دیے جاتے ہیں جو وہ اپنی ویب سائٹ پر شائع کرتے ہیں۔انتخابات میں پولنگ سٹیشنز سے نتائج حاصل کرنے کے رزلٹ ٹرانسمیشن سسٹم یا آر ٹی ایس کا استعمال کیا گیا۔اس کے ذریعے ملک بھر میں قائم 85 ہزار سے زائد پولنگ سٹیشنز سے انتخابی نتائج الیکشن کمیشن کے مرکزی دفتر تک پہنچانے کا کام لیا گیا۔ یہ سسٹم کیسے کام کرتا ہے یا یوں کہیے کہ اسے کیسے کام کرنا چاہیے تھا۔اس کی وضاحت کچھ یوں ہے کہ پولنگ سٹیشنز پر تعینات پریزائڈنگ افسران ایک موبائل ایپلی کیشن میں انتخابی نتائج اور فارم 45 کی تصویر درج کرتے ہیں۔اور پھر یہ ڈیٹا الیکشن کمیشن کے سرور پر منتقل ہو جاتا ہے۔بظاہر یہ ایک آسان اور تیز رفتار سہولت تھی لیکن انتخابات کی شام جب ملک بھر میں عوام انتخابی نتائج کے انتظار میں تھے اس سسٹم نے کام کرنا چھوڑ دیا جس کے باعث یہ انتظار طویل سے طویل تر ہوتا گیا۔
آر ٹی ایس بظاہر ایک بہترین نظام تھا لیکن انتخابات سے قبل بھی اس کے صحیح طور پر کام کرنے کے حوالے سے کچھ خدشات سامنے آئے تھے۔انتخابات سے قبل مقامی ذرائع ابلاغ میں شائع ہونے والی خبروں کے مطابق فیصل آباد، اوکاڑہ اور چند دیگر شہروں میں ریٹرننگ آفسران نے الیکشن کمیشن کو آر ٹی ایس کے بارے میں اپنے تحفظات کا اظہار کیا تھا۔ٹیکنالوجی ماہرین کے مطابق ایسا ممکن ہے کہ جب کسی ایپلی کیشن پر بہت زیادہ دباؤ ہوتا ہے تو اس کے کام کرنے میں صلاحیت متاثر ہوتی ہے اور اگر جب بھی اس سسٹم کے مقررہ حد سے زیادہ دباؤ آئے گا یہ کام کرنا چھوڑ سکتا ہے۔

(بشکریہ: بی بی سی اردو)

الیکشن 2018: 'مقصد جیت نہیں بلکہ بتانا تھا کہ عورت سیاست کرسکتی ہے'

اسلام آباد دیر میں خواتین نے پہلی مرتبہ ووٹ ڈال کر اپنا حقِ رائے دہی استعمال کیا۔ 'میرا مقصد جیت نہیں بلکہ عورتوں کو بتانا تھا کہ وہ سیاست کرسکتی ہیں'، یہ الفاظ حمیدہ شاہد کے ہیں جو خیبر پختونخواہ کے علاقے دِیر سے الیکشن لڑنے والی پہلی خاتون تھیں۔ انہیں انتخابات میں شکست کا سامنا کرنا پڑا، لیکن اس علاقے میں خواتین پہلی بار ووٹ ڈال رہی تھیں۔ انھوں نے بی بی سی سے بات کی اور کہا کہ انھوں نے ہزاروں ووٹ لیے ہیں اور 'ان میں سب سے زیادہ خواتین کے ووٹ ہیں'۔ 'دِیر میں انتخابی مہم چلانے کا تجربہ بہت اچھا رہا، پہلے دن میرے ساتھ صرف دو خواتین تھیں جو کچھ دن بعد دو سو خواتین کا مجمع بنا اور مہم کے آخر میں میرے سامنے دو ہزار خواتین بیٹھی تھیں، یہ لمحہ میرے لیے بہترین تھا اور یہی میرا مقصد تھا کہ خواتین ووٹ کی اہمیت کو پہچانیں کہ یہی اِن کی طاقت ہے'۔ خیال رہے کہ دِیر پاکستان کے ان علاقوں میں سے ایک ہے جہاں خواتین کو الیکشن لڑنا تو در کنار ووٹ ڈالنے کی اجازت بھی نہیں تھی۔ دیر: خواتین کے ویران پولنگ سٹیشن سے طویل قطاروں تک پاکستانی ووٹر کن چیزوں پر ووٹ دیتا ہے؟ پاکستان میں ووٹ خواتین کے لیے کیوں نہیں؟ 'نادرا کے چکر کاٹتے چار برس ہو گئے، اب تھک گئی ہوں' فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک (فافن) نے پاکستان میں 25 جولائی کو ہونے والے انتخابات سے متعلق جاری رپورٹ میں کہا ہے کہ انتخابات میں مردوں کا ووٹر ٹرن آؤٹ 58 اعشاریہ 3 فیصد اور خواتین کا 47 فیصد رہا۔ جو 2013 کے مقابلے میں کافی زیادہ ہے۔ دوسری جانب ان انتخابات میں 171 خواتین نے قومی اسمبلی کی نشستوں کے لیے عام انتخابات میں حصہ لیا کہ جو ملکی تاریخ میں خواتین کے براہِ راست انتخابی عمل کا حصہ بننے کی سب سے بڑی تعداد ہے۔ تاہم ان میں سے چند خواتین ہی مضبوط مرد امیدواروں کے سامنے کامیابی حاصل کر پائی ہیں۔ جن میں سے بیشتر کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے۔ جیتنے والی ان خواتین میں سابق اسپیکر قومی اسمبلی فہمیدہ مرزا بھی شامل ہیں، وہ ملک میں عام انتخابات میں ایک ہی نشست سے مسلسل پانچویں بار کامیابی حاصل کرنے والی پہلی خاتون رہنما ہیں۔ انھوں نے بدین سے قومی اسمبلی کی نشست این اے 230 سے پاکستان پیپلز پارٹی کے حاجی رسول بخش چانڈیو کو شکست دی۔ خیال رہے کہ ان انتخابات میں 105 خواتین کو مختلف سیاسی جماعتوں نے ٹکٹ دیئے تھے۔ جبکہ 66 نے بطور آزاد امیدوار انتخابات میں حصہ لیا تھا۔ پیپلز پارٹی نے سب سے زیادہ 19 خواتین کو پارٹی ٹکٹ دیئے تھے جن میں سندھ میں 05، پنجاب میں 11 اور خیبر پختونخواہ میں تین خواتین امیدوار تھیں۔ پاکستان میں انتخابی عمل کا جائزہ لینے کے لیے آئے یورپی یونین کے مبصرین کے مطابق خواتین امیدواروں کی تعداد تو زیادہ ہوئی لیکن ان امیدواروں کو میڈیا میں کوئی خاص جگہ نہیں دی گئی۔ جبکہ سرکاری اور نجی میڈیا نے بڑے پیمانے پر ایسی تشہیر بھی نہیں کی جس سے انہیں اس تمام عمل میں خواتین کی شرکت کے لیے حوصلہ افزائی کی جا سکے۔ قومی اسمبلی کی نشستوں کے لیے 2013 کے مقابلے میں خواتین امیدواروں کی تعداد میں تو نو فیصد اضافہ ہوا لیکن یہ بھی معلوم ہوا کہ بیشتر سیاسی جماعتوں نے ان حلقوں میں خواتین کو ٹکٹ دیے تھے جہاں سے ان کے جیتنے کے امکانات نہایت کم تھے۔ دوسری جانب خیبر پختونخواہ اور پنجاب کے کم از کم آٹھ حلقوں میں خواتین کو ووٹ ڈالنے کی اجازت نہ ملنے کی شکایات بھی موصول ہوئی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق متعدد خواتین امیدواروں نے انتخابی مہم کے دوران جسمانی اور زبانی ہراساں کیے جانے کے الزامات بھی لگائے ہیں۔ سخت گرمی اور انتخابی عمل میں سست روی کے باوجود خواتین کی بڑی تعداد پولنگ سٹیشنوں پر موجود تھی۔ جھنگ سے قومی اسمبلی کے حلقہ این اے 115 سے تحریک انصاف کی غلام بی بی بھروانہ نے آزاد امیدوار محمد احمد لدھیانوی کے مقابلے میں بڑی کامیابی حاصل کی۔ انہوں نے احمد لدھیانوی کے 68 ہزار 616 ووٹوں کے مقابلے میں 91 ہزار 343 ووٹ جیتے۔ وہ اس سے پہلے مسلم لیگ ن اور مسلم لیگ ق کے ٹکٹس پر بھی دو بار قومی اسمبلی کی رکن رہ چکی ہیں۔ ڈیرہ غازی خان سے قومی اسمبلی کے حلقے این اے 191 سے پاکستان تحریک انصاف کی زرتاج گل نے ن لیگ کے مضبوط امیدوار سردار اویس احمد خان لغاری کو شکست دی۔ انہوں نے اویس لغاری کے 54 ہزار ووٹوں کے مقابلے میں 79 ہزار ووٹ حاصل کیے۔ اسی طرح ٹھٹھہ سے شمس النسا نے ارسلان بخش بروہی کو شکست دی جبکہ نفیسہ شاہ نے خیر پور سے کامیابی حاصل کی۔ اسی طرح این اے 216 سے شازیہ جنت مری نے بھی کامیابی حاصل کی ہے۔

(بشکریہ: بی بی سی اردو)

اثاثوں کی جاری تفصیلات، اہم پیش رفت

اسلام آباد نگراں وزیر اعظم اور دیگر نگراں وزرائے اعلیٰ کے اثاثوں کی جو اطلاعات میڈیا میں آئیں وہ خاصی چشم کشا تھیں جنھیں شفاف الیکشن کی سمت نگرانوں کی طرف سے بلاشبہ تازہ ہوا کا ایک جھونکا قرار دیا جاسکتا ہے، یہ پیش رفت اہمیت کی حامل ہے۔ الیکشن کمیشن اور ریاستی اداروں نے اس ضمن میں پورا ہوم ورک کیا اور آیندہ الیکشن کے حوالہ سے اہم حقائق پہلی بار انتخابی افق پر نمودار ہوئے ہیں جو فرسودہ سیاسی رویوں اور مذموم سیاسی تکلفات سے مثبت انحراف کی علامت ہیں۔ ذرائع کے مطابق الیکشن کمیشن آف پاکستان نے نگران وزیر اعظم اور وزرائے اعلیٰ کے اثاثوں کی تفصیلات جاری کردی ہیں۔ منگل کو الیکشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے جاری کردہ نگران وزیر اعظم اور وزرائے اعلیٰ کے اثاثوں کی تفصیلات کے مطابق نگران وزیر اعظم جسٹس (ر) ناصر الملک کے نام پر پاکستان میں 14 جائیدادیں موجود ہیں جب کہ وہ، ان کی اہلیہ سنگاپور اور برطانیہ میں جائیدادوں کی مالک ہیں۔ دستاویزات کے مطابق نگران وزیر اعظم جسٹس (ر) ناصر الملک نے اپنے اثاثوں میں سوات میں 8 مختلف اراضیاں، جو گفٹ ظاہر کی گئی ہیں، ان میں 45 دکانیں بھی شامل ہیں جب کہ پشاور کی اراضی والد کی جانب سے تحفہ ظاہر کی گئی ہے، نگران وزیر اعظم کے پاس وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں 3 پلاٹس ہیں، ان میں سیکٹر ڈی 12 اور جی 14 میں ایک، ایک کنال کے رہائشی پلاٹ جب کہ بحریہ انکلیو اسلام آباد میں 2 کنال کے پلاٹ کی قیمت 1 کروڑ 10 لاکھ روپے سے زائد ہے۔ ان جائیدادوں کے باوجود نگران وزیر اعظم 3 لاکھ 80 ہزار ڈالر کے مقروض نکلے ہیں، ناصر الملک کے اثاثوں میں 31 لاکھ روپے کے زیورات اور 65 لاکھ روپے مالیت کا فرنیچر بھی شامل ہے۔ الیکشن کمیشن کے مطابق نگران وزیر اعلیٰ پنجاب حسن عسکری کے پاس 70 لاکھ مالیت کا گھر ہے، نگران وزیر اعلیٰ پنجاب کے پاس 9 لاکھ 30 ہزار روپے کے کیش، پرائز بانڈز ہیں۔ 1 کروڑ روپے کا بینک بیلنس ہے، نگران وزیر اعلیٰ پنجاب 2 کروڑ روپے کے اثاثوں کے مالک ہیں جب کہ نگران وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا جسٹس ریٹائرڈ دوست محمد کا اسلام آباد میں 1 کروڑ 97 لاکھ روپے مالیت کا گھر ہے، ان کے پاس 15 لاکھ 25 ہزار روپے مالیت کا پلاٹ ہے، ان پلاٹوں کی مالیت انتہائی کم ظاہر کی گئی۔ نگران وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کے جی 14 اسلام آباد میں ایک کنال کے پلاٹ کی مالیت 4 لاکھ روپے ہے۔ ان کے پاس جی 17 اسلام آباد میں ایک کنال پلاٹ کی مالیت صرف 69 ہزار روپے ظاہر کی گئی، اسلام آباد میں 80 لاکھ روپے مالیت کا پلاٹ ہے، اس کے علاوہ ان کے پاس 35 لاکھ روپے کیش، ایک کروڑ 27 لاکھ روپے کا بینک بیلنس ہے۔ نگران وزیر اعلیٰ کے پی کے کے پاس 23 ہزار روپے کے پرائز بانڈز بھی ہیں۔ اس کے علاوہ انھوں نے ایک کروڑ 31 لاکھ روپے کی سالانہ آمدن بتائی ہے۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ملک کی انتخابی تاریخ میں مذکورہ اثاثوں کا اعلان نئے جمہوری عوامل کی پیش قدمی کی نشاندہی کرتے ہیں کیونکہ ماضی کے بیشتر جمہوری اور آمر حکمراں لکیر کے انتظامی فقیروں کی طرح آتے اور جاتے رہے قوم کو نجات دہندوں کی نرگسیت میں مبتلا کیا گیا، ووٹ کی حرمت خاک میں ملتی رہی اور ڈان بہتا رہا۔ کہا جاتا ہے کہ سیاسی اشرافیہ، انتخابی ادارے، ریاستی مشینری اور اسٹیبلشمنٹ خود کو احتساب اور جوابدہی کے کسی شفاف سسٹم کے پابند نہیں سمجھتے تھے، ایک رعونت تھی جو جمہوری نظام کی رگوں میں گندے خون کی طرح دوڑتی پھرتی تھی، یہی وجہ ہے کہ شفاف اور جوابدہ جمہوری اور قانون کی حکمرانی ہمیشہ سے دیوانے کا خواب ہی رہی مگر اب حالات بدل چکے ہیں، نگراں انتظامیہ نے صائب روایت کی بنیاد رکھی ہے۔ سماجی اور معاشی منظر نامہ بدلا جانا ناگزیر ہوگیا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ نگران حکومت کے دیگر وزرائے اعلیٰ اور وزراء نے الیکشن کمیشن کے احکامات پر عمل نہیں کیا۔ ناصر الملک، شمشاد اختر، اعظم خان، دوست محمد اور حسن عسکری کے علاوہ کسی نے تفصیلات نہیں دیں۔ الیکشن کمیشن نے نگران وزرائے اعلیٰ اور کابینہ کو یاد دہانی کا خط لکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ خط میں فوری طور پر اثاثوں کی تفصیلات جمع کرانے کا کہا جائے گا۔ ذرائع کے مطابق حلف اٹھانے کے 3 روز کے اندر اثاثوں کی تفصیلات جمع کرانا لازمی ہوتا ہے۔

(بشکریہ: ایکسپریس اردو)

کیا پولنگ سٹاف نے دھاندلی کی؟

اقبال عابد

ایسے سوالات کے جواب کون دے سکتا ہے؟ انتخابی عملہ۔ انتخابی عملہ تقریباً اساتذہ پر مشتمل تھا۔ مجھے بھی طبقہ اساتذہ میں شامل ہونے کا اعزاز ہے۔ 31 سال سروس ہوچکی ہے۔ ہرالیکشن میں ڈیوٹی کی ہے۔ جب سکول سائیڈ پر تھا تو اے پی او اور 1997 سے کالج سائیڈ پر پریزائیڈنگ کے طور پر۔ دو بار ماسٹر ٹرینرز کے طور پر کام کیا ہے۔ گزشتہ الیکشن اور اس بار پولنگ سٹاف کو ٹریننگ دی۔ دونوں دفعہ تین تین دن کی ٹریننگ لی بھی۔ تھوڑی سی تفصیل اس لیے بتائی ہے کہ پڑھنے والوں کو اندازہ ہوسکے کہ کوئی نیا بندہ نہیں ہوں۔ مجھے کسی سے کچھ لینا دینا نہیں مگر اساتذہ کی غیر جانب داری اور ایمانداری پر انگشت نمائی ہو رہی ہو تو خاموش نہیں رہ سکتا۔

عزت مآب اساتذہ کے علاوہ مختلف محکموں کے ذی وقار اہل کاروں نے شدید گرمی اور سانس دوبھر کر دینے والی حبس میں ٹریننگ لی۔ دو دو دن کی ٹریننگ دی گئی اس بار۔ ایک ایک بات سکھائی گئی۔ عملی مشقیں ہوئیں۔ پھر پریزائیڈنگ صاحبان نے آر او کے دفتر سے خود آرڈر وصول کیے۔ اپنے عملہ کو آرڈر دیے۔ آر۔ او دفتر سے مسلسل رابطہ رہا۔ موبائل بند رکھنے سے منع کیا گیا اور آر او آفس سے آنے والی کال کو فوراً اٹنڈ کرنے کے احکامات کی وجہ سے ہر وقت الرٹ رہے۔ اسٹیشن یعنی اپنا علاقہ نہ چھوڑنے کا حکم ہوا تھا، کئی شادی غمیاں چھوڑ دیں۔ ایک دن حلف اٹھانے گئے۔ باقاعدہ حلف اٹھایا۔ زبانی بھی تحریری بھی۔ ایمانداری غیر جانبداری اور شفافیت کا حلف۔ فرض شناسی کی قسم سامان وصول کرنے کے لیے پسینے میں شرابور مختلف کاونٹرز پر قطاروں میں لگے رہے۔ دوپہر سہ پہر اپنے اپنے پولنگ اسٹیشن پہنچے۔

اکثر اس دن کا کھانا بھی نہ کھا سکے۔ رات گئے تک انتظامات کرتے رہے۔ سارا دن چیخ چیخ سنتے رہے۔ بے سروپا اعتراضات کو بھی مہر آمیز طریقے سے نمٹاتے رہے۔ رات گئے تک بلکہ کئی تو 26 کی صبح تک مختلف کاونٹرز پر سامان اور رزلٹ جمع کرانے کے لیے خوار ہوتے رہے۔ یہ سب کچھ چند ہزار روپوں کے لیے تھا؟ ہرگز نہیں۔ اس بنیادی تصور کو سمجھ لینے کے بعد اب آتے ہیں سوالات کی طرف۔ انتخابی عملہ نے ہرگز ہرگز دھاندلی نہیں کی۔ ہر بوتھ پر ہر امیدوار کا ایک ایجنٹ بیٹھتا ہے۔ اگر کسی پولنگ اسٹیشن پر چار بوتھ ہوں تو چار ایجنٹ ہوں گے۔ قاعدہ یہ ہے کہ گنتی کے وقت ہر امیدوار کا ایک ایک ایجنٹ بیٹھے۔ یہ صوابدید بھی ایجنٹس کی ہے کہ دو تین یا چار میں سے کس نے بیٹھنا ہے۔ یہ جو کہا جا رہا ہے کہ ایجنٹس کو باہر نکال دیا گیا، اس سے مراد یہ ہے کہ ہر امیدوار کا ایک ایجنٹ گنتی کے وقت کمرے میں گنتی کے عمل کو بغور دیکھنے کے لیے بیٹھے گا اور باقی باہر تشریف لے جائیں گے۔ منطقی اعتبار سے بھی یہ بالکل درست ہے۔ اگر دس امیدوار ہوں اور چار بوتھ ہوں تو گنتی والے کمرے میں چالیس ایجنٹس ہو جائیں گے۔ ایک ایک ایجنٹ ہو تو دس۔

اب آجائیں فارم 45 کی طرف۔ ہم نے پوری ٹریننگ میں اس پر سب سے زیادہ فوکس کیا ہے۔ بار بار گنتی کرنے کے بعد اسے پر کیا جاتا ہے۔ اس فارم کے اندر کاربن ہوتا ہے۔ اگر اس کی بیس کاپیاں تیار کرنی ہوں تو پانچ سیٹ الگ الگ تیار کرنا پڑتے ہیں کیونکہ چار فارمز کے بعد نیچے والے فارمز تک لکھائی واضع نہیں ہوتی۔ اگر امیدوار 8 سے زیادہ ہوں تو پھر ہر فارم دو صفحات پر مشتمل ہو جاتا ہے۔ اس طرح کام کو مزید ڈبل کر لیں۔ قومی اسمبلی کے بعد صوبائی اسمبلی کا کام اسی طرح سے کیا جاتا ہے۔ سارا دن ہنگامہ خیز اور شدید اضمحلال وضطراب اوپر سے شدید گرمی۔ تھکاوٹ۔ فارم پر کرتے دیر ہو جاتی ہے۔ ایجنٹس تعجیل اور عجلت کا شکار ہوتے ہیں۔ کمرے کو کنڈی اس لیے لگائی جاتی ہے کہ وہ باہر جا کر رزلٹ بتا دیتے ہیں اور ڈھول ڈھمکے نعرے شروع ہو جاتے ہیں۔ کام کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ فارم تیار کر کے ہر امیدوار کے ایک ایک ایجنٹ کو دیا جاتا ہے جو اس وقت وہاں موجود ہوتے ہیں۔

تین تین فارم ٹیمپر ایویڈنٹ بیگز میں ڈال کر آر او اور الیکشن کمیشن کے نمائندوں کو دیے جاتے ہیں اور بیگز میں ڈال کر بیگ کو الگ سے سیل کیا جاتا ہے۔ اس میں تبدیلی کا امکان صفر ہے۔ اس دفعہ الیکشن کمیشن کے انتظامات نے دھاندلی کے ہر امکان کا دروازہ بند کر دیا تھا۔ فوج کی موجودگی اس عمل کی شفافیت غیر جانب داری اور ایمانداری کی بہترین ضامن تھی۔ امن وامان برقرار رکھنے کے لیے اور ہماری حفاظت کے لیے آرمی کا ہونا بہت معاون رہا۔ پاکستان کے باشعور لوگو! ہم معماران قوم ہیں۔ ہم نے اپنی اپنی نظریاتی وابستگیوں کو بالائے طاق رکھ کے پوری ایمانداری سے انتخابی عمل کے اس اہم فریضے کو انجام دیا ہے۔ اس کے باوجود اگر یہ کہا جائے اور میرے عزت مآب رفقائے کار اور میرے ٹرینیز پر انگلی اٹھائی جائے تو مجھے شدید دکھ ہوتا ہے۔ (بشکریہ: ہم سب)

جہد حق پڑھنے والے توجہ کریں

- آپ نے اس شمارہ کا مطالعہ کیا۔

جو خامیاں / کمزوریاں آپ کو نظر آئی ہوں۔ ان کی نشاندہی خط کے ذریعے سے کیجئے۔

- آپ بھی اپنے علاقے میں ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی رپورٹ / اطلاع ہمیں اس رسالہ میں چھپنے والا رپورٹ فارم پُر کر کے بذریعہ ڈاک روانہ کر سکتے ہیں۔ حقائق اچھی طرح سے تصدیق کر کے لکھیں۔

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق

''ایوان جمہور'' 107 - ٹیپو بلاک،

نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور

HRCP کارکن متوجہ ہوں

''جہد حق'' کے لیے رپورٹ فارم کے مطابق کوائف پر مبنی رپورٹیں، خبریں، تصاویر اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے متعلق دیگر مواد مہینے کے تیسرے ہفتے تک پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کے مرکزی دفتر میں پہنچ جانا چاہیے تاکہ یہ اگلے شمارے میں شائع کیا جاسکے۔

جہد حق کا تازہ شمارہ اور پچھلے شمارے ویب سائٹ پر موجود ہیں۔ پتہ:

www.hrcp-web.org

عمران خان کو معلق پارلیمنٹ میں ووٹ کی عزت کا علم ہونے کو ہے

سید مجاہد علی

تین دن کی تاخیر کے بعد بالآخر الیکشن کمیشن آف پاکستان نے ملک میں 25 جولائی کو منعقد ہونے والے انتخابات کے نتائج کا غیر حتمی اور غیر سرکاری اعلان کردیا ہے۔اس طرح اس بات کی تصدیق کی گئی ہے کہ صرف سندھ اور خیبر پختون خوا اسمبلیوں میں بالترتیب پیپلز پارٹی اور پاکستان تحریک انصاف نے واضح اکثریت حاصل کی ہے۔قومی اسمبلی کے علاوہ پنجاب اسمبلی اور بلوچستان اسمبلی میں کسی ایک پارٹی یا سیاسی اتحاد کو واضح اکثریت حاصل نہیں ہوسکی ہے۔تحریک انصاف نے اگرچہ انتخابات میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اور وہ قومی اسمبلی کی سب سے بڑی پارٹی بننے کے علاوہ پنجاب میں بھی مسلم لیگ (ن) کی ٹکر پر نشستیں حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئی ہے۔لیکن مرکز اور پنجاب میں حکومت بنانے کے لئے اسے آزاد حیثیت میں کامیاب ہونے والے ارکان کے علاوہ متعدد چھوٹی پارٹیوں کے ساتھ مل کر حکومت سازی کرنی پڑے گی۔اس طرح دیکھا جائے تو انتخابات سے پہلے معلق پارلیمنٹ کا جو اندیشہ ظاہر کیا جارہا تھا، وہ درست ثابت ہؤا ہے۔واضح اکثریت نہ رکھنے کی وجہ سے تحریک انصاف کو مرکز اور پنجاب میں اپنی حکومتوں کو برقرار رکھنے کے لئے چھوٹی پارٹیوں کے نازنخرے برداشت کرنا پڑیں گے اور ان کے تقاضوں کو پورا کرنا ہوگا۔یہ چھوٹے گروہ کسی سیاسی بحران کی صورت میں عمران خان کی وزارت عظمیٰ کے لئے خطرہ بھی ثابت ہوسکتے ہیں۔

پنجاب کی صورت حال ابھی واضح نہیں ہے۔وہاں مسلم لیگ (ن) کو 129 نشستوں کے ساتھ سب سے بڑی پارٹی ہونے کا اعزاز حاصل ہؤا ہے اور وہ بہرصورت پنجاب میں حکومت سازی کے لئے کسی بھی حد تک جانے کو تیار بھی ہوگی۔لیکن موجودہ حالات میں سب سے بڑی پارٹی ہونے کے باوجود مسلم لیگ (ن) کے لئے پنجاب میں حکومت قائم کرنا مشکل دکھائی دیتا ہے۔اس کی سب سے بڑی وجہ تو یہی ہے کہ تحریک انصاف، مسلم لیگ (ن) کو موقع دینے کی بجائے خود حکومت سازی کرنے کا اعلان کررہی ہے۔ بلکہ پارٹی کے کئی سورما قائدین نے وزیر اعلیٰ پنجاب بننے کے لئے تگ و دو بھی شروع کردی ہے۔یہ خبریں سامنے آرہی ہیں کہ عمران خان مرکز میں اپنی پوزیشن مستحکم کرنے کے لئے قومی اور صوبائی نشستوں سے بیک وقت منتخب ہونے والے اراکین سے کہہ رہے ہیں کہ وہ صوبائی کی بجائے قومی نشست کو ترجیح دیں لیکن ملک کے سب سے بڑے صوبے کی وزارت اعلیٰ کا نشہ اور شوق اس وقت باقی سب ہدایات پر حاوی دکھائی دے رہا ہے۔مسلم لیگ (ن) آزاد ارکان اور چھوٹی پارٹیوں کو ساتھ ملا کر پنجاب میں کمزور ہی سہی حکومت بنانے کی شدید خواہش کا اظہار کرچکی ہے لیکن اس کے امکانات محدود ہیں۔ پاکستان تحریک انصاف کو مسلم لیگ (ن) کی 129 نشستوں کے مقابلے میں 123 سیٹیں حاصل ہوئی ہیں۔ انتخابات کے دوران تحریک انصاف کے ساتھ سیٹ اڈجسٹمنٹ کرنے والی مسلم لیگ (ق) کو بھی سات نشستوں پر کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس طرح تکنیکی لحاظ سے تحریک انصاف کو نواز لیگ کے مقابلے میں حکومت سازی کے لئے برتری حاصل ہے۔گو کہ یہ خبریں بھی گردش میں ہیں کہ مسلم لیگ (ق) اس تعاون کی قیمت اپنے حجم اور حصہ سے بڑھ کر ملنے کی توقع لگائے ہوئے ہے۔تاہم پنجاب میں آزاد حیثیت میں منتخب ہونے والے 29 ارکان فیصلہ کن رول ادا کریں گے۔آزاد ارکان کی پہلی ترجیح اختیار ہوتا ہے۔صوبے کی حد تک تو وہ کسی بھی پارٹی کے ساتھ مل کر حکومت کا حصہ بن سکتے ہیں لیکن تحریک انصاف چونکہ مرکز میں بھی حکومت بنانے والی ہے۔اس لئے اقتدار کے لئے تن من دھن کی بازی لگانے والے ان ’جان نثاروں‘ کی پہلی اور فطری ترجیح تحریک انصاف ہی ہوگی۔

مسلم لیگ (ن) اس وقت پنجاب میں اپنے اقتدار کو بچانے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہی ہے۔شہباز شریف کو لگتا ہے کہ ان کی مصالحانہ سیاست کا صلہ اسی صورت میں دیا جاسکتا ہے جب پنجاب میں ان کا اقتدار محفوظ رہنے دیا جائے۔ شہباز شریف کو اپوزیشن میں بیٹھنے کا کوئی عملی تجربہ بھی نہیں ہے۔وہ قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر کے طور بھی مس فٹ ہی ہوں گے۔شہباز شریف پنجاب حکومت بچانے کے لئے جہاں سے امداد حاصل کرنا چاہ رہے ہیں، وہ حلقے ایک شکست خوردہ لیڈر کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے مرکز میں اقتدار سنبھالنے والی پارٹی اور لیڈر کو بے مقصد ناراض کرنے کا خطرہ مول نہیں لیں گے۔اگر چہ یہ اندازہ بھی قائم کیا جاسکتا ہے کہ اگر اسٹیبلشمنٹ حکومتیں بنوانے میں کوئی کردار ادا کرنے کی خواہش رکھتی ہے اور وہ چاہتی ہے کہ مستقبل میں مرکز اور صوبوں میں بننے والی حکومتوں کے ساتھ تصادم کی صورت پیدا نہ ہو تو وہ مرکز کی حکومت کو دباؤ میں رکھنے کے لئے پنجاب میں اس کے مخالف گروہ کو حکومت دلوا سکتے ہیں۔ اس قیاس کے تحت ایسی صورت میں آزاد ارکان تحریک انصاف کی بجائے مسلم لیگ (ن) کے ساتھ شامل ہوسکتے ہیں۔لیکن موجودہ حالات میں اس کا امکان بہت کم ہے۔مسلم لیگ (ن) کو اگر اسٹیبلشمنٹ کی درپردہ طاقت نے مسترد کیا ہے تو عوام نے بھی 25 جولائی کو مسلم لیگ (ن) کو چیلنج کرنے والی سب سے بڑی پارٹی تحریک انصاف کو کامیاب کروانے کے لئے ووٹ دیا ہے۔اس صورت میں بھلے مسلم لیگ (ن) کو پنجاب اسمبلی میں رسمی اکثریت حاصل ہے لیکن اسے اپوزیشن میں بیٹھ کر حکومت کی نگرانی کرنے کے کام کا آغاز کرنا چاہئے۔ یوں بھی ماضی کے تجربات کی روشنی میں اگر مرکز اور پنجاب میں مختلف پارٹیوں کی حکومتیں ہوں تو قومی معاملات تعطل کا شکار ہوتے ہیں اور ہر اہم مسئلہ پر اتفاق رائے پیدا کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ماضی کے اس تجربہ کی روشنی میں تحریک انصاف پنجاب میں حکومت بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کے لئے تیار ہوگی تاکہ مسلم لیگ (ن) کو یہ اہم صوبائی حکومت دے کر اسلام آباد کے لئے غیر ضروری مسائل کا تدارک کیا جاسکے۔

پنجاب اسمبلی کے برعکس قومی اسمبلی کی صورت حال زیادہ گنجلک اور دلچسپ ہے۔غیر حتمی نتائج کے مطابق قومی اسمبلی میں تحریک انصاف کو 115 نشستیں حاصل ہوئی ہیں۔اسے اکثریت کے لئے 272 کے ایوان میں سے کم از کم 137 ارکان کی حمایت حاصل ہونی چاہئے۔ستم ظریفی یہ ہے کہ ایسے موقع پر اکثریتی پارٹیوں کا سہارا بننے والے آزاد ارکان اس بار قومی اسمبلی میں فیصلہ کن تعداد حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔کل تیرہ ارکان آزاد حیثیت میں قومی اسمبلی کے رکن بنے ہیں۔اگر وہ سب بھی تحریک انصاف میں شامل ہوجائیں تو بھی پارٹی کو سادہ اکثریت حاصل کرنے کے لئے مزید دس ارکان کی حمایت درکار ہوگی۔اس صورت میں شیخ رشید کی عوامی مسلم لیگ اپنی واحد نشست کے ساتھ عمران خان کا ساتھ دے گی۔شیخ صاحب اس کے بدلے میں اپنی مرضی کی وزارت کے امیدوار بھی ہوں گے۔اس کے علاوہ مسلم لیگ (ق) کی چار، بلوچستان عوامی پارٹی کی دو اور سندھ کے گرینڈ نیشنل الائینس کی دو نشستیں ملا کر بھی واضح اکثریت حاصل کرنا محال ہوگا۔اسی لئے جہانگیر ترین متحدہ قومی موومنٹ پاکستان کی مدد حاصل کرنے کے لئے کراچی پہنچے ہیں۔قومی اسمبلی میں اکثریت کے حوالے سے یہ بات بھی اہم ہے کہ متعدد نشستوں پر دوبارہ ووٹ گننے کی درخواستیں منظور کی جاچکی ہیں اور یہ ری کاؤنٹ شروع ہورہا ہے۔اس سے بھی قومی اسمبلی میں تحریک انصاف کی اکثریت متاثر ہوسکتی ہے۔اس کے علاوہ ایک سے زیادہ نشستوں پر کامیاب ہونے والے ارکان صرف ایک ایک نشست پر ہی حلف اٹھا سکتے ہیں۔خالی ہونے والی نشستوں پر ضمنی انتخاب کے ذریعے ارکان چنے جائیں گے۔یہ بات حتمی طور سے کہنا مشکل ہے کہ تحریک انصاف تمام خالی کی ہوئی نشستوں کو دوبارہ بھی جیت سکے گی۔اکثریت حاصل کرنے کے لئے ایک ایک نشست کا حساب کرنے والی جماعت کے لئے یہ صورت حال خوشگوار اور اطمینان بخش نہیں ہوگی۔

ایسی صورت میں پنجاب یا قومی سطح پر مسلم لیگ (ن) میں سینڈھ لگاتے ہوئے فارورڈ بلاک بنوا کر تحریک انصاف کو ریلیف فراہم کرنے کی کوئی کوشش ملک میں سیاسی طوفان کا پیش خیمہ بنے گی۔اس وقت جو لوگ انتخابات کے بارے میں شبہات کے باوجود ’ووٹ کو عزت دو‘ کے نام پر عمران خان کے حق حکومت کی حمایت کر رہے ہیں، وہ بھی عوامی رائے کو تبدیل کرنے کی ایسی کسی بھی کوشش کو مسترد کرنے میں حق بجانب ہوں گے۔ (بشکریہ: ہم سب)

پشتون قوم پرست جماعتیں کیوں ہاریں؟

عبدالباری مندو خیل

مجموعی طور پر اگر دونوں پارٹیوں کی بات کی جائے تو ملکی حالات اور ان کے خلاف چلی سیاسی فضاء اپنی جگہ لیکن حلقوں میں یہ خیال بھی زور پکڑتا جا رہا ہے کہ ہماری جماعتوں میں ری اینونٹ کی صلاحیت موجود ہی نہیں۔ان کے پاس قوم کو لیڈ کرنے کی صلاحیت میں انجماد اور وژن کا فقدان ان کی ٹیلنٹ سے روگردانی ہے۔وہ ایک وژنری کارکن کو آگے لانے سے اپنی روایتی قیادت کو خطرے میں محسوس کر رہے ہیں۔ان کے پاس پاکستان کے آئینی اور ریاستی ڈھانچے میں ایک موثر سیاست کا کوئی خاکہ نہیں ہے۔پارٹیوں کے عہدوں پر موت تک قابض اپنی سیاست کو قومی سیاست اور مفادات سے اہم سمجھتے ہوئے تحریکوں کو ناکامی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔اور شاید یہی وہ سوچ ہے۔جس نے پشتون تحفظ موومنٹ کو جنم دیا۔جس کے پیچھے لاکھوں پشتون کھڑے ہوگئے۔۔

حالیہ انتخابات میں پاکستان تحریک انصاف دوسری ملکی پارٹیوں پر وفاق میں واضح برتری کے بعد وفاق سمیت دو صوبوں خیبر پختونخوا اور پنجاب میں حکومت بنانے کے پوزیشن میں ہے۔ اور درکار نشستوں کو پورا کرنے کے لئے آزاد امیدواروں اور پارٹیوں سے رابطے کر رہی ہے۔لیکن ان انتخابات کے نتائج ملک کی تقریباً آٹھ سیاسی جماعتوں میں مسلم لیگ (ن)، پیپلز پارٹی، عوامی نیشنل پارٹی، جمعیت علمائے اسلام، پشتونخوا میپ، قومی وطن پارٹی، جماعت اسلامی اور ایم کیو ایم نے انتخابات کے نتائج مسترد کرتے ہوئے اسے دھاندلی قرار دیا ہے۔اس کے لیے انہوں نے اسلام آباد میں آل پارٹیز کانفرنس بھی بلائی۔لیکن وہ اپنی آواز کو کس انداز سے موثر اٹھا بھی سکیں گے یا نہیں۔اس کا تھوڑا انتظار کرتے ہیں۔

یہاں ہم اصل موضوع کی طرف آتے ہوئے قوم پرست جماعتوں اے۔این۔پی اور پشتونخوا میپ کے ہارنے کا جائزہ لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ان دونوں کے ہارنے کے وجوہات الگ الگ ہیں۔ پہلے اے۔این۔پی کی بات کرتے ہیں۔عوامی نیشنل پارٹی 2008 سے 2013 تک وفاق میں پیپلز پارٹی کی اتحادی اور پختونخوا میں حکمران جماعت رہی۔اور اسی دوران طالبان نے انکا پیچھا کرتے ہوئے رکن صوبائی اسمبلی بشیر بلور اور افتخار حسین کے اکلوتے بیٹے سمیت تقریباً500 کارکن بھی شہید کیے۔

طالبان نے ان کے گھروں، حجروں، جلسوں اور جنازوں کو معاف نہیں کیا۔لیکن اس کے باوجود انہوں نے 18ویں آئینی ترمیم کے ساتھ ساتھ خصوصاً تعلیم پر قابل تعریف کام کیا۔2013 کے جنرل الیکشن میں طالبان نے زور پکڑتے ہوئے پورے ملک میں صرف اے۔این۔پی کو نشانہ بنایا۔الیکشن کمپین کے لئے انہیں گھروں میں محصور کیے رکھا۔اور وہ مجبوراً گھروں سے جلسوں میں ٹیلفونک خطاب کرتے رہے۔ حالانکہ پاکستان تحریک انصاف سمیت دیگر تمام پارٹیاں اسی صوبے اور ملک میں کھلم کھلا اپنی سیاسی سرگرمیوں میں مصروف رہیں جس کے نتیجے میں اے۔این۔پی کی شکست یقینی تھی۔اور پی ٹی آئی کو آسانی سے وہاں حکومت کا موقع مل گیا۔

2013 کے بعد 2018 کے انتخابات میں اے۔این۔پی کے ساتھ وہی عمل دہرایا گیا۔وہی طالبان، وہی دھمکیاں، وہی حالات جس کے نتیجے میں شہید بشیر بلور کے بیٹے اور پارٹی کی جانب سے صوبائی اسمبلی کے لیے نامزد امیدوار ہارون بلور کو انتخابی کمپین کے دوران ایک خودکش حملے میں دیگر 60 کے قریب کارکنوں کو شہید کیا گیا۔اور اس طرح سے ان کا راستہ روک کر پی ٹی آئی کے لئے طالبان نے جیت کا راستہ مسلسل دوسری مرتبہ ہموار کر دیا ہے۔

اسکے علاوہ اے۔این۔پی کے صدر اسفندیار ولی خان نے 27 جولائی کو پریس کانفرنس میں فوج اور نگران حکومت پر بھی مبینہ دھاندلی کا الزام لگا چکے ہیں۔ایسے حالات جن میں اے۔این۔پی کی قیادت خود دہشت گردی کی زد میں ہوں تو انہیں اپنی ہار کا کس طرح ذمہ دار ٹھہرایا جاسکتا ہے۔اور دوسری بات وہ یہ کہ 2018 کے انتخابات سے قبل وہ اقتدار میں تھی ہی نہیں۔ہاں البتہ کچھ ایسے ایشوز تھے۔جیسے سی۔پیک میں پشتونوں کے مفادات کا تحفظ اور پشتون تحفظ موومنٹ میں عوام کے توقعات پر پورا اترنے میں ناکام رہے ہوں۔اس کے علاوہ پارٹی کے اندر کارکنان کی ناراضگی اور اندرونی اختلافات بھی وجہ ہوسکتی ہے۔ان کی طرز سیاست پر ان سے ان کے سپورٹرز اور کارکنان کا اختلافات ان کی ناکامی کے وجوہات میں آسکتا ہے۔

جہاں تک پشتونخوا میپ کی بات ہے۔تو یہ پارٹی تاریخ میں 1990 کے انتخابات کے بعد کامیابی کے بعد پہلی مرتبہ 2013 کے انتخابات میں بلوچستان میں 14 صوبائی سیٹیں، 3 قومی اسمبلی اور تین سینٹ کے نشتوں کے ساتھ نہ صرف بلوچستان میں مخلوط حکومت بنانے اور اہم وزارتیں لینے میں کامیاب ہوگئی۔ بلکہ گورنر بھی ایک طرح سے ان کا اپنا تھا۔اس کے علاوہ بلدیاتی انتخابات میں کوئٹہ میئرشپ سمیت دیگر اضلاع میں بلدیاتی اقتدار بھی ان کے ہاتھ میں آ گیا۔ وفاق میں مسلم لیگ (ن) سے اتحادی پارٹی کی حیثیت سے جڑے رہے۔عوام کو اس سے بڑی امیدیں تھیں کہ وہ نظریہ کے مطابق بلا امتیاز ان کی خدمت کریں گے۔لیکن ان چھوٹے موٹے عوامی گلوں شکوؤں سے بالاتر پشتونخوا میپ پر سب سے بڑی تنقید تب کی گئی جب سی۔پیک میں پشتونوں کو نظرانداز کیا گیا۔تو پارٹی موقف اس پر واضح طور پر تقسیم ہوتا نظر آیا۔

محمود خان اچکزئی مغربی روٹ کے حق میں آواز اٹھانے کی بجائے مسلم لیگ نواز کا موقف اپنائے ہوئے تھے۔اور پارٹی کے صوبائی صدر مغربی روٹ کے لئے سینٹ میں صدائے حق بلند کرتے رہے۔لوگوں کو روزگار کی فراہمی میں ناکامی اس پارٹی کی ناکامی کی ایک سبب بنی۔ اقتدار میں آنے کے بعد پارٹی کے اندرونی اختلافات بھی کھل کر سامنے آگئے۔جس کے نتیجے میں زیارت، لورالائی کوئٹہ سمیت دیگر کئی علاقوں میں پارٹی فیصلوں کے برعکس لوگوں نے آزاد حیثیت میں انتخابات لڑے۔اور ان کا ووٹ بری طرح تقسیم ہوا۔اقربا پروری کے الزامات نے ان کے کارکنان کو نالاں کیے رکھا۔جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پانچ سال اقتدار میں رہنے کے باوجود وہ پارٹی کو مضبوط کرنے کے بجائے اپنے ہاتھ سے کمزور کر گئے۔جس کا اعتراف پشتونخوا میپ کے اہم رہنما نواب ایاز خان جوگیزئی اقتدار کے دوران بار بار جلسوں، اور اخباری بیانات کے ذریعے کرتے رہے۔اگرچہ پارٹی سربراہ اسفندیار ولی خان کیطرح پارٹی کی ناکامی دھاندلی کو قرار دے رہے ہیں۔

مجموعی طور پر اگر دونوں پارٹیوں کی بات کی جائے تو ملکی حالات اور ان کے خلاف چلی سیاسی فضاء اپنی جگہ لیکن حلقوں میں یہ خیال بھی زور پکڑتا جا رہا ہے کہ ہماری جماعتوں میں ری اینونٹ کی صلاحیت موجود ہی نہیں۔ان کے پاس قوم کو لیڈ کرنے کی صلاحیت میں انجماد اور وژن کا فقدان ان کی ٹیلنٹ سے روگردانی ہے۔وہ ایک وژنری کارکن کو آگے لانے سے اپنی روایتی قیادت کو خطرے میں محسوس کر رہے ہیں۔ان کے پاس پاکستان کے آئینی اور ریاستی ڈھانچے میں ایک موثر سیاست کا کوئی خاکہ نہیں ہے۔ پارٹیوں کے عہدوں پر موت تک قابض اپنی سیاست کو قومی سیاست اور مفادات سے اہم سمجھتے ہوئے تحریکوں کو ناکامی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔اور شاید یہی وہ سوچ ہے۔جس نے پشتون تحفظ موومنٹ کو جنم دیا۔جس کے پیچھے لاکھوں پشتون کھڑے ہوگئے۔

لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔اور سیاست کو ''قومی'' فریضہ سمجھیں دھاندلی کو بنیاد بنا کر اپنی ذمہ داری سے آنکھیں نہ چرائیں۔خصوصاً پشتونخوا میپ اپنا سیاسی وقار پچھلے اقتدار کی وجہ سے بڑی حد تک گنوا چکی ہے۔الیکشن رزلٹ ماننے نہ ماننے کی بجائے پہلے عوام سے معافی مانگیں۔ کیونکہ عوام میں اپنی جگہ بنانا اقتدار سے کہیں بہتر اور سیاسی بقاء کے لئے موثر ہے۔

(بشکریہ: ہم سب)

خودکشی کے واقعات

مختلف اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں اور جہد حق کے نامہ نگاروں کی جانب سے بھجوائی گئی رپورٹوں کے مطابق 27 مئی سے 25 جون تک کے دوران ملک بھر میں 107 افراد نے خودکشی کی۔ خودکشی کرنے والوں میں 45 خواتین شامل تھیں۔ اسی عرصہ کے دوران 40 افراد نے خودکشی کرنے کی کوشش کی جنھیں بروقت طبی امداد دے کر بچا لیا گیا۔ اقدام خودکشی کرنے والوں میں 15 خواتین شامل ہیں۔ اعداد وشمار کے مطابق خودکشی کرنے والوں میں 75 افراد نے گھریلو جھگڑوں و مسائل سے تنگ آ کر اور 3 نے معاشی تنگدستی سے مجبور ہو کر خودکشی کی۔

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
27 مئی	عزیز	مرد	۔	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	فیصل آباد		نوائے وقت
27 مئی	رحمان	مرد	20 برس	۔	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	فیصل آباد		نوائے وقت
28 مئی	اسد	مرد	۔	۔	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	نوشہرہ		دی نیوز
28 مئی	رمشا	خاتون	20 برس	۔	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	گرین ٹاؤن، لاہور		نوائے وقت
28 مئی	ناصرہ بی بی	خاتون	55 برس	۔	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	لاہور		نوائے وقت
28 مئی	مشرف	بچہ	13 برس	۔	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	گاؤں ٹھٹہ رحم شاہ، سیدوالا		نوائے وقت
28 مئی	مختار احمد	مرد	32 برس	۔	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	خانپور، حافظ آباد		نوائے وقت
29 مئی	ناصرہ بی بی	خاتون	35 برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	فیصل آباد		دنیا
29 مئی	بلال	بچہ	10 برس	غیر شادی شدہ	۔	بجلی کے تار چھو کر	فیصل آباد		ایکسپریس ٹریبون
30 مئی	مزمل حسن	مرد	22 برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	فیصل آباد		نوائے وقت
30 مئی	کاظم	مرد	۔	غیر شادی شدہ	۔	زہر خورانی	جڑانوالہ	۔	نوائے وقت
30 مئی	۔	خاتون	16 برس	شادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	زہر خورانی	ساہیوال	۔	نوائے وقت
31 مئی	محمد حنیف	مرد	63 برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو آگ لگا کر	راوی روڈ، لاہور	۔	نیشن
31 مئی	فیاض احمد	مرد	16 برس	۔	۔	۔	اوکاڑہ	۔	جنگ
یکم جون	نور بی بی	خاتون	۔	۔	۔	زہر خورانی	شیخوپورہ	۔	نوائے وقت
یکم جون	رفاقت علی	مرد	25 برس	۔	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	شیخوپورہ	۔	نوائے وقت
یکم جون	سلمیٰ	خاتون	۔	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	بہاول فتیانہ، ساہیوال	۔	نوائے وقت
یکم جون	مظہر حسین	مرد	18 برس	۔	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	کھمیانوالہ، مانانوالہ	۔	نوائے وقت
یکم جون	۔	مرد	22 برس	۔	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	کورنگی، کراچی	۔	ایکسپریس ٹریبون
یکم جون	معظم کھوسہ	مرد	۔	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو جلا کر	ڈیرہ غازی خان	۔	ڈان
02 جون	نصب کھیڑو	مرد	40 برس	۔	ذہنی معذوری	۔	لاڑکانہ		جنگ
03 جون	کلثوم	خاتون	27 برس	۔	گھریلو جھگڑوں سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	سبزہ زار، لاہور		دنیا
03 جون	حمیرا	خاتون	15 برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	چک ایل 9-120، فیصل آباد		دنیا
03 جون	کوثر	خاتون	45 برس	۔	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	ریلوے کالونی، فیصل آباد		دنیا
03 جون	شاہجہان جعفر	مرد	۔	۔	۔	خود کو گولی مار کر	موسیٰ خیل، بلوچستان		دنیا
03 جون	سجاد حسین	مرد	۔	۔	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	جلال پور جٹاں، گجرات		دنیا
03 جون	ثریا	خاتون	۔	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا		رحیم یار خان		دنیا
03 جون	گلشن بی بی	خاتون	20 برس	۔	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	ملتان		جنگ
03 جون	۔		۔	۔		۔	گوٹ مگسی، بلوچستان		ایکسپریس ٹریبون
03 جون	سید نجیب	مرد	۔	۔	۔	زہر خورانی	رستم، سوات	۔	آج
04 جون	کرامت بشیر	مرد	25 برس	۔	۔	زہر خورانی	مانگا منڈی، لاہور	۔	جنگ
04 جون	محمد ذاکر	مرد	۔	۔	۔	۔	پھالیہ	۔	جنگ
04 جون	ذوالفقار	مرد	80 برس	۔	مالی پریشانیوں سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	ساہیوال	۔	نوائے وقت

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
04جون	جھنڈے خان	مرد	40برس	-	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	ساہیوال	-	نوائے وقت
04جون	سجاد	مرد	40برس	-	ذہنی معذوری	خودکوگولی مارکر	گجرات	-	نوائے وقت
04جون	ثوبیہ	خاتون	-	غیرشادی شدہ	-	پھندالےکر	ہربنس پورہ، لاہور	-	دی نیوز
05جون	آصف	مرد	25برس	-	-	پھندالےکر	نشترکالونی، لاہور	-	نئی بات
05جون	-	خاتون	-	شادی شدہ	گھریلوحالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	کنجاہ، لاہو	-	ایکسپریس
05جون	پروین	خاتون	-	شادی شدہ	گھریلوحالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	گاؤں 184ای بی، عارف والا	-	جنگ
06جون	اقصیٰ	خاتون	15برس	-	گھریلوحالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	ملتان	-	جنگ
08جون	افتخار	مر	30برس	-	گھریلوجھگڑا	خودکوگولی مارکر	شبقدر	-	آج
08جون	تاج بی بی	خاتون	-	شادی شدہ	گھریلوجھگڑا	پھندالےکر	کوئٹہ	-	ایکسپریس ٹریبون
09جون	ناظمہ بی بی	خاتون	15برس	غیرشادی شدہ	گھریلوجھگڑا	زہرخورانی	بادامی باغ، لاہور	-	نئی بات
09جون	دعاسونگی	خاتون	-	غیرشادی شدہ	پسندکی شادی نہ ہونے پر	خودکوگولی مارکر	حیدرآباد	-	آج
09جون	ارشدعلی	مرد	45برس	شادی شدہ	-	زہرخورانی	لاہور	-	نئی بات
09جون	-	خاتون	15برس	غیرشادی شدہ	گھریلوجھگڑا	زہرخورانی	میاں چنوں	-	دنیا
09جون	ریحانہ	خاتون	30برس	-	گھریلوجھگڑا	زہرخورانی	رحیم یارخان	-	دنیا
09جون	مشتاق	مرد	40برس	شادی شدہ	گھریلوجھگڑا	پھندالےکر	گجومتہ، لاہور	-	جنگ
09جون	-	مرد	14برس	غیرشادی شدہ	گھریلوجھگڑا	پھندالےکر	رحیم یارخان	-	ایکسپریس ٹریبون
09جون	نوشین	خاتون	35برس	شادی شدہ	گھریلوجھگڑا	خودکوجلاکر	جنگ	-	ایکسپریس ٹریبون
09جون	نادیہ بی بی	خاتون	15برس	غیرشادی شدہ	گھریلوجھگڑا	زہرخورانی	لاہور	-	نیشن
09جون	عمر	مرد	18برس	-	گھریلوجھگڑا	زہرخورانی	پھلروان چوک، شیخوپورہ	-	جنگ
09جون	احمدیار	مرد	-	-	گھریلوجھگڑا	زہرخورانی	فیصل آباد	-	دی نیوز
10جون	الطاف	مرد	-	-	گھرمیں ڈکیتی سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	سرگودھا	-	نئی بات
10جون	انصر	مرد	20برس	غیرشادی شدہ	گھریلوجھگڑا	خودکوگولی مارکر	سکندرآباد، ملتان	-	دنیا
10جون	سعدیہ	خاتون	16برس	غیرشادی شدہ	گھریلوجھگڑا	زہرخورانی	سکندرآباد، ملتان	-	دنیا
10جون	زرینہ	خاتون	35برس	شادی شدہ	گھریلوحالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	سکندرآباد، ملتان	-	دنیا
10جون	محمدعمر	مرد	18برس	غیرشادی شدہ	بیروزگاری سے دلبرداشتہ ہوکر	زہرخورانی	شیخوورہ	-	جنگ
11جون	مختار	مرد		شادی شدہ	گھریلوحالات سے دلبرداشتہ	پھندالےکر	گاؤں 185-ای-بی-گگومنڈی	-	نوائے وقت
11جون	بلقیس	خاتون	-	شادی شدہ	گھریلوجھگڑا	زہرخورانی	گاؤں 81-ایل-میاں چنوں	-	نوائے وقت
11جون	مریم	خاتون	50برس	شادی شدہ	-	پھندالےکر	اوکاڑہ	-	جنگ
11جون	شاہینہ	خاتون	22برس	-	گھریلوجھگڑا	زہرخورانی	ملتان	-	دنیا
11جون	شکیلہ بی بی	خاتون	-	شادی شدہ	گھریلوجھگڑا	خودکوجلاکر	نشترکالونی، لاہور	-	نئی بات
12جون	-	مرد	17برس	-	گھریلوجھگڑا	خودکوجلاکر	فاروق آباد، اوکاڑہ	-	ایکسپریس
12جون	ثناءاللہ	مرد	51برس	شادی شدہ	ذہنی معذوری	خودکوگولی مارکر	پشاور	-	آج
12جون	بلال	مرد	30برس	-	گھریلوجھگڑا	زہرخورانی	فیصل آباد	-	نوائے وقت
12جون	مشرف	مرد	-	-	گھریلوحالات سے دلبرداشتہ	ٹرین تلے آکر	چک جھمرہ، فیصل آباد	-	نوائے وقت
12جون	ثقلین	مرد	28برس	شادی شدہ	گھریلوجھگڑا	زہرخورانی	چک جھمرہ، فیصل آباد	-	نوائے وقت
13جون	بشیر	مرد	35برس	-	-	زہرخورانی	ڈیفنس، لاہور	-	جنگ
13جون	فیض	مرد	76برس	شادی شدہ	گھریلوجھگڑا	زہرخورانی	ساہیوال	-	نوائے وقت
13جون	عثمان	مرد	22برس	غیرشادی شدہ	-	خودکوگولی مارکر	ظفروال	-	نوائے وقت

تاریخ	نام	جنس		وجہ		کیسے	مقام	ایف آئی آر درج نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/
13جون	محمد بخش	مرد	45برس	شادی شدہ	-	نہر میں کود کر	بھکر	-	نوائے وقت
14جون	ثمینہ	خاتون	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	ساہیوال	-	نوائے وقت
14جون	فضیلہ	خاتون	22برس	-	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	جھنگ، فیصل آباد	-	نوائے وقوت
14جون	عاصمہ	خاتون	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	شور کوٹ، جھنگ	-	نوائے وقت
14جون	وقاص	مرد	28برس	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	محلّہ عباس پورہ، قلعہ دیدار سنگھ، گوجرانوالہ	-	نوائے وقت
14جون	-	خاتون	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	وزیر آباد	-	نئی بات
15جون	غلام قادر	خاتون	14برس	-	ذہنی معذوری	نہر میں کود کر	چترال	-	آج
15جون	بشارت علی	مرد	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	فیروز والہ، شیخوپورہ	-	آج
15جون	مریم	خاتون	20برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	ساہیوال	-	نوائے وقت
16جون	رشید	مرد	20برس	غیر شادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	زہر خورانی	بہاولپور	-	دی نیوز
12جون	حبیبہ	خاتون	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	کامونکی	-	جنگ
13جون	-	خاتون	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	ہارون آباد	-	ایکسپریس
19جون	-	خاتون	-	شادشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	فیصل آباد	-	دنیا
19جون	ممتاز مائی	مرد	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	فیصل آباد	-	دنیا
19جون	-	خاتون	29برس	-	-	زہر خورانی	ملتان	-	دنیا
19جون	فخر عباس	مرد	37برس	-	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	لاہور	-	نیشن
19جون	شازیہ بی بی	خاتون	22	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	رحیم یار خان	-	جنگ
19جون	محمد کلیم	مرد	21برس	-	گھریلو جھگڑا	نہر میں کود کر	کوٹ ادو، رحیم یار خان	-	جنگ
19جون	فریاد	مرد	15برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	-	ٹبہ شاہ، رحیم یار خان	-	جنگ
19جون	-	مرد	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	جڑانوالہ	-	نوائے وقت
19جون	فیصل	مرد	-	-	گھریلو جھگڑا	ٹرین تلے آ کر	قصور	-	نوائے وقت
19جون	-	مرد	70برس	-	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	سیالکوٹ	-	دنیا
19جون	محمد حیات	مرد	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	لوہاراں، سیالکوٹ	-	دنیا
19جون	نسیم بی بی	خاتون	50برس	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	ملتان	-	دنیا
20جون	ممتاز	مرد	70برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	-	کراچی	-	ڈان
20جون	-	مرد	-	-	-	خود کو گولی مار کر	کوئٹہ	-	ایکسپریس ٹریبون
20جون	کوثر بی بی	خاتون	-	شادی شدہ	-	نہر میں کود کر	حافظ آباد	-	دی نیوز
21جون	-	خاتون	17برس	غیر شادی شدہ	-	زہر خورانی	قصور	-	نوائے وقت
23جون	-	مرد	45برس	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	کامونکی	-	نوائے وقت
23جون	خدیجہ	خاتون	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	ساہیوال	-	نوائے وقت
24جون	خدا بخش	مرد	30برس	شادی شدہ	مالی حالات سے دلبرداشتہ	نہر میں کود کر	ساہیوال	-	نئی بات
25جون	فوزیہ	خاتون	17برس	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	چھانگا مانگا، قصور	-	جنگ
25جون	صفدر حسین	مرد	25برس	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	چنیوٹ	-	نوائے وقت
25جون	وحید	مرد	20برس	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	ساہیوال	-	نوائے وقت
25جون	نمرہ	خاتون	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	ساہیوال	-	نوائے وقت
25جون	طارق جاوید	مرد	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	-	سبزہ زار، لاہور	-	نئی بات

اقدام خودکشی

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
28 مئی	-	خاتون	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	شیخوپورہ	-	جنگ
28 مئی	نعیم	مرد	-	-	-	-	ملتان	-	نوائے وقت
29 مئی	ارسلان	مرد	25 برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	گوجرانوالہ	-	نوائے وقت
02 جون	نور بی بی	خاتون	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	شیخوپورہ	-	نوائے وقت
02 جون	شہزاد احمد	مرد	35 برس	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	کامونکی	-	جنگ
03 جون	ضمیر خان	مرد	18 برس	-	-	-	اوباڑو، سندھ	-	دنیا
04 جون	امجد علی	مرد	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	کامونکی	-	جنگ
04 جون	خرم	مرد	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو زخمی کر کے	چنیوٹ	-	جنگ
04 جون	-	خاتون	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	کالا شاہ کاکو	-	دنیا
06 جون	محمد ارشاد	مرد	35 برس	شادی شادی	کاروبار میں نقصان ہونے پر	خود کو جلا کر	رحیم یار خان	-	جنگ
07 جون	-	خاتون	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	ڈسکہ	-	ایکسپریس
07 جون	-	مرد	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	فیروز والا	-	نوائے وقت
07 جون	-	مرد	-	-	گھریلو جھگڑا	-	پشاور	-	آج
07 جون	حبیب اللہ	مرد	-	-	-	خود کو جلا کر	چترال	-	ایکسپریس
09 جون	امیر نواز	مرد	-	-	-	-	فیروز والا	-	دنیا
09 جون	حبیب الرحمان	مرد	-	-	-	-	فتح پور، ارائیاں، رحیم یار خان	-	دنیا
09 جون	جان محمد	مرد	-	-	-	-	خانپور، بہاولپور	-	دنیا
09 جون	سمیرا	خاتون	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	بہاولپور	-	دنیا
09 جون	نور فاطمہ	خاتون	-	-	-	-	رسالے والا، فیصل آباد	-	دی نیوز
09 جون	سمر بانو	خاتون	-	-	-	-	عثمان ٹاؤن، فیصل آباد	-	دی نیوز
09 جون	سحر اختر	خاتون	-	-	-	-	گلستان کالونی، فیصل آباد	-	دی نیوز
10 جون	اشرف	مرد	-	-	-	-	اسلام پورہ، لاہور	-	دی نیوز
11 جون	مسرت	خاتون	-	-	-	گھریلو جھگڑا	پشاور	-	دی نیوز
11 جون	ثناء	خاتون	-	-	-	گھریلو جھگڑا	عثمان آباد، پشاور	-	دی نیوز
11 جون	ناصر	مرد	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	شاہین آباد، پشاور	-	دی دی نیوز
11 جون	محمد رفیق	مرد	-	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	اقدام خودکشی	ساہوکا	-	نئی بات
11 جون	شکیلہ بی بی	خاتون	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو جلا کر	نشتر کالونی، لاہور	-	جنگ
11 جون	-	خاتون	-	غیر شادی شدہ	-	زہر خورانی	ملتان	-	دنیا
11 جون	اسماعیل	مرد	15 برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	کنویں میں کود کر	ملتان	-	دنیا
11 جون	صنم بی بی	خاتون	-	-	-	-	رحیم یار خان	-	دنیا
11 جون	مقدس بی بی	خاتون	-	-	-	-	رحیم یار خان	-	دنیا
11 جون	مائی سدھن	خاتون	-	-	-	-	رحیم یار خان	-	دنیا
11 جون	عارف	مرد	-	-	-	-	رحیم یار خان	-	دنیا
11 جون	محمد احمد	مرد	-	-	-	-	رحیم یار خان	-	دنیا
11 جون	سرفراز	مرد	-	-	-	-	رحیم یار خان	-	دنیا
11 جون	شہزاد	مرد	-	-	-	-	باغبانپور، لاہور	-	نئی بات
12 جون	-	مرد	-	-	تنخواہ نہ ملنے پر	خود کو جلا کر	ٹھٹھہ، سندھ	-	نوائے وقت

عورتیں

بہو نے والد کو حوالات میں بند کرادیا

پشاور یکم جولائی 2018ء کو گھر سے لاکھوں کی نقدی اور دیگر قیمتی اشیاء چوری کرنے والے منشیات کے عادی بیٹے اور بہو نے کوتوالی پولیس کی مدد سے گھر کے سربراہ کو بڑے بیٹے سمیت حوالات میں بند کروانے کے خلاف رپورٹ درج کرادی۔ پولیس کے یکطرفہ رویہ کے خلاف تاجر عدالت پہنچ گیا، عدالت نے کوتوالی پولیس کو دونوں ملزموں کے خلاف سخت کاروائی کے احکامات جاری کردیئے، اس سلسلے میں فضل حسین صراف سکنہ تحصیل گورگھٹڑی نے ممتاز قانون دان احمد سلیم ایڈوکیٹ کی وساطت سے اسد اللہ خان کی عدالت میں درخواست دائر کی کہ اس کا چھوٹا بیٹا محمد طارق منشیات کا عادی ہے اور بری صحبت کے لوگوں سے رابطے میں رہتا ہے جس نے بیوی کی مدد سے تقریباً دولاکھ روپے سے زیادہ مالیت کے انعامی بانڈز، زیورات اور دیگر قیمتی اشیاء چوری کرکے فروخت کردیئے ہیں، دریافت کرنے پر دونوں لڑائی جھگڑاوں پر اتر آئے ہیں، مار پیٹ، قاتلانہ حملوں اور دنگا فساد کرنے لگے جن کے خلاف مجبوراً تھانہ کوتوالی میں درخواست دی، تو پولیس نے ملزموں کے خلاف کاروائی کرنے کی بجائے مجھے میرے بڑے بیٹے سمیت حوالات میں بند کرکے راضی نامے پر مجبور کیا۔

(روزنامہ مشرق)

غیرت کے نام پر خاتون سمیت 2افراد قتل

بنوں 29 جون 2018ء کو بنوں میں غیرت کے نام پر خاتون سمیت 2افراد قتل، تھانہ بکاخیل کی حدود میں واقع نرزی خیل میں مبینہ ملزم شیر دراز عرف دازی ولد شیر علی سکنہ نرزی خیل بکاخیل نے غیرت کے نام پر فائرنگ کرکے عبدالرزاق ولد کیبل اور مسماۃ روح دانہ زوجہ گل عجم ساکنان نرزی خیل بکاخیل کو گھر کے اندر موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ملزم ارتکاب جرم کے بعد موقع واردات سے فرار ہوگئے، بکاخیل پولیس نے مقتول کے بھائی رشید اللہ کی رپورٹ پر مقدمہ درج کرکے تفتیش شروع کردی۔

(روزنامہ آج)

نعش کی شناخت، تہکال کی رہائشی نکلی

پشاور 7 جولائی 2018ء کو پشاور کے نواحی علاقہ پشتہ خرہ پاؤکہ سے برآمد ہونے والی گولیوں سے چھلنی نعش کی شناخت مسماۃ زیبا (سپنا) دختر لباس ساکن تہکال کے نام سے ہوئی ہے جبکہ ابتدائی تحقیقات کے دوران یہ بات سامنے آئی ہے کہ کچھ عرصہ قبل اسے پولیس نے گرفتار کرکے ویمن کرائسس سنٹر منتقل کردیا تھا اور تقریباً 3 تین ماہ قبل اسے والد کی ضمانت پر کرائسز سنٹر سے والد کے ہمراہ گھر بھیج دیا گیا تھا، تھانہ پشتہ خرہ انوسٹی گیشن آفیسر سب انسپکٹر سید عمر خان کے مطابق جمعرات 5 جولائی کو پاؤکہ سے جو انسال لڑخی کی گولیوں سے چھلنی نعش برآمد ہوئی تی، ابتدائی طور پر مقتولہ کی شناخت نہ ہوسکی جس کی بناء پر نعش کو لاوارث جان کر مردہ خانہ منتقل کردیا تاہم تفتیش کے دوران مقتولہ کی شناخت مسماۃ زیبا (سپنا) دختر لباس ساکن تہکال کے نام سے ہوگئی جس کی نعش بعدازاں اس کے بائی عباس نے وصول کی، انوسٹی گیشن آفیسر نے بتایا کہ تفتیش کے دوران یہ بات بھی سامنے آئی کہ پچھلے سال مقتولہ کو پولیس نے حراست میں لیا تھا اور سے تحفظ دینے کیلئے ویمن کرائسز سنٹر منتقل کردیا تھا، مذکورہ لڑکی نے اپنا نام سپنا اور خود کو یونیورسٹی کی طالبہ ظاہر کیا تھا، سید عمر نے بتایا کہ 20 مارچ 2018ء کو منگل کے روز سپنا کو اس کا والد لباس اپنی ضمانت پر کرائسز سنٹر سے گھر لے گیا تھا اور پھر گزشتہ دنوں اس کی گولیوں سے چھلنی نعش پاؤکہ سے برآمد ہوئی، انہوں نے بتایا کہ مقتولہ کی نعش جہاں سے برآمد ہوئی وہاں قریب ہی اس کے چچا کا گھر بھی واقع ہے، سید عمر خان نے بتایا کہ انہوں نے ملزمان کا سراغ لگانے کیلئے تفتیش کا آغاز کردیا ہے۔

(روزنامہ آج)

بہن کو گولی ماردی

پشاور 9 جولائی 2018ء کو پشاور کے نواحی علاقہ بڈھ بیر میں خاوند سے ناراض خاتون کو اپنے میکے میں بھائی نے فائرنگ کرکے شدید زخمی کردیا، مجروحہ کو طبی امداد کیلئے ہسپتال منتقل کردیا گیا، پولیس نے مقدمہ درج کرکے تفتیش شروع کردی ہے، مسماۃ گل ناز زوجہ اقبال نے زخمی حالت میں پولیس کو بتایا کہ وہ خاوند سے ناراض ہوکر اپنے میکے میں قیام پذیر ہے جہاں گزشتہ روز بچوں کی لڑائی پر تکرار کے بعد اس کے بھائی سمیع اللہ نے طیش میں آکر اس پر فائرنگ کردی جس سے وہ زخمی ہوگئی، مجروحہ کو طبی امداد کیلئے فوری طور پر ہسپتال منتقل کیا گیا۔

(روزنامہ آج)

جوانسال لڑکی کی گولیوں سے چھلنی نعش برآمد

پشاور 5 جولائی 2018ء کو پشاور کے علاقہ پشتہ خرہ پاؤکہ سے جوانسال لڑکی کی گولیوں سے چھلنی نعش برآمد ہوئی ہے، پولیس نے جائے وقوعہ سے شواہد اکٹھے کرکے نعش کو مردہ خانہ منتقل کردیا اور مقدمہ درج کرکے نعش کے ورثاء کی تلاش شروع کردی ہے، پولیس کے مطابق گزشتہ روز پاؤکہ سے جوانسال لڑکی کی گولیوں سے چھلنی نعش برآمد ہوئی جس کی عمر 20 سے 22 سال کے درمیان ہے معلوم ہوتی ہے، تاہم اس کے پاس سے کسی قسم کے شناختی دستاویزات برآمد نہیں ہوئے جس کی بناء پر نعش کو مردہ خانہ منتقل کرکے مختلف زاویوں سے تفتیش کا آغاز کردیا ہے۔

(روزنامہ آج)

لڑکی سے زیادتی کے 3 ملزموں کا جسمانی ریمانڈ

نوشہرہ 29 جون 2018ء کو سینئر سول جج جوڈیشل مجسٹریٹ نے نوشہرہ محمد عاصم خان نے جواں سال لڑکی کے ساتھ مبینہ زیادتی کے تینوں ملزموں کو دو روزہ جسمانی ریمانڈ پر پولیس کے حوالے کردیا، جبکہ تینوں ملزموں کے خون کے نمونے حیات آباد میڈیکل کمپلیکس میں ڈی این اے ٹیسٹ کیلئے بھجوائے گئے ہیں، متاثرہ لڑخی کا بھی ڈی این اے ٹیسٹ کرایا جائے گا، متاثرہ لڑخی کو دارالامان مردان منتقل کردیا گیا جہاں پر لڑکی نے شدید مزاحمت کی، ملزموں کی سینئر سول جج جوڈیشل مجسٹریٹ نوشہرہ محمد عاصم خان کی عدالت میں پیش کیا گیا جہاں متاثرہ لڑخی کی موجودگی میں پولیس نے فاضل جج سے جسمانی ریمانڈ طلب کیا۔

(روزنامہ ایکسپریس)

خاتون اوراس کے بھتیجے کو لاٹھیوں سے لہولہان کر دیا

پشاور 2 جولائی 2018ء کو داؤدزئی کے علاقہ میاں گجر میں مشتعل افراد نے خاتون اوراس کے بھتیجے کو لاٹھیوں اور چاقوؤں کے وار کرکے لہولہان کر دیا جبکہ خاتون کو بے آبرو کرتے ہوئے اس کے کپڑے پھاڑ ڈالے، ملزمان خاتون کو دھمکیاں دیتے ہوئے فرار ہوگئے، مساۃ فضیلت بیگم دختر عبداللہ جلال نے پولیس کو رپورٹ درج کراتے ہوئے بتایا کہ اس کا بھتیجا عدنان میاں گجر محلّہ میاں گان میں اپنے حجرہ میں موجود تھا اس دوران ملزمان بلال، افضال، نہال پسران نذیر اور محمد نذیر ولد محمد لطیف ساکنان میاں گجر وہاں آگئے اور عدنان کو لاٹھیوں اور چاقوؤں سے وار کرتے ہوئے زخمی کر دیا، مجروح کی چیخ و پکار پر جب میں وہاں آئی تو ملزمان نے خاتون کو بھی مارنا پیٹنا شروع کر دیا اوراس کے کپڑے پھاڑ کر اسے بے آبرو کر دیا، ملزمان ارتکاب جرم کے بعد انہیں جان سے مارنے کی دھمکیاں دیتے ہوئے فرار ہوگئے۔

(روزنامہ مشرق)

دوشیزہ کو شادی کا جھانسہ دیکر تشدد کا نشانہ بنا ڈالا، مارنے کی دھمکی

پشاور 5 جولائی 2018ء کو پشاور کے نواحی علاقہ داؤدزئی میں جوانسال لڑکی کو شادی کا جھانسہ دیکر زیادتی کے بعد تشدد کا نشانہ بنا دیا گیا جبکہ لڑکی سے طلائی بالیاں اور ہزاروں کی نقدی چھین کر اسے دریا میں گرا دیا گیا تاہم مقامی افراد نے اپنی مدد آپ کے تحت لڑکی کو بحفاظت دریا سے نکال لیا، واقعی کی اطلاع ملنے کے بعد پولیس نے بروقت کاروائی کرتے ہوئے ملزم کو گرفتار کرلیا اور متاثرہ لڑکی کو وومن کرائسز سنٹر حیات آباد منتقل کر دیا، ابتدائی تفتیش کے دوران معلوم ہوا ہے کہ دوشیزہ کا ملزم کے ساتھ گزشتہ 5 ماہ سے تعلق تھا، پولیس کے مطابق مساۃ ارم ناز دختر بشیر سکنہ موڑہ نے تھانہ داؤدزئی پولیس کو بتایا کہ تقریباً 5 ماہ قبل شکر پورہ کے رہائشی نوجوان گل باز ولد وزیر کے ساتھ میری دوستی ہوئی تھی اور ایک دن وہ مجھے خزانہ میں ایک خالی مکان میں لے گیا جہاں اس نے مجھے جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا، بعدازاں مجھے معلوم ہوا کہ میں حاملہ ہوگئی ہوں جس کے بعد میں نے گل باز سے کہا کہ میں تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہوں لہٰذا مجھ سے شادی کرلو، لیکن وہ مختلف بہانوں سے کام لے رہا تھا اور گزشتہ شام گل باز نے میرے ساتھ شادی کی حامی بھرتے ہوئے مجھے مہاجر کیمپ کے قریب سے بہنے والے دریائے کابل کے کنارے بلالیا، میں جب وہاں گئی تو گل باز نے ایک بار پھر مجھے جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا اور بعدازاں مجھے دریا کے پل پر لے گیا جہاں اس نے مجھ سے 5 ہزار روپے کی نقدی اور آدھا تولہ طلائی بالیاں لینے کے بعد دریا میں گرا دیا۔

(روزنامہ آج)

فائرنگ سے بیوی اور بچی جاں بحق

ہنگو 8 جولائی 2018ء کو ہنگو کے نواحی علاقہ توغ سرائے میں گھریلو ناچاقی پر شوہر کی فائرنگ سے 25 سالہ بیوی اور تین سالہ بچی قتل ہوگئی، پولیس کے مطابق ہنگو کے علاقہ توغ سرائے میں گھریلو ناچاقی پر شوہر نے طیش میں آکر گھر میں موجود بیوی اور بیٹی پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں دونوں گولیاں لگنے سے موقع پر دم توڑ گئی، جبکہ ملزم واردات کے بعد فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا، پولیس نے مقدمہ درج کرکے مزید تفتیش شروع کر دی۔

(روزنامہ آج)

خور آباد رشکئی میں بھائی نے فائرنگ کرکے بہن کو قتل کر دیا

نوشہرہ 7 جولائی 2018ء کو نوشہرہ کے علاقے خور آباد رشکئی میں سگے بھائی نے فائرنگ کرکے اپنی بہن کو قتل کر دیا، ظاہر شاہ ولد زیارت گل ساکن خور آباد رشکئی نے پولیس کو رپورٹ درج کراتے ہوئے بتایا کہ وہ ہسپتال گیا تھا جب کہ اس کی بیوی پڑوس میں فاتحہ خوانی کیلئے گئی تھی کہ اس کی بیٹی مساۃ شگفتہ اور بیٹے داؤد کے مابین کسی بات پر تکرار ہوگئی اور 17 سالہ بیٹے داؤد نے طیش میں آکر اپنی 22 سالہ سگی بہن مساۃ شگفتہ کو فائرنگ کرکے قتل کر دیا، ملزم واردات کے بعد موقع سے فرار ہوگیا، مساۃ شگفتہ نے اپنے شوہر سے طلاق لی تھی اور اپنے والدین کے ساتھ رہائش پذیر تھی، پولیس نے مقدمہ درج کرکے تفتیش شروع کر دی ہے۔

(روزنامہ مشرق)

گھریلو ناچاقی پر بیوی اور ساس کو قتل کر دیا

پشاور 5 جولائی 2018ء کو پشاور کے نواحی علاقے سربند اچینی میں میرہ میں گھریلو ناچاقی کی بناء پر دامادوں نے اپنی بیوہ ساس کو فائرنگ کرکے قتل کر دیا، پولیس نے بروقت کاروائی کرتے ہوئے ملزمان کو آلہ قتل سمیت گرفتار کرلیا، عبدالرازق ولد مرحوم شمس الرحمٰن ساکن اچینی میرہ نے رپورٹ درج کراتے ہوئے سربدن پولیس کو بتایا کہ اس کی ایک بہن کی شادی شیر علی ولد نبی گل جبکہ دوسری کی شادی محمد علی ولد نبی گل ساکنان خزانہ ہریانہ کے ساتھ ہوئی تھی تاہم گھریلو ناچاقی کی بنا پر اس کی دونوں بہنیں ناراض ہوکر میکے آگئی تھی گزشتہ روز اس کے بہنوئی اپنی بیویوں کو منانے کیلئے والد نبی گل ولد گل رحیم کے ہمراہ یہاں آئے تھے تاہم ناکامی پر انہوں نے فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں اس کی والدہ مساۃ نادیہ لگ کر شدید زخمی ہوگئی جو بعدازاں دم توڑ گئی۔

(روزنامہ آج)

سپنا قتل کیس، غیرت کے نام پر قتل کیئے جانیکا انکشاف

پشاور 10 جولائی 2018ء کو کیپٹل سٹی پولیس پشاور نے تھانہ پشتہ خرہ کے علاقے پاؤکہ میں قتل ہونے والی دوشیزہ کے اندھے قتل کا سراغ لگالیا، مقتولہ کے چچازاد بھائی نے غیرت کے نام پر قتل کیا تھا اور نعش ویرانے میں پھینک کر فرار ہوگئے تھے، پولیس نے ایک ملزم کو آلہ قتل سمیت گرفتار کرلیا، جبکہ مقدمہ درج کرکے مزید تفتیش شروع کر دی ہے، اس ضمن میں گزشتہ روز ایس ایس پی آپریشنز جاوید اقبال نے ایس پی کینٹ وسیم ریاض، اے ایس پی حیات آباد وقار عظیم کھرل اور ایس ایچ او پشتہ خرہ اعجاز خان کے ہمراہ مشترکہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ 5 جولائی کو تھانہ پشتہ خرہ کے علاقے پاؤکہ سے دوشیزہ کی گولیوں سے چھلنی نعش برآمد ہوئی جسے تحویل میں لیکر مردہ خانہ منتقل کی گئی، بعدازاں مقتولہ کی زیبا عرف سپنا دختر لباس خان کے نام سے شناخت ہوئی، اندھے قتل کا مقدمہ درج کرکے تفتیش شروع کی گئی تو انکشاف ہوا کہ مقتولہ کو اس کے چچازاد دولت خان نے غیرت کے نام پر قتل کیا ہے، ملزم کی شناخت ہونے کے بعد پولیس نے کاروائی کرکے اسے آلہ قتل سمیت گرفتار کرلیا، ایس ایس پی نے بتایا کہ مقتولہ آئس کے نشے میں مبتلا تھی جو خاندان کی بدنامی کا باعث بن رہی تھی اوا سی بنیاد پر اسے فائرنگ کرکے قتل کیا گیا ہے۔

(روزنامہ آج)

بچے

14 سالہ لڑکے کو بے دردی سے قتل کردیا گیا

چترال 3 جولائی 2018ء کو چترال کے بالائی علاقے پختوری اویر میں چودہ سالہ لڑکے کو بے دردی سے قتل کیا گیا، ایس ایچ او تھانہ اویر قاضی فیض محمد کے مطابق یکم جولائی کو چودہ سالہ امام صادقین ولد امام ذاکرین کی لاش قریبی جنگل سے ملی ہے، لاش کو پوسٹ مارٹم کیلئے بونی ہسپتال منتقل کردیا گیا مگر میڈیکل رپورٹ ابھی نہیں آئی ہے، پولیس کے مطابق مرحوم کے گلے پر پھندا ڈالنے کے نشان ہیں اور یوں لگتا ہے کہ اسے پھانسی دی گی ہے تاہم ابھی یہ کہنا قبل از وقت ہے کہ اس کے ساتھ جنسی زیادتی ہوئی ہے اور جنسی تشدد کے بعد اسے قتل کیا گیا ہے، یا قتل کرنے کی کوئی اور وجہ ہے، پولیس کے مطابق امام صادقین کا والد امام ذاکرین نہایت ضعیف العمر اور جسمانی معذور ہے، پولیس نے تصدیق کرلی کہ ابھی تک کسی کے خلاف اس قتل کے سلسلے میں کوئی مقدمہ درج نہیں ہوا ہے جب ان سے پوچھا گیا کہ یہ یکم جولائی کا واقعہ ہے اور تین دن تک کیسے ایف آئی آر درج نہیں ہوئی، پولیس نے کہا کہ جوئنٹ انوسٹی گیشن ٹیم تحقیقات کر رہی ہے

بچے کے ساتھ زیادتی پر 2 ملزم گرفتار

نوشہرہ 6 جولائی 2018ء کو تھانہ اکوڑہ خٹک پولیس نے فوری کامیاب کاروائی میں بچے کے ساتھ زیادتی کرنے والے 2 ملزمان کو گرفتار کرلیا، ابتدائی پوچھ گچھ کے دوران ملزمان نے اعتراف جرم کرلیا، مسماۃ (و) بیوہ ذوالفقار سکنہ اکوڑہ خٹک نے تھانہ اکوڑہ خٹ پولیس کو یوں رپورٹ درج کرائی کہ میں خود گھر سے فوتگی ہونے پر راولپنڈی رشتہ داروں کے ہاں تعزیت کی غرض سے گئی تھی، واپسی پر معلوم ہوا کہ میرے بچے کے ساتھ مزلم اظہر اور احتشام سکنہ اکوڑہ خٹک مصری بانڈہ روڈ نے غلط کام کیا ہے، ضلعی پولیس سربراہ ڈاکٹر زاہد اللہ نے اکوڑہ خٹک میں بچے کے ساتھ ہونے والی زیادتی واقعے پر سخت نوٹس لیتے ہوئے فوری طور پر ڈی ایس پی اکوڑہ سرکل فاضل خان کی سربراہی میں، ایس ایچ او اکوڑہ خٹک ایس آئی نیک زمان خان پر مشتمل ٹیم تشکیل دی، ٹیم نے اکوڑہ خٹک بازار میں موجود ملزمان کو حکمت عملی سے قانونی حراست میں لے لیا۔ (روزنامہ آج)

غیرت کے نام پر لڑکا قتل، خاتون سمیت 2 افراد گرفتار

پشاور 15 جولائی 2018ء کو پشاور کے علاقے بھانہ ماڑی میں خاتون سے ناجائز تعلقات کے شبہ میں جوان سال لڑکے کو فائرنگ کرکے قتل کردیا گیا، پولیس نے قتل میں ملوث 2 خواتین کو گرفتار کرلیا جبکہ تین ملزمان فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے، واقعے کے بعد مقتول کے رشتہ داروں اور ساتھیوں نے کوہاٹ روڈ ٹائر جلا کر احتجاجی مظاہرہ کرتے ہوئے الزام عائد کیا کہ پولیس نے 10 لاکھ روپے رشوت لیکر ایک ملزم کو رہا کردیا، تاہم پولیس نے رشوت کے الزام کو رد کرتے ہوئے موقف اپنایا کہ جس شخص کو رہا کیا گیا ہے وہ مقدمہ میں نامزد ہی نہیں تھا اور اسے عمر کا لحاظ کرتے ہوئے رہا کیا گیا ہے، کوہاٹ اڈہ کے قریب ملزمان اورنگزیب، عالم زیب، پسران شیر عالم، مسماۃ سمیرا زوجہ اورنگزیب اور مسماۃ شائستہ زوجہ عالم زیب نے اپنے رشتہ دار کی مدد سے اس کے بھائی 25 سالہ اکرام اللہ کو گھر بلا کر فائرنگ کرکے قتل کردیا، پولیس کے مطابق مقتول اکرام اللہ کے مسماۃ سمیرا کے ساتھ مبینہ طور پر ناجائز تعلقات تھے اور گزشتہ اسے بہانے سے گھر بلا کر قتل کردیا گیا، واقعے کی اطلاع ملنے کے بعد کاروائی کرتے ہوئے مسماۃ سمیرا، شائستہ اور ان کے سسر شیر عالم کو گرفتار کرلیا، بعدازاں پولیس نے ملزمان اورنگزیب اور عالم زیب کے والد شیر عالم کو رہا کردیا جس کے خلاف مقتول کے رشتہ داروں اور ساتھیوں جو پیشے کے لحاظ سے گنڈا مار ہیں نے کوہاٹ روڈ پر ٹائر جلا کر سڑک کو ٹریفک کیلئے بند کردیا اور احتجاج کرتے ہوئے الزام لگایا کہ پولیس نے 10 لاکھ روپے رشوت لیکر ملزم شیر عالم کو رہا کیا ہے۔ (روزنامہ آج)

کمسن بچے کے ساتھ زیادتی

پشاور 4 جولائی 2018ء کو تھانہ فقیر آباد کی حدود میں واقع خواجہ سراؤں کے معروف پلازہ میں چار افراد نے پندرہ سالہ چنگ چی ڈرائیور کو ہوس کا نشانہ بنا ڈالا، چنگ چی ڈرائیور یونس سکنہ مردان حال زندنے نے پولیس کو بتایا کہ وہ گنج چوک میں کھڑا تھا چار افراد آکر اس کے ساتھ چنگ چی میں بیٹھ گئے جنہیں اس نے بتایا کہ اس کا موبائل فون خراب ہے چاروں افراد اسے موبائل فون ٹھیک کرانے کے بہانے اقبال پلازہ لے گئے وہاں عباس اور اس کے ساتھیوں نے اسے ایک خواجہ سرا کے کمرے میں باری باری زیادتی کا نشانہ بنا ڈالا اور فرار ہوگئے، بتایا جارہا ہے کہ تھانہ فقیر آباد پولیس نے واقعہ کے تین دن گزرنے کے بعد ایف آئی آر درج کرکے اسے میڈیکل کیلئے بھیج دیا۔

(روزنامہ ایکسپریس)

کمسن لڑکے کو اغواء کرنے کے بعد زیادتی کا نشانہ بنا دیا گیا

پشاور 3 جولائی 2018ء کو پشاور کے علاقہ خزانہ قادر آباد میں درندہ صفت افراد کی جانب سے کمسن لڑکے کو اغواء کرنے کے بعد جنسی زیادتی کا نشانہ بنائے جانے کا واقعہ رونما ہوا، تاہم پولیس نے متاثرہ لڑکے کا میڈیکل چیک اپ کرنے کے بعد واقعے میں ملوث تینوں ملزمان کو گرفتار کرلیا، نصیر احمد ولد پاؤ نور ساکن قادر آباد نے رپورٹ درج کراتے ہوئے تھانہ خزانہ پولیس کو بتایا کہ گزشتہ دنوں اس کا 14 سالہ بیٹا طلحہ عشاء کی نماز کیلئے مسجد گیا تھا اور رات بھر وہ گھر واپس نہیں آیا جسے ہر ممکن جگہ تلاش کیا لیکن اس کا کچھ پتہ نہ چلا، تاہم اگلی رات (24 گھنٹے بعد) اس کا بیٹا نیم بے ہوشی کی حالت میں گھر واپس پہنچ گیا جس نے پوچھنے پر بتایا کہ اسے علی شاہ ولد شاموس، مصور ولد حاجی اقبال اور نعمان نشہ دے کر اپنے بیٹھک لے گئے تھے اور وہاں اس کے ساتھ جنسی زیادتی بھی کی، پولیس نے مقدمہ درج کرکے تفتیش شروع کردی۔ (روزنامہ آج)

سفاک شخص کی آٹھ سالہ بچے سے زیادتی

نوشہرہ 13 جولائی 2018ء کو نوشہرہ کے علاقے شیدو میں ایک شخص نے اٹھ سالہ بچے کو زیادتی کا نشانہ بنایا دیا گیا، جہانزیب ساکن شین باغ شیدو نے اپنے 8 سالہ بیٹے کے ہمراہ اکوڑہ خٹک پولیس کو رپورٹ درج کراتے ہوئے کہا کہ اس کا آٹھ سالہ بیٹا بازار سے چیزیں خرید کر لا رہا تھا کہ پڑوسی عبداللہ ولد عطاء اللہ اسے اپنی بیٹھک لے گیا اور اسے اپنی ہوس کا نشانہ بنادیا، پولیس نے ملزم عبداللہ کو گرفتار کرلیا، بچے کو ڈیا یچ کیو ہسپتال لے جایا گیا، جہاں پر ڈاکٹر نے بچے کے ساتھ زیادتی کی تصدیق کی، اکوڑہ خٹک پولیس نے ملزم کے خلاف چائلڈ پروٹیکشن ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کرلیا۔

(روزنامہ مشرق)

صحت

ملاگوری، لوڑہ مینہ اور شیر برج میں پانی قلت کے خلاف مظاہرے

خیبرایجنسی 29 جون 2018ء کو ملاگوری، لوڑہ مینہ اور شیر برج میں عام کے احتجاجی مظاہرے، عام انتخابات کے مکمل بائیکاٹ کا اعلان کردیا ہے۔ جمعہ کو ملاگوری کے علاقوں لوڑہ مینہ میں عوام پانی کی قلت اور شیر برج میں میر عباس چڑھائی نامی پل کے تعمیر نہ ہونے کے خلاف عوام نے احتجاجی مظاہرے کئے، لوڑہ مینہ مظاہرین کی قیادت سماجی کارکن صوبیدار (ر) سبز علی ملاگوری اور شیر برج میں مظاہرین کی قیادت واقف خان کر رہے تھے، دونوں مقامات پر مظاہرین نے سیاہ جھنڈے اٹھائے رکھے ہوئے تھے جس پر الیکشن سے بائیکاٹ، پانی دو، ووٹ لو، میر عباس چڑھائی پل تعمیر کرو سمیت دیگر نعرے درج تھے۔

(روزنامہ آج)

ایل آر ایچ میں نرسری وارڈ میں ایک ہی انکیوبیٹر میں متعدد نومولود کا علاج

پشاور 2 جولائی 2018ء کو خیبر پختونخوا کے سب سے بڑے طبی مرکز لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور کے نرسری وارڈ میں جگہ کی کمی کے باعث ایک ہی انکیوبیٹر میں متعدد نومولود بچوں کا علاج کیا جانے لگا جس کی وجہ سے انہیں مختلف انفیکشن لگنے کا خطرہ لاحق ہے تاہم ہسپتال انتظامیہ کے مطابق ایسے بچوں کو اینٹی بائیوٹک دیا جاتا ہے تاکہ وہ انفیکشن سے متاثر نہ ہوں، ذرائع کے مطابق ہسپتال کی نرسری وارڈ میں اس وقت لگ بھگ 25 انکیوبیٹرز پڑے ہیں جہاں پر وقت سے قبل پیدا ہونے والے بچے یا کم وزن اور دیگر بیمار نوزائیدہ بچوں کو رکھا جاتا ہے تاکہ انہیں مناسب درجہ حرارت اور آکسیجن کی فراہمی ممکن ہو سکے تاہم انکیوبیٹرز کی کمی کے باعث ایک ایک بیڈ پر تین، تین یا چار، چار بچوں تک طبی امداد دی جارہی ہے جس سے انہیں ایک دوسرے سے انفیکشن لگنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس)

لوگ گندا پانی پینے پر مجبور

چترال 11 جولائی 2018ء کو ویلج کونسل بلچ وسینگور کی خاتون کونسلر لیلیٰ زبیری نے کہا ہے کہ جب تک ان کے گاؤں والوں کو پینے کا پانی نہیں ملتا، حلقے کے لوگ آنے والے انتخابات سے بائیکاٹ کریں، صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے خاتون کونسلر نے کہا کہ گاؤں بلچ، سینگور، شاہ میراندہ، لوٹ دیہ، میراندہ، وغیر پچھلے ایک سال سے پانی سے محروم ہیں، انہوں نے کہا کہ حال ہی میں شاہ میراندہ کے اکثر لوگوں کو گندا پانی استعمال کرنے سے ہیضے کا مرض لاحق ہوا ہے، انہوں نے کہا کہ میرے حلقے میں پائپوں میں گندا اور مضر صحت پانی کی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ 32 کروڑ روپے کی لاگت سے گولین گول واٹر سپلائی سکیم مکمل ہونے سے بھی ہمارے علاقے کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا، خاتون کونسلر نے نگران وزیر اعلیٰ، چیف جسٹس، چیف سیکرٹری، سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اور ڈپٹی کمشنر چترال سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ اس معاملے کی تحقیقات کا حکم دیں۔

(روزنامہ ایکسپریس)

پینے کے صاف پانی کی عدم فراہمی کیخلاف احتجاجی مظاہرہ

ہنگو 4 جولائی 2018ء کو ہنگو کے نواحی علاقہ خزاینہ بانڈہ مشران نے پینے کے صاف پانی کی عدم فراہمی کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا، بعدازاں پریس کلب ہنگو میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے لعل میر، لال مرجان، فضل گل، خان شہزاد، عقل میر، محمد فاروق، سرمیر خان، صورت خان، بسمہ اللہ خان، امین خان، کونسلر، شہزاد خان، حاجی نیاز میر، جنت شاہ، وحید بنگش، جنت میر اور حاجی حبیب شاہ و دیگر نے نے کہا کہ ڈپٹی کمشنر اور پبلک ہیلتھ کے افسران کو بھی کئی بار درخواست دی ہے لیکن معاملہ جوں کا توں ہے یہ مسئلہ حل نہ ہوا تو تمام تر نقصان کی ذمہ داری شہید بانڈہ کے عام پر ہوگی اس کے بارے میں پولیس افسران نے بھی علاقے کا دورہ کرکے علاقہ مشران سے بات چیت کی ہے انہوں نے کہا کہ علاقہ خزاینہ بانڈہ کے عوام گزشتہ کئی سالوں سے پینے کے صاف پانی سے محروم ہیں جبکہ شہید بانڈہ کے عوام نے زبردستی پانی بند کیا ہے، انہوں نے اعلیٰ حکام، حکومت، وزیر اعلیٰ سابق چیف جسٹس دوست محمد خان، گونر کے پی کے، ضلعی انتظامیہ اور ڈسٹرکٹ ناظم ہنگو اسد اللہ وزیر سے پرزور مطالبہ کیا کہ اس اہم مسئلے پینے کے صاف پانی فراہمی کیلئے فوری نوٹس لیکر عوام کی تمام مسائل کا ازالہ کرکے انصاف کیا جائے۔

(روزنامہ مشرق)

بجلی کی بندش کے خلاف مظاہرہ

باجوڑایجنسی 29 جون 2018ء کو باجوڑ میں 10 دنوں سے بجلی کی بندش اور واپڈا ملازمین کی ہڑتال کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا، پشاور باجوڑ شاہراہ کئی گھنٹے بلاک رہی، ضلع بھر میں گزشتہ 10 روز سے بجلی کی سپلائی معطل ہونے سے عوام کی زندگی اجیرن ہوگئی، تحصیل خار علاقہ جار ملاکلی میں مقامی لوگوں نے بجلی کی ظالمانہ بندش کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا، مظاہرین نے باجوڑ پشاور شاہراہ بلاک کرکے واپڈا کے خلاف نعرہ بازی کی، یاد رہے کہ باجوڑ میں گزشتہ دس دنوں سے واپڈا ملازمین کی ہڑتال کے باعث بجلی کی سپلائی سارے باجوڑ کو بند ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو سخت مشکلات کا سامنا ہے، اس موقع پر عوامی نیشنل پارٹی کے سینئر رہنما لعلی شاہ پختونیار نے مظاہرین سے خطاب کیا انہوں نے کہا کہ ملازمین کی ہڑتال کی سزا عوام کو دینا زیادتی ہے۔

(روزنامہ آج)

ہسپتال میں سہولیات کا فقدان

بونیر 30 جون 2018ء کو تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال گدیزی میں طبی سہولیات کا فقدان ہے، ہسپتال میں عرصہ دراز سے لیڈی ڈاکٹر کی عدم تعیناتی کی وجہ سے خواتین مریضوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے، لیبارٹری میں کم سٹاف کی وجہ سے مریضوں کو ٹیسٹوں کا رزلٹ حاصل کرنے میں انتظار کرنا معمول بن گیا ہے۔ ہسپتال میں عرصہ دراز سے لیڈی ڈاکٹر نہ ہونے کی وجہ سے خواتین مریضوں کو یہاں سے 16 کلومیٹر دور ڈی ایچ کیو ڈگر ریفر کیا جاتا ہے، انہوں نے کہا کہ لیبارٹری پر کام کا رش زیادہ ہے اور قلیل سٹاف کی وجہ سے مریضوں کو ٹیسٹوں کے رزلٹ کے حصول میں کئی گھنٹے لگ جاتے ہیں، انہوں نے ہسپتال کو سہولیات فراہمی کا مطالبہ کیا۔

(روزنامہ ایکسپریس)

پانی کی بندش کے خلاف کسانوں کا احتجاج

ٹوبہ ٹیک سنگھ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پانی کی بندش کے خلاف کسانوں نے احتجاج کرتے ہوئے رجانہ روڈ بلاک کردی۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نہری پانی کی بندش کے خلاف کسانوں نے شدید احتجاج کرتے ہوئے رجانہ ٹوبہ ٹیک سنگھ روڈ کو بلاک کردیا۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ نہروں میں پانی کی بندش سے فصلیں تباہ ہوگئی ہیں۔

(اعجاز اقبال)

قانون نافذ کرنے والے ادارے

گاڑی پر شرپسندوں کی فائرنگ، 2 لیویز اہلکار شہید

شمالی وزیرستان 2 جولائی 2018ء کو شمالی وزیرستان میں پولیٹیکل محرر کی گاڑی پر شرپسندوں کی فائرنگ کے نتیجے میں 2 لیویز اہلکار شہید جبکہ ایک زخمی ہو گئے، پولیٹیکل محرر رحمت حسین بھی زخمی ہوئے، ڈپٹی کمشنر ایاز خان کے مطابق فائرنگ کے تبادلے کے بعد ملزمان فرار ہو گئے۔

(روزنامہ آج)

پولیس پر زیر حراست 2 افراد کو غائب کرنے کا الزام

پشاور 9 جولائی 2018ء کو پشاور کے علاقہ خازنہ کے رہائشیوں نے سٹیشن ہاؤس آفیسر خزانہ پر دو افراد کو گرفتار کرنے کے بعد غائب کرنے کا الزام عائد کرتے ہوئے احتجاجی مظاہرہ کیا، مظاہرین نے پلے کارڈ اور بینر اٹھا رکھے تھے جس پر خیبر پختونخوا پولیس کے خلاف نعرے درج تھے، مظاہرے کی قیادت گل محمد، فاروق، شعیب الیاس اور دیگر کر رہے تھے مظاہرین نے الزام عائد کیا کہ خیبر پختونخوا کی مثالی پولیس بے جا لوگوں کو تنگ کرنے کے بعد اب غریب عوام کو اٹھا کر غائب کر دیتی ہے، چند روز قبل تھانہ خزانہ کی حدود میں پولیس نے فیاض ولد گل محمد اور خان ولی ولد وہاب خان کو اٹھا کر تین دن تک حوالات میں بند رکھا اور وہ ہر روز ان سے ملنے کیلئے تھانہ جاتے اور کوئی وجہ نہ بتاتے لیکن کل سے دونوں کو کہیں اور لے گئی ہے اب ایس ایچ او ان دونوں کی گرفتاری سے انکاری ہیں انہوں نے بتایا کہ ایس ایچ او انہیں دھمکی دے رہے ہیں، انہوں نگران وزیر اعلیٰ، چیف جسٹس پشاور ہائی کورٹ، آئی جی پولیس اور دیگر متعلقہ حکام سے دونوں کی بحفاظت رہائی او ایس ایچ او کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔

(روزنامہ مشرق)

پولیس کی ماورائے قانون کارروائی، نوٹس لیا جائے

پشاور 9 جولائی 2018ء کو سمیع اللہ ولد بخت شاہ ساکن کاکشال نے تھانہ یکہ توت پولیس کی جانب سے چادر و چار دیواری کا تقدس پامال کرنے اور گھر سے 8 لاکھ روپے نقد اور 35 تولے سونا لے جانے پر نگران وزیر اعلیٰ جسٹس (ر) دوست محمد خان اور آئی جی پولیس خیبر پختونخوا سے ایکشن لینے کا مطالبہ کیا ہے، انہوں نے کہا کہ بہنوئی کے بھائی عمران سے گھریلو تنازعہ چل رہا ہے اور لڑائی ہونے پر عمران زخمی ہوا جس پر مجھے اور بھائی سیف اللہ پر 506 کے تحت ایف آئی آر درج کی گئی اور میں نے عدالت سے ضمانت قبل از گرفتاری کی جبکہ بھائی راولپنڈی میں صرافہ کے کاروبار کرنے کے باعث بی بی اے نہ کر سکا لیکن یکہ توت پولیس نے گزشتہ شب بغیر وارنٹ اور بغیر لیڈی پولیس کے گھر پر چھاپہ مارا اور میری بیوی، والد اور بچوں کو زدوکوب کر کے الماری سے نقدی اور سونا لے گئے، انہوں نے نگران وزیر اعلیٰ، آئی جی پولیس سے انصاف فراہمی کا مطالبہ کیا تاہم یکہ توت پولیس نے نقدی اور سونا لے جانے کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ ملزم جان بچانے کیلئے الزام تراشی کر رہے ہیں۔

(روزنامہ ایکسپریس)

پولیس کی زیادتیوں کا نوٹس لیا جائے

پشاور 3 جولائی 2018ء کو قومی وطن پارٹی کے صوبائی ڈپٹی سیکرٹری ارشاد تندر نے کہا ہے کہ خیبر پختونخوا کی مثالی پولیس کی جانب سے بے گناہ افراد پر جھوٹی ایف آئی آر کے اندراج کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ حیات آباد پولیس دوسرے تھانوں کی حدود میں چھاپے مار رہی ہے، پشاور پریس کلب میں کارخانو کے رہائشی بصیر خان کے ساتھ پریس کانفرنس کرتے ہوئے ارشاد تندر نے کہا کہ 2009ء میں حیات آباد پولیس نے کارخانو میں بصیر خان کے حجرے کو غیر قانونی طور پر مسمار کیا تھا جس کے خلاف بصیر خان نے عدالت میں کیس جمع کیا تھا اور عدالت نے حیات آباد پولیس کے اے ایس پی اور ایس ایچ او سمیت تمام ملوث افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کا حکم دیا حالیکن ابھی تک ان کیخلاف کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی، انہوں نے کہا کہ حیات آباد نے انتقام لینے کیلئے 6 جون کو بصیر خان پر جھوٹی ایف آئی آر درج کی اس وقت بصیر خان سعودی عرب میں عمرادا کرنے کیلئے گیا تھا، انہوں نے کہا کہ بصیر خان عمرے سے آیا تو حیات آباد پولیس بشمول اے ایس پی، ایس ایچ او اور انچارج کارخانو پھاٹک نے تھانہ ناصر باغ کے حدود میں واقع بصیر خان کے گھر کا محاصرہ کیا اور بصیر خان اور مہمانوں کو پولیس کی بھاری نفری نے گرفتار کر لیا، انہوں نے کہا کہ پولیس کو بصیر خان کے عمرے کے شواہد دکھانے کے بعد انہوں ے ایف آئی آر سے بصیر خان کی جگہ اس کے بھائی بشیر کا نام درج کیا جس کے بعد بشیر خان نے عدالت سے بی بی اے کر لیا لیکن پھر بھی حیات آباد پولیس بشیر خان کو گرفتار کرنے کی دھمکی دی، ارشاد تندر نے نگران وزیر اعلیٰ جسٹس ریٹائرڈ دوست محمد، چیف جسٹس ہائی کورٹ، آئی جی پی خیبر پختونخوا سے حیات آباد پولیس کی غنڈہ گردی کے خلاف جوڈیشل انکوائری مقرر کرنے اور ان کو سخت سے سخت سزا دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے دھمکی دی ہے کہ اگر دو دن کے اندر ان کیخلاف کارروائی نہیں کی گئی تو پشاور کے سڑکوں کو بند کر کے احتجاج کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع کریں گے۔

(روزنامہ ایکسپریس)

شمالی وزیرستان میں 2 سکیورٹی اہلکار شہید، شہری کی ٹارگٹ کلنگ

شمالی وزیرستان 16 جولائی 2018ء کو شمالی وزیرستان کے علاقہ سروبی میں سکیورٹی فورسز کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملے میں دو سکیورٹی اہلکار شہید ہو گئے جبکہ ایک اور واقعہ میں میر علی میں ٹارگٹ کلنگ کے دوران ایک مقامی شخص کو نامعلوم مسلح افراد نے گھر میں گھس کر قتل کر دیا ہے، مقامی ذرائع کا کہنا ہے کہ گزشتہ شام میرانشاہ رزمک روڈ پر سکیورٹی فورسز کی ایک گاڑی پر اس وقت ریموٹ کنٹرول بم حملہ ہوا جب وہ علاقے میں گشت کر رہے تے، دھاکے سے دو سکیورٹی اہلکار جن میں ایک حوالدار اور دوسرا سپاہی بتایا گیا ہے شہید ہو گئے، واقعہ کے بعد علاقے میں سرچ آپریشن شروع کر دیا گیا اور سکیورٹی فورسز نے پورے علاقے کو گھیرے میں لے لیا، اس طرح ایک اور واقعے میں میر علی میں نامعلوم مسلح افراد نے ایک گھر میں گھس کر ایک مقامی کو گولیاں مار کر قتل کر دیا، وقوعہ کے بعد قاتل فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے، شمالی وزیرستان میں گزشتہ دو ماہ کے دوران ٹارگٹ کلنگ میں اضافہ ہوا ہے جس پر یوتھ آف وزیرستان کے صدر نور اسلام داوڑ نے ایک بار پھر حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ لوگوں کی جان و مال کا تحفظ یقینی بنایا جائے، انہوں نے مشرق کو بتایا کہ اس بارے میں مشورہ کرنے کے بعد لائحہ عمل بنایا جائے گا۔ (روزنامہ مشرق)

انسانی حقوق کا عالمی منشور

10 دسمبر 1948ءکو اقوام عالم نے انسانی حقوق کا مندرجہ ذیل عالمی منشور منظور کیا

دفعہ - 1	تمام انسان آزاد اور حقوق و عزت کے اعتبار سے برابر پیدا ہوئے ہیں۔ انھیں ضمیر اور عقل ودیعت ہوئی ہے۔ انہیں ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے کا سلوک کرنا چاہیے۔
دفعہ -2	ہر شخص ان تمام آزادیوں اور حقوق کا مستحق ہے جو اس اعلان میں بیان کیے گئے ہیں اور اس حق پر نسل، رنگ، جنس، زبان، مذہب اور سیاسی تفریق کا یا کسی قسم کے عقیدے، قومیت، معاشرے، دولت یا خاندانی حیثیت وغیرہ کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اس کے علاوہ کسی بھی شخص کے ساتھ اس کے علاقے یا ملک کی، سیاسی، عملی یا بین الاقوامی حیثیت کی بناء پر کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا، خواہ وہ ملک یا علاقہ آزاد ہو یا تولیتی ہو یا غیر مختار ہو یا اقدار اعلیٰ کے لحاظ سے کسی اور بندش کا پابند ہو۔
دفعہ - 3	ہر شخص کو اپنی آزادی، زندگی اور تحفظ کا حق ہے۔
دفعہ - 4	کوئی شخص، غلام یا لونڈی بنا کر نہ رکھا جا سکے گا۔ غلامی اور بردہ فروشی، چاہے اس کی کوئی بھی شکل ہو، ممنوع ہوگی۔
دفعہ - 5	کسی شخص کو جسمانی اذیت، یا ظالمانہ انسانیت سوز، یا ذلت آمیز سزا نہیں دی جائے گی۔
دفعہ - 6	ہر شخص کا حق ہے کہ ہر جگہ اس کی قانونی حیثیت کو تسلیم کیا جائے۔
دفعہ - 7	قانون کی نظر میں سب برابر ہیں اور سب بغیر کسی تفریق کے قانون کے اندر امان پانے کے برابر کے حق دار ہیں۔ اس اعلان کی خلاف ورزی میں جو بھی تفریق کی جائے یا جس تفریق کی بھی ترغیب دی جائے، اس سے بچاؤ کے سب برابر کے حقدار ہیں۔
دفعہ - 8	ہر شخص کو ان فعال کے خلاف جو دستور یا قانون میں دیے ہوئے بنیادی حقوق کی نفی کرتے ہوں، با اختیار قومی عدالتوں سے موئثر طریقے سے چارہ جوئی کرنے کا حق ہے۔
دفعہ - 9	کسی شخص کو من مانے طور پر گرفتار، نظر بند، یا جلاوطن نہیں کیا جائے گا۔
دفعہ - 10	ہر شخص کو یکساں طور پر حق حاصل ہے کہ اس کے حقوق و فرائض کے تعین یا اس کے خلاف کسی عائد کردہ جرم کے فیصلے کے بارے میں اسے ایک آزاد اور غیر جانب دار عدالت میں کھلی اور منصفانہ سماعت کا موقع ملے۔
دفعہ - 11	(1) ایسے ہر شخص کو جس پر کوئی فوجداری الزام عاید کیا جائے، اس وقت تک بے گناہ شمار کیے جانے کا حق ہے جب تک کہ اس پر کھلی عدالت میں قانون کے مطابق جرم ثابت نہ ہو جائے اور اسے اپنی صفائی پیش کرنے کا پورا موقع اور تمام ضمانتیں نہ دی جا سکی ہوں۔ (2) کسی شخص کو کسی ایسے فعل یا فروگزاشت کی بناء پر جو ارتکاب کے وقت قومی یا بین الاقوامی قانون کے اندر تعزیری جرم شمار نہیں کیا جاتا تھا، کسی تعزیری جرم میں ماخوذ نہیں کیا جائے گا، اور نہ ہی اسے کوئی ایسی سزا دی جائے گی جو جرم کے ارتکاب کے وقت کی مقرر کردہ سزا سے زائد ہو۔
دفعہ - 12	کسی شخص کی نجی زندگی، خانگی زندگی، گھر بار، خط و کتابت میں من مانے طریقے پر مداخلت نہ کی جائے اور نہ ہی اس کی عزت اور نیک نامی پر حملے کیے جائیں گے۔ ہر شخص کو ایسے حملے یا مداخلت سے قانونی تحفظ کا حق ہے۔
دفعہ - 13	(1) ہر شخص کو اپنی ریاست کی حدود کے اندر نقل و حرکت کرنے اور کہیں بھی سکونت اختیار کرنے کی آزادی کا حق ہے۔ (2) ہر شخص کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ کسی ملک سے چلا جائے چاہے یہ ملک اس کا اپنا ہو اور اسی طرح اسے اپنے ملک میں واپس آ جانے کا بھی حق ہے۔
دفعہ - 14	(1) ہر شخص کو عقیدے کی بنا پر ایذا رسانی سے بچنے کے لیے دوسرے ملکوں میں پناہ حاصل کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کا حق ہے۔ (2) یہ حق ان عدالتی کاروائیوں سے بچنے کے لیے استعمال میں نہیں کیا جا سکتا جو خالصتاً غیر سیاسی جرائم یا ایسے افعال کی وجہ سے عمل میں آتی ہیں جو اقوام متحدہ کے مقاصد اور اصولوں کے خلاف ہیں۔
دفعہ - 15	(1) ہر شخص کو قومیت کا حق ہے۔ (2) کوئی شخص محض من مانے طور پر قومیت سے محروم نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس کو اپنی قومیت تبدیل کرنے کا حق دینے سے انکار کیا جائے گا۔
دفعہ - 16	(1) بالغ مردوں اور عورتوں کو بغیر ایسی پابندی کے جو نسل، قومیت، یا مذہب کی بنا پر لگائی جائے شادی بیاہ کرنے اور گھر بسانے کا حق ہے۔ مردوں اور عورتوں کو نکاح، ازواجی زندگی اور نکاح کو فسخ کرنے کے معاملے میں برابر کے حقوق حاصل ہیں۔ (2) نکاح فریقین کی پوری آزادی اور رضامندی سے ہوگا۔ (3) خاندان، معاشرے کی فطری اور بنیادی اکائی ہے اور وہ معاشرے اور ریاست دونوں کی طرف سے حفاظت کا حقدار ہے۔
دفعہ - 17	(1) ہر انسان کو تنہا یا دوسروں سے مل کر جائیداد رکھنے کا حق ہے۔ (2) کسی شخص کو زبردستی اس کی جائیداد سے محروم نہیں کیا جائے گا۔
دفعہ - 18	ہر انسان کو آزادی فکر، آزادی ضمیر اور آزادی مذہب کا پورا حق ہے۔ اس حق میں مذہب اور عقیدے کو تبدیل کرنے اور اجتمائی یا انفرادی طور پر خاموشی یا کھلے بندوں اپنے عقیدے کی تبلیغ، اس پر عمل، اور اس کی عبادات اور رسومات پوری کرنے کی آزادی بھی شامل ہے۔
دفعہ - 19	ہر شخص کو اپنی رائے رکھنے اور اظہار رائے کی آزادی کا حق حاصل ہے۔ اس حق میں یہ امر بھی شامل ہے کہ وہ آزادی کے ساتھ اور بلا کسی قسم کی مداخلت کے اپنی رائے پر قائم رہے اور جس ذریعے سے چاہے اور ملکی سرحدوں کے حائل ہوئے بغیر معلومات اور خیالات کا حصول اور ان کی ترسیل کرے۔
دفعہ - 20	(1) ہر شخص کو پر امن طریقے سے ملنے جلنے اور انجمنیں قائم کرنے کی آزادی کا حق ہے۔ (2) کسی شخص کو کسی انجمن میں شامل ہونے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔
دفعہ - 21	(ا) ہر شخص کو اپنے ملک کی حکومت میں براہ راست یا آزادانہ طور پر منتخب کیے ہوئے نمائندوں کے ذریعے حصہ لینے کا حق ہے۔ (2) ہر شخص کو اپنے ملک میں سرکاری ملازمت حاصل کرنے کا برابر کا حق ہے۔ (3) عوام کی مرضی حکومت کے اقتدار کی بنیاد ہوگی۔ یہ مرضی وقتاً فوقتاً ایسے حقیقی انتخابات کے ذریعے ظاہر کی جائے گی جو عام اور مساوی رائے دہندگی کی بنیاد پر ہوں گے اور جو خفیہ ووٹ یا اس کے مماثل کسی دوسرے آزادانہ طریقہ رائے دہندگی کے مطابق عمل میں آئیں گے۔
دفعہ - 22	معاشرے کے رکن کی حیثیت سے ہر شخص کو معاشرتی تحفظ کا حق حاصل ہے اور یہ حق بھی وہ ملک کے نظام اور وسائل کے مطابق قومی کوشش اور بین الاقوامی تعاون سے ایسے اقتصادی، معاشرتی اور ثقافتی حقوق کو عملاً حاصل کرے، جو اس کی عزت اور شخصیت کی آزادانہ نشونما کے لیے لازم ہیں۔
دفعہ - 23	(1) ہر شخص کو کام کاج، روزگار کے آزادانہ انتخاب، کام کاج کی مناسب و معقول شرائط اور بے روزگاری کے خلاف تحفظ کا حق ہے۔ (2) ہر شخص کو کسی تفریق کے بغیر مساوی کام کے لیے مساوی معاوضے کا حق ہے۔ (3) ہر شخص جو کام کرتا ہے وہ ایسے مناسب و معقول مشاہرے کا حق رکھتا ہے جو خود اس کے اور اس کے اہل و عیال کے لیے باعزت زندگی کا ضامن ہو اور جس میں اگر ضروری ہو تو معاشرتی تحفظ کے دوسرے ذریعوں سے اضافہ کیا جا سکے۔ یونین) قائم کرنے اور اس میں شریک ہونے کا حق حاصل ہے۔
دفعہ - 24	ہر شخص کو آرام اور فرصت کا حق ہے جس میں کام کے گھنٹوں کی حد بندی اور تنخواہ کے ساتھ مقررہ وقفوں پر تعطیلات میں شامل ہیں۔
دفعہ - 25	(1) ہر شخص کو اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت اور فلاح و بہبود کے لیے مناسب معیار زندگی کا حق ہے جس میں خوراک، پوشاک، مکان اور علاج کی سہولتیں اور دوسری ضروری معاشرتی مراعات، اور بیروزگاری، بیماری، معذوری، بیوگی، بڑھاپا اور ان حالات میں روزگار سے محرومی جو اس کے قبضہ ءقدرت سے باہر ہوں، کے خلاف تحفظ کا حق شامل ہے۔ (2) زچہ اور بچہ خاص توجہ اور امداد کے حق دار ہیں۔ تمام بچے خواہ وہ شادی کے بغیر پیدا ہوئے ہوں یا شادی کے بعد، معاشرتی تحفظ سے یکساں طور پر مستفید ہوں گے۔
دفعہ - 26	(1) ہر شخص کو تعلیم کا حق ہے۔ تعلیم کم سے کم ابتدائی اور بنیادی درجوں میں مفت ہوگی۔ ابتدائی تعلیم لازمی ہوگی۔ فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرنے کا عام انتظام کیا جائے گا اور لیاقت کی بنا پر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا سب کے لیے مساوی طور پر ممکن ہوگا۔ (2) تعلیم کا مقصد انسانی شخصیت کی پوری نشونما ہوگا اور وہ انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کے احترام میں اضافہ کرنے کا ذریعہ ہوگی۔ وہ تمام قوموں اور نسلی یا مذہبی گروہوں کے درمیان باہمی مفاہمت، رواداری اور دوستی کو ترقی دے گی اور امن کو برقرار رکھنے کے لیے اقوام متحدہ کی سرگرمیوں کو آگے بڑھائے گی۔ (3) والدین کو اس بات کے تصفیہ کا اولین حق ہے کہ ان کے بچوں کو کس قسم کی تعلیم دی جائے گی۔
دفعہ - 27	(1) ہر شخص کو قوم کی ثقافتی زندگی میں آزادانہ حصہ لینے، فنون لطیفہ سے مستفید ہونے اور سائنس کی ترقی اور اس کے فوائد میں شرکت کا حق حاصل ہے۔ (2) ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ اس کے ان اخلاقی اور مادی مفادات کا تحفظ کیا جائے جو اسے ایسی سائنسی، فنی یا ادبی تصنیف سے، جس کا وہ مصنف ہے، حاصل ہوتے ہیں
دفعہ - 28	ہر شخص ایسے معاشرتی اور بین الاقوامی نظام کا حقدار ہے جس میں وہ تمام آزادیاں اور حقوق حاصل ہو سکیں جو اس اعلان میں شامل ہیں۔
دفعہ - 29	(1) ہر شخص پر معاشرے کے حق ہیں کیونکہ معاشرے میں رہ کر اس کی شخصیت کی آزادانہ اور پوری نشوونما ممکن ہے۔ (2) اپنی آزادیوں اور حقوق سے فائدہ اٹھانے میں ہر شخص صرف ایسی حدود کا پابند ہوگا جو دوسروں کی آزادیوں اور حقوق کو تسلیم کرانے اور ان کا احترام کرانے کی غرض سے اور ایک جمہوری نظام میں اخلاق، امن عامہ اور عام فلاح و بہبود کے مناسب لوازمات کو پورا کرنے کے لیے قانون کی طرف سے عائد کی گئی ہوں۔ (3) یہ حقوق اور آزادیاں کسی حالت میں بھی اقوام متحدہ کے مقاصد اور اصولوں کے خلاف عمل میں نہیں لائی جا سکتیں۔
دفعہ - 30	اس اعلان کی کسی چیز سے کوئی ایسی بات مراد نہیں لی جا سکتی جس سے کسی ملک، گروہ یا شخص کو کسی ایسی سرگرمی میں مصروف ہونے یا کسی ایسے کام کو انجام دینے کا حق پیدا ہو جس کا منشا ان حقوق اور آزادیوں کی نفی ہو جو یہاں پیش کی گئی ہیں۔

کے

22 جون 2018، ملتان: کام کرنے کی جگہ پر جنسی ہراسانی کے حوالے سے مشاورتی میٹنگ کا انعقاد کیا گیا

22 جون 2018، ملتان: انسانی حقوق کے عالمی منشور سے متعلق طلبہ کو دستاویزی فلم دکھائی گئی اور اہم نکات زیر بحث لائے گئے

23 جون 2018، ملتان: مقامی حکومتوں میں خواتین اور مذہبی اقلیتوں کے کردار کے حوالے سے مشاورتی میٹنگ کا اہتمام کیا گیا

Human Rights Commission of Pakistan
جہد حق
Monthly JEHD-E-HAQ

16 جولائی 2018، اسلام آباد: ایچ آر سی پی نے پریس بریفنگ کے ذریعے دس دن بعد ہونے والے الیکشن 2018 سے متعلق تحفظات اور خدشات کا اظہار کیا

26 جون 2018: تشدد کے متاثرین کی حمایت میں اقوام متحدہ کے عالمی دن کے موقع پر انسانی حقوق کے کارکنان مختلف شہروں میں احتجاج کرتے ہوئے